۳۲۱ ١٠/

ادبی و فلمی دنیا کا سب سے زیادہ کثیر الاشاعت ماہنامہ جسے ہر ماہ لاکھوں آدمی ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

ماہنامہ شمع نئی دہلی

جنوری ۱۹۵۷ء سال ۱۹ شمارہ

فی کاپی ... ۔/١٠

مدیر اعلیٰ یوسف دہلوی

مدیر یونس دہلوی

مدیر تصاویر ادریس دہلوی

حسن کار اندر جیت

صدر دفتر: آصف علی روڈ اجمیری گیٹ نئی دہلی

تار کا پتہ: شمع نئی دہلی

ٹیلیفون: ۲۷۶۶۰ (اب پہلے کی ... (۲۰ اضافتیں)

شاخ: بھاگ ... [illegible]

ٹیلیفون: ۸۸۷ ...

لندن دفتر: ۹ [illegible] سٹریٹ، لندن

این ڈبلیو ون ٹیلیفون: ویل بیک ۱۱۸۴

دیگر دفاتر: بمبئی اور کلکتہ

●

شمع میں شائع ہونے والے تمام ادبی، نیم ادبی مواد میں نام، مقام واقعات اور ادارے قطعی فرضی ہوتے ہیں اور حقیقی افراد، مقامات واقعات یا اداروں سے ان کی کوئی مطابقت محض اتفاقیہ ہے جس کیلئے ایڈیٹر، پبلشر یا مصنف پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی

●

شمع میں شائع ہونے والی جملہ تصاویر شمع کے اپنے فوٹوگرافروں کی کھینچی ہوئی ہیں اور ان کا حق اشاعت محفوظ ہے انہیں یا شمع میں شائع ہونے والے کسی بھی مواد کو کہیں اور چھاپنے کے لیے باقاعدہ تحریری اجازت لینی ضروری ہے

●

شمع: انڈین اینڈ ایسٹرن نیوز پیپر سوسائٹی نئی دہلی اور لندن، آڈٹ بیورو آف سرکولیشنز بمبئی، آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس نئی دہلی اور انڈین لینگویج نیوز پیپر ایسوسی ایشن بمبئی کا ممبر ہے ——

راز و نیاز	اداریہ	۹
اِدھر اُدھر کی	تاک جھانک	۱۱
زینا کے ساتھ ایک صبح	عکس نگار	۱۵
میری دنیا میری باتیں	اشوک کمار	۱۹
میرین ڈرائیو سے چوپاٹی تک	راہ رو	۲۳
جانِ بہار	عکس نگار	۲۸
ترانۂ غم	... رشی کمار شاد	۳۳
غزل	... بسمل سعیدی	۳۳
ایک گدھے کی سرگزشت	کرشن چندر	۳۴
ایک سکول سٹریٹ	پریم وار برٹنی	۴۱
بائیں اور دائیں	م۔م۔ راجندر	۴۲
غزل	کمل جیت عاجز	۵۱
ہم تم	چندر پرکاش جوہر	۵۱
پینٹر بابوری	ستیہ پال آنند	۵۲
یارانِ تیز گام	سیدہ اختر	۶۳
غزل	محمود آفندی	۶۳
پُل صراط کی کہانی	عمر عادل مارہروی	۶۴
بزمِ شمع	ادریس دہلوی	۷۱
بازگشت	پروانے	۸۳
سرورق کی کہانی	پروانے	۸۷
کسوٹی	تنقید نگار	۹۱
شمع معمہ	ایڈیٹر معمہ	۹۵

سرورق ——

تو نہیں جانتا، میرے پریتم، تیرے بغیر میری کیا حالت ہوتی ہے۔ جتنی دیر تو نظروں کے سامنے رہتا ہے، پھول مسکراتے ہیں، پریاں گاتی ہیں، ہوائیں میرے بالوں سے اٹکھیلیاں کرتی ہیں اور میں خوشی سے جھوم جھوم اٹھتی ہوں —— اور جب تو کل آنے کا وعدہ کرکے چلا جاتا ہے، تو وقت کی رفتار اتنی سست ہو جاتی ہے کہ میں ڈرنے لگتی ہوں کہیں رک ہی نہ جائے۔ باغ اُداس ہو جاتا ہے، پھول کملا جاتے ہیں، ہوا سائیں سائیں رونے لگتی ہے، درختوں سے پتیاں سوکھ سوکھ کر گرنے لگتی ہیں —— میرے کٹھور دل بالم ابھی ابھی تیرے جانے سے پہلے اس چمن میں بہار تھی، تیرے جاتے ہی ایک لمحے میں جیسے اندھیرا چھا گیا۔ آخر تو میرے دل کی دھڑکنوں کی آواز سن کر، سمجھ کر بیاہ کی تاریخ اور قریب کیوں نہیں کرا لیتا؟ کیا ہر بات مونھ سے کہنے کی ضرورت ہوتی ہے؟ .....

(اس سرورق کی کہانی آپ بھی لکھیے: صفحہ ۸۰ ملاحظہ فرمائیے)

Nizami Book Agency
IV-F ..., N..., Karachi

اب میکلینس

دانتوں کو پہلے سے کہیں زیادہ
سفید اور صاف رکھتا ہے!

ضروری خبر! میکلینس میں ایک ایسا نیا اور حیرت انگیز جزو ہے جس سے آپ کے دانت پہلے سے کہیں زیادہ صاف اور سفید ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح آپ کے دانت صحت مند ہو جاتے ہیں۔
میکلینس استعمال کیجئے اور دیکھئے کہ آپ کے دانت کتنے زیادہ سفید ہو گئے ہیں۔

میکلینس کئے ہوئے... سفید دانت
صحت مند دانت ہوتے ہیں... اور سڑنے سے محفوظ رہتے ہیں

ہر روز اپنے دانت میکلینس سے برش کیجئے آپ اس کی ٹھنڈک اور تازگی پہنچانے والی خوشبو محسوس کریں گے اور دیکھیں گے کہ آپ کے دانت کیسے سفید ہو گئے ہیں۔ یہ ہے دانتوں کا پوری طرح صاف ہو جانا۔

آپ کے دانتوں پر جمی ہوئی چکنی پرت میں لائی پوائنڈز ہوتے ہیں۔ جب تک یہ لائی پوائنڈز روزانہ دور نہ کئے جائیں، تیزاب آپ کے دانتوں کی آب کو کھا جائیگا اور سڑن شروع ہو جائے گی۔

لائی پوائنڈز کو دور کرنا ہی چاہئے۔ اور صرف میکلینس ٹوتھ پیسٹ میں ہی ایک خاص جزو "لائی پوائنڈز سالونٹ" ہوتا ہے۔ جو لائی پوائنڈز کو نرمی کے ساتھ محفوظ طریقے پر فوراً دور کر دیتا ہے۔ یہی دانتوں کو سڑن سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے۔

صاف سفید اور صحت مند دانتوں کے لئے میکلینس پرکسائڈ ٹوتھ پیسٹ روزانہ صبح اور رات کے وقت استعمال کیجئے

میکلینس
ہی دانتوں کو بہت زیادہ
صاف کر سکتا ہے

MTY-43

ادار یہ

ارباب فلم سے ....

ایک دوسرے کے فن پر اعتماد رکھو اور ایک دوسرے کے شعبے میں دخل اندازی ترک کردو

فلمی صنعت کے موجودہ دور کو، قدرے خوشحالی کا دور کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ ہندوستانی فلم سازوں نے جہاں بری اور گھٹیا درجے کی فلمیں تیار کی ہیں وہاں اچھی اور اعلیٰ فلمیں بھی پیش کی ہیں۔ اس لئے کہ بُری فلموں کے مقابلے میں، اچھی فلموں کی مکمل ناکامی کے واقعات کی تعداد بھی کم ہو گئی ہے۔ یہ امر بھی تسلی کا باعث ہے کہ فلموں کے معیار کے ساتھ ساتھ، مقدار میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ بڑی کاسٹ کی اچھی فلموں اور چھوٹی کاسٹ کی، درمیانے درجے کی فلموں کی تیاری کے لئے، سرمایہ حاصل کرنے میں، فلمسازوں کو اب پہلے کی سی مشکلات کا سامنا کرنا نہیں پڑتا۔ ہندوستانی فلموں کی غیر ملکی مارکیٹ کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا ہے اور وسط مشرق، روس، چین —— یہاں تک کہ ترکی میں بھی ہندوستانی فلموں کی نمائش کی راہیں کھل گئی ہیں جس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ بڑی فلموں کے اخراجات اور چھوٹی فلموں کے منافع کو ایک بہت بڑا سہارا مل گیا ہے —— کہنے کا مطلب یہ ہے کہ صنعت فلمسازی کا موجودہ دور، اب پہلے کی سی افراتفری کا دور نہیں رہا۔ فلمی صنعت کی ترقی کے لئے، نئے اور پُرانے ارباب فلم بہت کچھ کر چکے ہیں، بہت کچھ کر رہے ہیں اور بہت کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مندرجہ بالا حقیقت کے باوجود، یہ کہنا درست نہیں کہ ہماری فلمی صنعت، برائیوں سے بالکل پاک ہو گئی ہے۔ آج بھی ارباب فلم کی کئی کمزوریاں اور خامیاں، اکثر اوقات فلموں کی تعمیر پر بُری طرح اثر انداز ہوتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لاکھوں روپے کی لاگت سے تیار کی گئی، ایک اچھی خاصی بڑی کاسٹ اور بڑے فن کاروں اور تکنیک کاروں کی فلم، اچھی، کامیاب اور بڑی فلم بننے سے رہ جاتی ہے۔ عام انسان کی طرح، ارباب فلم کی طبیعت میں بھی، کچھ فطری خامیاں اور کمزوریاں ایسی ہیں جو فلم کی تیاری کے دوران، کچھ اس انداز سے اپنا سر اُبھارتی ہیں کہ فلم سے متعلق، بیشتر فنکار، ارادی یا غیر ارادی طور پر ان خامیوں اور کمزوریوں کا شکار ہو کر، فلم کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ فلم ناکام ہو جاتی ہے۔ نقاد فلم کو بُرا قرار دیتے ہیں اور دیکھنے والے، تماشا دیکھتے ہیں۔ ان چھوٹی بڑی خامیوں اور کمزوریوں کی فہرست، یوں تو بڑی طویل ہے مگر ہم آج اس فہرست میں سے صرف دو ہی خامیوں کا ذکر کریں گے —— اور وہ ہیں "عدم اعتماد" اور "بے جا دخل اندازی!" —— بظاہر یہ دو خامیاں ہیں مگر دیکھا جائے تو یہ صرف ایک ہی ہے کیوں کہ دوسری خامی یعنی "بے جا دخل اندازی" براہ راست نتیجہ ہے پہلی خامی یعنی "عدم اعتماد" کا!

فلم کی فلم بندی کے ابتدائی انتظامات سے لے کر، فلم کی نمائش تک، تعلق رکھنے والے لوگوں کی طبیعت اور رویّے کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ان میں سے بیشتر کو نہ تو خود اپنے آپ پر اعتماد ہے اور نہ ہی اپنے ساتھیوں پر! نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کے شعبے میں بے جا دخل اندازی شروع ہوتی ہے اور فلم چوں چوں کا مربہ بن کر رہ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر، ایک فلمساز ہدایت کار اپنے اسسٹنٹ کو ہدایت کاری کا موقع دیتا ہے مگر نگرانی کی بجائے اسسٹنٹ کے ہر کام میں بے جا دخل اندازی کرتا ہے اور جب یہ فلم نمائش کے لئے پیش کی جاتی ہے تو تماشائیوں کے جذبات و خیالات میں گرمی پہنچانے کے بجائے ایک "سرد آہ" بن جاتی ہے۔ اسی طرح جب ایک کامیاب ہدایت کار، کسی نئے موسیقار سے اپنی فلم کے گیتوں کی دُھنیں

مشورہ دینا بُری بات نہیں مگر اپنی پوزیشن کے بَل بُوتے پر اِسے ٹھونسنا جُرم ہے

تیار کرتا ہے تو اسے اپنے فنی مظاہرے کا پورا موقع دینے کی بجائے، اس پر اپنی دُھنیں اور تجویزیں ٹھونستا ہے۔ صاف ظاہر ہے، جب دُھنیں کسی انفرادی رنگ میں رنگی ہوئی نہ ہوں گی، تو مقبول اور ہر دل عزیز کیسے ہوں گی؟ —— کس کس کا ذکر کیا جائے، ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ فلم ساز ہدایت کار کی ہدایت کاری ہدایت کار موسیقار کی موسیقی میں، مکالمہ نویس کی مکالمہ نویسی میں، اداکار افسانہ نویس کی افسانہ نویسی میں کسی نہ کسی ڈھنگ سے ضرور دخل انداز ہوتا ہے۔ یہی حال تقسیم کاروں کا ہے۔ فلمی دنیا کی یہ قوم بڑی عجیب وغریب ہے۔ اس قوم کے لوگ کسی زمانے میں، ہر فلم میں ککّو کے رقص پر اصرار کیا کرتے تھے۔ آج فلم کا آزمائشی شو دیکھنے کے بعد، ان کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ بھئی، جانی واکر "ڈالو" —— ایک دو مزاحیہ گانے بھی ہو جائیں تو ٹھیک ہے —— فلم میں "ریلیف" کچھ کم ہے یعنی مزاحیہ اور تفریحی مناظر زیادہ ہونے چاہئیں وغیرہ وغیرہ! —— گویا ان لوگوں کی نظروں میں جانی واکر، مزاحیہ گانے اور مزاحیہ مناظر کسی بھی فلم میں "ڈالے" جا سکتے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب تقسیم کاروں کو اپنے فلمسازوں پر اعتماد ہی نہیں تو وہ ان کی فلمیں خریدتے کیوں ہیں؟ —— اور اگر اپنے تعلقات یا فلموں کی کشش انگیز کاسٹ کی بنا پر، فلم خرید لیتے ہیں تو پھر فلم کی فلمبندی میں یہ بے جا دخل اندازی کیا معنی؟

بعض اداکاروں اور اداکاراؤں کو (جن کا بس چلتا ہے) بھی، ہدایت کاروں کے کام میں روڑے اٹکاتے دیکھا گیا ہے۔ یہ فن کار سیٹ پر آ کر کیمرے کے زاویوں پر اعتراض کرتے ہیں —— اعتراض کرتے ہیں کہ کیمرہ فلاں آرٹسٹ پر زیادہ دیر تک کیوں رہتا ہے، ان پر کیوں نہیں۔۔۔ حالاں کہ دیکھا جائے تو ان بڑے آرٹسٹوں کو ساٹھ ساٹھ، اسی اسی ہزار روپیہ اس لئے دیا جاتا ہے کہ کیمرے کے سامنے چابکدستی سے مکالمے ادا کریں، اداکاری کا ایک اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور گھر چلے جائیں —— نہ کہ اس لئے کہ وہ ہدایت کار کو ہدایت کاری سکھائیں اور اس کے کام کو مشکل بنا کر، فلم کی تکمیل میں تاخیر پیدا کریں۔ ان ہی بڑے فنکاروں کو مکالمہ نویسی کے شعبے میں بھی دخل اندازی کرتے دیکھا گیا ہے۔ فلم کا مکالمہ نویس اپنے کام کے لئے پانچ سے پندرہ ہزار روپے تک معاوضہ لیتا ہے۔ جب کسی مکالمہ نویس کو اتنی بڑی رقم دے کر، مکالمہ نویس کا کام سونپا جاتا ہے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ فلم ساز اور ہدایت کار اسے ایک ذمہ دار انسان سمجھتے ہیں، جس کی قابلیت پر انہیں پورا پورا اعتماد ہے۔ یہ مکالمہ نویس ہدایت کار اور افسانہ نویس کے مشورے سے پورے مناظر سمجھنے کے بعد، مکالمے لکھتا ہے۔ اور جب مکالموں سمیت، فلم کا تمام مسودہ پاس ہو جاتا ہے تو اطمینان کی ایک لمبی سانس لے کر، ان لمحوں کا انتظار کرتا ہے جب یہ مناظر، یہ مکالمے فلمائے جاتے ہیں —— مگر افسوس کا مقام ہے کہ مناظر کی فلم بندی کے وقت، یہی مکالمہ نویس گدھا قرار دیا جاتا ہے —— محض اس بنا پر کہ ہمارے "بڑے" فنکار، اس کے مکالموں کو ناپسند کرتے ہیں، انہیں بدلواتے ہیں، اور بعض اوقات، کاغذ قلم لے کر، خود لکھنے بیٹھ جاتے ہیں۔ عدم اعتماد اور دخل اندازی کا یہ کتنا بڑا ثبوت ہے کہ بڑے فن کاروں اور ہدایت کاروں کی سازش، مکالموں کا ستیاناس کر دیتی ہے۔ اس سازش کا مظاہرہ ہمیں بیشتر فلموں کی فلمبندی کے دوران ملتا ہے اور اب ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اکثر بڑے آرٹسٹوں نے مکالمے بدلوانے اور خود مکالمے لکھنے کو، ایک فیشن بنا لیا ہے۔ اس وقت ہمیں رونا بھی آتا ہے اور ہنسی بھی جب سیٹ پر ہمارے اس استفسار پر کہ "ہیرو کہاں ہے" ہمیں یہ جواب ملتا ہے کہ "میک اپ روم میں مکالمے لکھ رہا ہے" ہیرو کی صحبت میں رہ کر یا ہیرو کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے، بعض ہیروئن بھی اسی مرض میں مبتلا ہو گئی ہیں اور میک اپ روم میں، میک اپ کرنے کی بجائے، انہوں نے بھی مکالمے لکھنے شروع کر دیے ہیں۔۔۔ بلکہ اب تو کچھ ایکٹرسیں یہ بھی کہنے لگی ہیں کہ "فلاں ایکٹرس مکالمے بدلواتی ہے، میں کیوں نہ بدلواؤں" دخل اندازی کی یہ بدعت، یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ ایکٹرسیں اور ایکٹر کہانی کے مسودے پر نظر ثانی کرتے اور مکالمے لکھتے ہوئے تصویریں بھی کھچوانے لگے ہیں۔ افسانہ نویس، منظر نامہ نویس اور مکالمہ نویس کے مونہہ پر، یہ کتنا بڑا طمانچہ ہے، اس کا احساس، ہیرو اور ہیروئنوں کو صرف اسی روز ہو سکتا ہے جب افسانہ نویس اور مکالمہ نویس بھی یہی "بے وقوفی" کریں اور سیٹ پر آ کر، ہیرو اور ہیروئنوں کو یہ بتانے لگیں کہ اداکاری یوں کی جاتی ہے، مکالمے اس طرح بولے جاتے ہیں! —— یہ صورت نہایت ہی افسوس ناک ہے۔ ایک دوسرے کے شعبے میں دخل اندازی، نہ صرف معیارِ فن کو پست کرتی ہے بلکہ فلم کی فلمبندی کے عرصے کو طویل کر کے، اخراجات میں بلاوجہ اضافہ کا باعث بھی بنتی ہے۔

فلمسازوں، ہدایت کاروں، تقسیم کاروں، افسانہ نویسوں، مکالمہ نویسوں موسیقاروں —— اور خصوصاً ہیرو اور ہیروئنوں کو چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کے فن، ہمت اور قابلیت پر اعتماد رکھیں اور ایک دوسرے کے شعبے میں دخل اندازی ترک کر دیں۔ فلم کی فلمبندی کے دوران، ایک ٹیم کی طرح کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مشورہ دینا یا کوئی اچھی تجویز پیش کرنا، بُری بات نہیں —— مگر اس مشورے یا تجویز کے رد کئے جانے پر محض اپنی پوزیشن یا اہمیت کے بل بوتے پر، اسے دوسروں پر ٹھونسنا، لعنت ہے، جرم ہے۔۔۔ ایک ناقابل معافی جرم!

●●

ہندوستانی فلموں کی سلور جوبلی کا دل چسپ پروگرام . . . امیہ چکرورتی کو سب سے بڑا اعزاز . . . راج کپور اور نرگس! خاوند بیوی ہونے کا ایک اور ثبوت . . . .

اِدھر اُدھر کی

چندر شیکھر کی پارٹی . . . جانی واکر کا نیا شوق . . . زمین سے اُٹھنا ہوا میں لٹکنا . . . نئے لوگ، نئی فلمیں ——

فلمی دنیا کی گھما گھمی، روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ نئی فلموں کی تشکیل، فلم بندی اور نمائش کے واقعات کی بڑھتی ہوئی تعداد دیکھ کر، یہ کہنا غلط نہیں کہ فلمی صنعت کا موجودہ دور کافی صحت مند ہے اور ہماری اس صنعت کو بظاہر کوئی روگ نہیں۔ فلمی دنیا کی حالیہ چہل پہل میں ایک عجیب قسم کا تنوع پایا جاتا ہے۔ ایک طرف روس کا دورہ کر کے واپس آنے والے ہندوستانی فن کار، اپنے غیر ملکی تاثرات بیان کر رہے ہیں اور دوسری طرف فلمی صنعت کی طرف سے، مختلف تقریبوں میں چین کے وزیر اعظم چواِن لائی کا شان دار خیر مقدم کیا جارہا ہے۔ ایک دن خبر آتی ہے کہ ۱۶ دسمبر اور ۲۲ دسمبر کے درمیانی ہفتے میں ہندوستانی فلموں کی سلور جوبلی ایک شان دار پروگرام کے تحت منائی جائے گی اور دوسرے دن اخبارات کے پہلے صفحوں پر یہ افسوسناک خبر چھپتی ہے کہ فلم سٹار ثریا کی عمارت واقع درلی میں، ایک شخص کا خون ہوگیا اور ثریا کا سوتیلا باپ محمد عزیز، ثریا کا ڈرائیور محمد صدیق اور ایک گھریلو ملازم سپتیار ادھے، حراست میں لے لئے گئے۔ کبھی خبر پھیلتی ہے کہ مالی مشکلات کی بنا پر، یکے بعد دیگرے، کئی نگار خانے بند ہو رہے ہیں اور کبھی یہ خبر اُڑتی ہے کہ فلم ساز ہدایت کار شانتارام کی اداکارہ بیوی جے شری مشہور رقاص اور جھنک جھنک پائل باجے کے ہیرو گوپی کرشن کے اشتراک سے، ایک ذاتی فلم بنانے کا پروگرام بنا رہی ہے۔ فلمی خبروں اور واقعات کا یہ تنوع ہمیشہ فلمی صنعت کی زندگی رہا ہے اور اسی تنوع کی بدولت، آج تک ہماری فلمی صنعت کو "ایک دل چسپ ترین" قرار دیا جارہا ہے۔

سِلور جوبلی پروگرام

آخر خدا خدا کر کے، ہمارے اربابِ فلم نے ہندوستانی فلموں کی سلور جوبلی منانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فلم فیڈریشن آف انڈیا کے تعاون سے، "انڈین ٹاکی سلور جوبلی کمیٹی" کے نام سے جس کمیٹی کی تشکیل کی گئی ہے، اس میں ہندوستانی فلم سازوں کی انجمن (امپا)، فلم پروڈیوسرز گلڈ، ہندوستانی تقسیم کاروں کی انجمن (امپڈا) ہندوستانی نمائش کنندگان کی انجمن، فلمی تقریبات کی کمیٹی اور فلم جرنلسٹس ایسوسی ایشن (ایف، جے، اے) . . . غرضیکہ فلمی صنعت کی تمام اہم انجمنوں کے نمائندے شامل ہیں۔ انڈین ٹاکی سلور جوبلی کمیٹی جہاں ہندوستانی فلموں کی سلور جوبلی کے پروگرام کو کامیاب بنانے کا یقین دلاتی ہے، وہاں اس کمیٹی کی تشکیل، اس بات کو بھی ثابت کرتی ہے کہ اگر ایمان داری اور سنجیدگی سے کوشش کی جائے اور اربابِ فلم کی نیت صاف ہو تو وہ اتحاد جو آج تک اربابِ فلم کی صفوں میں مفقود رہا ہے، پیدا ہو سکتا ہے اور اس اتحاد کو "ناممکن" قرار دے کر، اس کے حصول کے لئے کوشش نہ کرنے والے لوگ دشمنِ فلم بھی ہیں اور دشمنِ ملک بھی!

ہندوستانی فلموں کی سلور جوبلی منانے کے لئے، ایک کافی شان دار اور دل چسپ پروگرام طے کیا گیا ہے۔ ۱۶ دسمبر کو جناب ایس کے پاٹل لبرٹی سنیما میں، سلور جوبلی ہفتہ کا افتتاح کر رہے ہیں جہاں دادا پھالکے کی فلم راجہ ہریش چندر، دنیا نہ مانے اور دیگر فلموں کے اقتباسات نمائش کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ سلور جوبلی ہفتے کے دوران، بمبئی کے قریب قریب ۳۰ سنیما گھروں میں، پریذیڈنٹ، سنت تکارام، امرت منتھن، امرجیوتی، ڈاکٹر کوٹنس، جھانسی کی رانی، بندھن، شکنتلا، رام شاستری۔ بھرت ملاپ، دیوداس، تان سین، جھولا، کورٹ ڈانسر (انگریزی) —— اور دیگر کئی پرانی فلموں کی نمائش کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ یہ تمام فلمیں پانچ آنے اور ساڑھے دس آنے کے رعائتی نرخوں پر دکھائی جائیں گی۔ اسی ہفتے کے دوران، "فلم اور قوم" کے موضوع پر ایک مباحثہ بھی ہوگا جس میں فلم کے ہر شعبے کے نمائندہ حضرات شرکت کریں گے۔ ۲۲ دسمبر کی رات کو ولبھ بھائی پٹیل سٹیڈیم میں، رقص و سرود کی ایک عظیم الشان محفل منعقد ہوگی جس میں فلمی صنعت کے بیشتر فن کار حصہ لیں گے۔

سب سے بڑا اعزاز....

باول، داغ اور دیگر کئی سلور جوبلی فلموں کے مشہور ہدایت کار امیہ چکرورتی کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ ان کی سابقہ فلم سیما کی ہمہ گیر کامیابی نے فلم پروڈکشن کے میدان میں، نہ صرف ان کی مسلمہ قابلیت کا ثبوت دیا ہے بلکہ اس حقیقت کا بھی کہ وہ انسانی نفسیات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں ——— اور اگر انسانی نفسیات کے موضوع پر، سوچ سمجھ کر مزید فلمیں بھی بنائی جائیں تو وہ کامیاب ہو سکتی ہیں۔ گزشتہ ستمبر میں، حکومتِ ہند کی طرف سے جن ہندوستانی فلموں کو اعزاز دئے گئے، ان میں پاتھر پنچالی، جھنک جھنک پائل باجے، شری چار سو بیس اور دیوداس کے نام خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ ان اعزازات کی تقسیم سے دو ہفتے پہلے، اخباروں میں اعزاز حاصل کرنے والی فلموں کی جو فہرست غیر سرکاری طور پر چھپ رہی تھی، ان میں فلم سیما کا نام بھی شامل تھا۔ اور ہر شخص کو یہ قوی امید تھی کہ فلم سیما کو سنہری یا طلائی تمغہ نہ سہی کم سے کم تعریفی سرٹیفکٹ ضرور ملے گا ——— لیکن تقسیم اعزاز کے روز، یہ جان کر خصوصاً امیہ چکرورتی کے پرستاروں کو سخت مایوسی ہوئی کہ فلم سیما کا کہیں نام ونشان نہیں تھا ——— گزشتہ ماہ، جب ہم نے چکرورتی صاحب سے اس سارے گورکھ دھندے کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے بڑی تفصیل سے وہ حالات بیان کئے جن کے تحت عین آخری وقت پر، ان کی فلم کی ٹانگ گھسیٹ لی گئی۔ چکرورتی صاحب نے ایک مشہور ہدایت کار پر الزام لگایا کہ اس نے کس طرح تار ہلائے اور فلم سیما کا نام اعزاز پانے والی فلموں کی فہرست سے کیسے نکل گیا۔ . . . لیکن اس کے ساتھ ہی، چکرورتی صاحب نے فخریہ انداز سے کہا "مجھے کوئی افسوس نہیں کہ میری فلم نے سرکاری اعزاز حاصل نہیں کیا ——— اس لئے کہ مجھے سب سے بڑا اعزاز پہلے ہی مل چکا ہے۔ ایک تو عوام کی طرف سے جنہوں نے بیشتر مقامات پر فلم سیما کی سلور جوبلی کرائی اور دوسرا فلم جرنلسٹوں کی انجمن کی طرف سے جس نے فلم سیما کو تین اعزاز دئے ——— بہترین ہدایت کاری، بہترین کہانی اور بہترین ہیروئن (نوتن) کا! ———" ہدایت کار چکرورتی کی نظر میں، عوام اور نقادوں کے مذکورہ بالا اعزاز، سب سے بڑے اعزاز ہیں اور اس کے بعد، وہ کسی اعزاز کی ضرورت محسوس نہیں کرتے!

ہدایت کار چکرورتی کی آئندہ فلم جس کی فلم بندی مکمل ہو چکی ہے، دیکھ کبیرا رویا ہے جس کی کہانی کا موضوع، سیما ہی کی طرح نیا اور انوکھا ہے۔ انہوں نے اپنی نئی فلم کٹھ پتلی کی ابتدائی تیاریاں بھی شروع کر دی ہیں۔ گزشتہ ۵ دسمبر کو فیمس تار دیو میں کٹھ پتلی کے پہلے دو گیت ریکارڈ کئے گئے جن کی دھنیں موسیقار شنکر جے کشن نے تیار کیں اور جنہیں لتا منگیشکر نے گایا۔

چندر شیکھر کی پارٹی

گزشتہ دسمبر کو سرنگ، مستانہ، باغی سپاہی، زندگی کے میلے اور دیگر کئی فلموں کے مشہور اداکار چندر شیکھر نے اپنی رہائش گاہ واقع اندھیری پر اپنے ننھے لڑکے کے نام رکھنے کے موقع پر اپنے فلمی دوستوں کو ایک شاندار پارٹی دی۔ جس میں کے، آصف، بھارت بھوشن، نگار سلطانہ، ہدایت کار رویل، جاگیردار، کے این سنگھ، روپ مالا، اوم پرکاش، آنیتا گوہا، ہدایت کار وجے بھٹ، سریش وغیرہ کے علاوہ، بہت سے فلم جرنلسٹ بھی شریک ہوئے۔ چندر شیکھر کی رہائش گاہ کے باہر ایک وسیع شامیانہ لگایا گیا تھا جہاں مہمانوں کے بیٹھنے اور کھانے کا انتظام بہت خوب رہا۔ دعوت کے دوران مائیکروفون پر بطور اداکار چندر شیکھر کی اور بطور فلم ساز آر چندرا کی نئی فلم "بسنت بہار" کے گیت بجتے ہوئے دیکھ کر ہم نے آر چندرا کے بھائی اداکار بھارت بھوشن سے ازراہ مذاق کہا "بسنت بہار، کی پبلسٹی کا یہ ڈھنگ بھی خوب ہے"، بھارت بھوشن نے اپنے مخصوص انداز میں ہنستے ہوئے جواب دیا "مگر بات باہر نہ جائے!"

مچھلیاں پکڑنے کا شوق

کاردار سٹوڈیو میں گورودت فلمز کی نئی فلم پیاسا کی شوٹنگ کے وقت، فرصت کے ایک درمیانی لمحے کے دوران مشہور مسخرے اداکار جانی واکر نے انکشاف کیا کہ مچھلیاں پکڑنا اُس کا محبوب مشغلہ ہے، جانی نے بتایا کہ جب کبھی اُسے شوٹنگ سے فرصت ملتی ہے وہ ساز و سامان لے کر اپنے بھائی کے ہمراہ پوائی جھیل پہنچ جاتا ہے اور کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ جانی نے کہا "جتنا سکون مجھے بمبئی کی ہنگامی زندگی سے دور، پوائی جھیل کے کنارے بیٹھ کر ملتا ہے اتنا کہیں نہیں ملتا. . . . یعنی کھیل کا کھیل اور آرام کا آرام ——— اور پھر ایسا آرام وہ کھیل گھاٹے کا سودا بھی تو نہیں۔ کوئی نہ کوئی مچھلی تو ہاتھ لگ ہی جاتی ہے اور آپ جانتے ہی ہیں کہ بازار کی مچھلی اور خود اپنے ہاتھ سے پکڑی ہوئی مچھلی کھانے کے لطف میں بڑا فرق ہوتا ہے!

نٹ راجہ پروڈکشنز نے آنکھ کا نشہ کے بعد دوسری فلم کا نام

جانی واکر رکھا ہے جس میں جانی واکر کے علاوہ، نیلما، راج مہرہ، شمی، اور ٹونی واکر وغیرہ اداکار کام کر رہے ہے۔ موسیقی او پی نیر کی ہے اور ہدایات وید اور مدن کی!۔ گزشتہ آٹھ دسمبر کو کاردار اسٹوڈیو میں اس فلم کی رسم مہورت ادا کی گئی۔

ایک شادی

سنتے ہیں بیگمات سے بھی زیادہ حسین ایک اداکارہ جس کا مستقبل حالات کی چکی میں پس کر پارہ پارہ ہو چکا ہے، عنقریب ہی ایک ایسے شادی شدہ ہیرو سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے (یا ممکن ہے شادی کر بھی لی ہو) جو خود بھی اندھیرے میں بھٹک رہا ہے شادی کرنا کوئی جرم نہیں۔ بشرطیکہ اس کی بنیادیں مضبوط ہوں ـــ آسمان سے گر کو کھجور میں اٹکنے یا زمین سے اٹھ کر ہوا میں لٹکنے سے ہمارا خیال ہے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ بہر حال اگر اس مجوزہ شادی (یا شادی) میں دل کی کرم فرمائیوں کا کوئی فوری دخل ہے تو ان دونوں کو شادی مبارک!

نئے لوگ، نئی فلمیں

گزشتہ ۲ دسمبر کو بمبئی کے ایکسلسیئر سینما میں حکومت بمبئی کے محکمہ پبلسٹی کے زیر اہتمام ایک خاص اجتماع ہوا جس کے دوران چین کے وزیر اعلیٰ چو۔ این۔ لائی سے بمبئی کی سرکردہ فلمی ہستیوں کا تعارف کرایا گیا۔ . . .

سہراب مودی کی آئندہ فلم کا نام نوشیرواں ہے۔ جس میں سہراب مودی کے علاوہ، دلیپ کمار کے بھی کام کرنے کی توقع ہے اس فلم کی موسیقی سی رامچندر کی ہوگی . . . . رمن سٹوڈیو (سابق رنگ محل سٹوڈیو) میں ہدایت کار رمن کی نئی فلم آشا کی شوٹنگ باقاعدگی سے جاری ہے۔ وجینتی مالا کشور کمار پران اور راج مہرہ اس فلم کے خاص اداکار ہیں۔ فلم نصف سے زیادہ مکمل ہو چکی ہے . . . . دلیپ کمار اور وجینتی مالا ریپبلک فلم کارپوریشن کی کاسٹیوم تصویر گنگا جمنا میں ایک بار پھر اکٹھے کام کریں گے اس سے پہلے ان کی باہمی فلمیں دیوداس اور نیا دور ہیں۔ اس فلم کی موسیقی نوشاد دیں گے . . . . محبوب اسٹوڈیو میں، پچھلے مہینے فلم سوہنی مہینوال کی مزید شوٹنگ ہوئی اس فلم کی پانچ ریلیں تیار ہو چکی ہیں اور چھ گانے ریکارڈ کئے جا چکے ہیں۔ نمی اور بھارت بھوشن فلم کے خاص اداکار ہیں۔

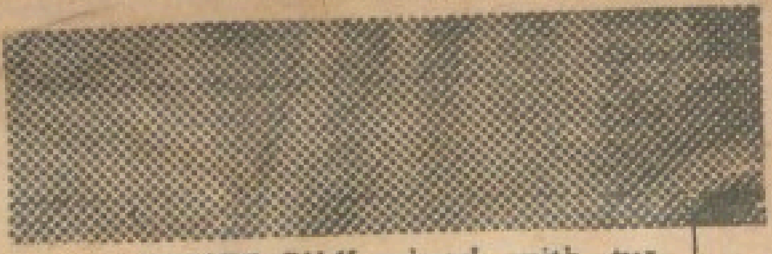

WHITE SILK edged with turquoise blue made the sari worn in London today by Nargis, India's First Lady of the screen, over here with her husband, Raj Kapoor, also one of India's best-known film stars. Nargis—her name means Narcissus—has been visiting Moscow with a film delegation and returns to Bombay soon. ("Star" picture.)

S
Ho
wE
No
be

راج نرگس ـــ "خاوند بیوی" کا ایک اور ثبوت!

لندن کے مشہور روزنامہ سٹار نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں، نرگس کا فوٹو چھاپتے ہوئے، فوٹو کا یہ عنوان دیا ہے . . . سفید سلک اور نیلے کنارے والی ساڑھی میں ملبوس، ہندوستانی سکرین کی پہلی عورت نرگس جو اپنے خاوند راج کپور کے ہمراہ ان دنوں لندن میں ہے . . . نرگس نے ایک فلمی وفد کے ہمراہ ماسکو کا دورہ کیا تھا اور وہ بہت جلد واپس چلی جائے گی۔

راج کپور کو نرگس کا خاوند ظاہر کرنے، نرگس کا خاوند قرار دینے اور اس افسانے یا حقیقت کو لکھنے کا یہ واقعہ نیا نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی روس کے سابقہ دورے کے دوران، عورتوں کے مشہور روسی رسالے "سوویٹ وومن" میں نرگس نے اپنے ایک مضمون میں راج کپور کو "میرا خاوند" قرار دیا تھا جس پر بعد ازاں کافی لے دے ہوئی تھی اور نرگس کو محض کسی کے آنسو پونچھنے کے لئے اس "اقرار" کی تردید کرنا پڑی تھی۔ روزنامہ سٹار میں چھپی ہوئی نرگس کی فوٹو کا مذکورہ بالا عنوان ایک بار پھر اس "اقرار" کی تصدیق کرتا ہے۔ اگرچہ ہمیں امید ہے کہ بمبئی کی دھرتی پر قدم رکھتے ہی نرگس حسب سابق اپنے مندرجہ بالا اقرار کی تردید کر دے گی، تاہم اس اقرار کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا . . . .

اور یہ اقرار بھی خوب ہے جو غیر ملکی سرزمین پر جنم لیتا ہے اور اپنے ملک کی سرزمین پر پہنچتے ہی دم توڑ دیتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے، آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟۔ کیا نرگس اور راج اپنے غیر ملکی دورے کے دوران کھلم کھلا اس رشتے کے وجود کا اعلان کرتے ہیں یا ان کے رہن سہن، طور طریقوں اور بازو میں بازو ڈال کر چلنے کے انداز سے اس رشتے کے یقینی ہونے کا اندازہ لگا لیا جاتا ہے؟ ـــ آخر یہ کیا مذاق ہے اور یہ مذاق کب ختم ہوگا . . . . اور "صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں" والی مضحکہ خیز پوزیشن کس روز ختم ہوگی؟

●●

Arvind
QUALITY FABRICS
· SANFORIZED ·
REGD TO MK
SHRUNK FABRIC
قمیصوں کا کپڑا
پاپلینیں
کوٹ کا کپڑا اور
رنگ برنگی
چھینٹیں
اروند ملز لمیٹڈ
احمد آباد - ۲

عکس نگار   امیتا کے ساتھ .... ایک صبح ....

امیتا
ایک انگریزی رسالے کی ورق گردانی میں مصروف تھی کہ....

فلم ٹھوکر کی "جے ونتی"، فلم چتینیہ مہا پربھو کی ہیروئن، شیریں فرہاد، آبِ حیات اور دیگر کئی فلموں کی مشہور اداکارہ امیتا ہے، اگر آپ کی ملاقات نہیں ہوئی تو بس یہ سمجھ لیجئے کہ آپ بچ گئے .... ہمارا مطلب ہے "تنگ ہونے سے بچ گئے۔" امیتا، جسے گھومنے پھرنے، مختلف قسم کے لباس پہننے، دلنواز ڈھنگ سے میک اپ کرنے اور بیٹھے بیٹھے سوچتے رہنے کا خبط ہے۔ پہلی ہی ملاقات میں ایسے ایسے سوال پوچھتی ہے کہ انسان تنگ آجاتا ہے۔ "آپ کی ناک لمبی کیوں ہے؟" .... "آپ کا رنگ سُرخ کیوں نہیں؟" .... "آپ پتلون کیوں پہنتے ہیں؟" .... ایسے بیسیوں سوال نہ جانے امیتا کے ذہن میں کیوں اُبھرتے ہیں؟ ——— امیتا کے ساتھ گزاری ہوئی، ایک صبح کی جھلکیاں، آپ بھی ملاحظہ کیجئے، شائد یہ تصویریں دیکھ کر، آپ اس سوال کا جواب دینے کے قابل ہو سکیں۔

....نہ جانے اسے بیٹھے بٹھائے کیوں سوجھی کہ پیک کر وہ پانچویں منزل پر واقع اپنی رہائش گاہ کی کھڑکی میں آ بیٹھی.....وہ سوچنے لگی اسے کچھ کرنا چاہئے!.....کیا کرنا چاہئے، اسے اس کی کچھ خبر نہ تھی۔

اس نے اپنے کپڑوں کی الماری کھولی —— سوچا کون سے کپڑے پہنوں —— مگر وہ جا کہاں رہی ہے؟ —— ابھی تک اس کا ذہن، اس سوال کا جواب نہ دے سکا

....اور کچھ دیر کے بعد، اس نے اپنے آپ کو سمندر کے کنارے کھڑے پایا.... گھروندے بناتے ہوئے، سوچتے ہوئے! —— ہوا اس کی زلفوں سے کھیلتی رہی، اور وہ عالم خیال میں تصورات سے!

ذہنی کشمکش نے اپنا کو اگلے ہی لمحے، وہار جھیل اور وہار کے باغات میں لا کھڑا کیا۔ جھیل کے کنارے پہنچ کر بھی، وہ اپنے تصورات سے نجات حاصل نہ کر سکی.....شاید سوچ رہی تھی، وہار جھیل زیادہ گہری ہے یا اس کی جھیل ایسی آنکھیں؟

سوچتے سوچتے.... اس نے جھیل کی
ذوحی تفریحی جگہوں کی طرف قدم
بڑھائے.... پانی پیا ـــــ
پیاس بجھائی مگر پیاس بجھ نہ سکی!

تصورات سے چھٹکارا پانے کے لئے۔ ایمانے اپنی محبوب کار
کا سہارا لیا:... اس کے کانوں میں کچھ آوازیں آئی
رہیں مگر وہ ان کا مطلب نہ سمجھ سکی.... اس لئے کہ
ان کا مطلب سمجھانے والا، کوئی بھی پاس نہ تھا!

.... لباس بدل گیا مگر خیالات نہ بدلے ـــــ ہاں، ماحول کا اتنا اثر ضرور ہوا کہ لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ آگئی
.... جھیل کے کنارے بنے ہوئے "قد آدم" بت خاموش تھے مگر ایما ایک مجسم کہانی بنی ہوئی....

.... ایک بت کے موہنہ میں آبیٹھی ـــــ بت کی زبان پر بیٹھنا تھا کہ اس کی زبان باہر نکل آئی ـــــ
ذہنی کشمکش ختم ہو گئی.... فوراً سمجھ گئی کہ ـــــ [illegible] مدت ہوئی ہے، رعونت ترک کئے ہوئے

خراب بلیڈوں پر
اپنا پیسہ برباد ہونے سے
روکیے

کیا ایسے بلیڈوں پر اپنا پیسہ صرف کرنا ٹھیک ہے جس سے آپ صرف ایک شیو بنا سکتے ہیں اور وہ بھی اچھی طرح نہیں؟ جی نہیں، یہ تو صرف فضول خرچ ہے کیونکہ ذرا سی زیادہ قیمت پر آپ کو سیون او کلاک بلیڈ مل سکتا ہے۔

ہر ایک سیون او کلاک بلیڈ سے آپ بہت دنوں تک عمدہ شیو بنا سکتے ہیں۔ یہ بہت دنوں تک کام دیتے ہیں، اور اپنی قیمت کا پورا فائدہ دیتے ہیں۔

سیون او کلاک بلیڈز

7 o'clock BLADES

استعمال کرنا شروع کیجئے

یہی دنیا یہی باتیں

۱۹۳۵ سے لے کر ۱۹۵۷ تک کا ایک طویل زمانہ ہوتا ہے۔ یوں سمجھئے کہ پورے بائیس سال۔ اور اس بائیس برس کے عرصہ میں میں ایک دن بھی بے کار نہیں رہا۔ اپنی بساط کے مطابق میں نے فلم انڈسٹری کی خدمت کی ہے۔ اور ہمیشہ میری یہ کوشش رہی ہے کہ میری ذات سے اس انڈسٹری کو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور پہنچے۔

میرے تو کبھی خواب و خیال میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ میں فلم آرٹسٹ بنوں گا۔ نہ کبھی یہ آرزو تھی اور نہ تمنا کہ میں فلم میں بطور آرٹسٹ کام کروں کہ اچانک گویا ایک حادثہ کے طور پر میں فلم کا ہیرو بنا دیا گیا۔

آپ کو شاید نہیں معلوم کہ کیمرے کے سامنے بڑوں بڑوں کے چھکّے چھوٹ جاتے ہیں۔ ڈائرکٹر کے "ساؤنڈ اسٹارٹ پلیز" بولنے کے بعد سارا ماحول بھائیں بھائیں کرتا معلوم ہونے لگتا ہے۔ اور سِٹ پر اور سِٹ سے باہر مکمّل خاموشی کے بعد اپنے دل کی دھڑکن خود اپنے کانوں کو صاف طور پر سنائی دینے لگتی ہے۔ اور سارے مکالے جو کہ ازبر یاد ہوتے ہیں اس دل کی دھڑکن کے ساتھ مدغم ہو کر ڈوبنے لگتے ہیں۔ اور یہی سب کچھ پہلی بار میرے ساتھ ہوا تھا۔

اگر آنجہانی ہمانسو رائے کا ڈر نہ ہوتا تو میں کب کا کیمرے کے سامنے سے بھاگ چکا ہوتا۔ اور آج آپ لوگ اشوک کمار کو جانتے بھی نہ ہوتے۔ میں یا تو کسی گورنمنٹ سروس میں ہوتا۔ یا پھر گنگولی کے نام سے فلم کے کسی اور شعبہ

میری دنیا میری باتیں

میں کام کرتا ہوتا۔

مگر ہمانسو رائے (آنجہانی) کا یہ ڈر جو کہ میرے دل میں بیٹھا ہوا تھا مجھے راس آگیا۔ اور میں نے وہ سب کچھ پالیا جو کہ میں کسی اور شعبہ میں رہ کر زندگی بھر نہیں حاصل کرسکتا تھا۔

میں نے کم وبیش سو سے زیادہ فلموں میں کام کیا ہے۔ اور اتنی فلموں میں آیا ہوں کہ اگر ان سب کے نام یاد کرنے بیٹھوں تو مجھے یاد نہ ہوں گے۔

میں فلموں میں کیسا کام کرتا ہوں اس کے جج تو آپ لوگ ہیں۔ اور آپ لوگوں کا ہر فیصلہ جو کہ اس سلسلہ میں ہوگا صحیح ہوگا۔ مگر میں اتنا ضرور کہوں گا کہ میں نے اپنی کسی بھی فلم میں، اپنے کسی بھی رول کے ساتھ ناانصافی کبھی نہیں کی۔ اپنا ہر رول میں نے سمجھ کر کیا ہے۔ اور اپنے ہر کردار کو میں نے سنوارنے کی پوری پوری کوشش کی ہے۔

اور اس وقت جب کہ میں صرف بمبئی ٹاکیز کی فلموں میں کام کرتا تھا اور اس وقت بھی جب کہ میں درجنوں دوسری فلموں میں کام کرنے لگا تھا میں نے اپنی اس دیانت اور ایمان داری میں کوئی فرق نہیں آنے دیا کہ میں کردار کو خوب اچھی طرح پر سمجھ بوجھ کر ادا کروں۔

میرے بعض دوستوں کو (اور شاید آپ لوگوں کو بھی) مجھ سے یہ شکایت ہے کہ میں فلموں میں ادھا دھند کام کرنے لگا ہوں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ میں اسے معیوب نہیں سمجھتا۔ اور اگر یہ چیز بُری بھی ہے تو مجھ سے زیادہ اس برائی میں وہ لوگ شامل ہیں جو چوبیس گھنٹے میرے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے رہتے ہیں آپ شاید یقین نہ کریں لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں ہندوستانی فلم سازوں، پروڈیوسروں اور ڈائرکٹروں سے اپنے آپ کو اس طرح بچاتا ہوں جس طرح کہ ایک مرغی جھپٹنے والے پرندے سے اپنے بچوں کو بچاتی ہے۔ مگر کیا کیا جائے کہ جھپٹنے والے مسلسل اور لگاتار حملے کرتے رہتے ہیں۔ اور میں کسی نہ کسی صورت سے جھپٹ لیا جاتا ہوں۔

اور پھر مجھے الزام دینے سے پہلے یہ بھی تو سوچئے کہ آخر کو میں انسان ہوں۔ چاندی کی جھنکار اور سرسراتے ہوئے نوٹوں کی سرسراہٹ سے میں اپنے آپ کو کس طرح اور کہاں تک بچا سکتا ہوں۔

لوگ ہیں کہ مونہہ اٹھائے میرے پاس بھاگے چلے آرہے ہیں۔ سفارشیں لارہے ہیں، خوشامدیں کررہے ہیں۔ اور میری لاکھ عرض ومعروضات کے جواب میں ان کی وہی مرغے کی ایک ٹانگ ہوتی ہے کہ خدارا ہاں کردیجئے اور پھر وہ دوڑ دھوپ کے بعد میری ہاں یا ناں کی پروا کئے بغیر اپنی فلموں کے اشتہارات میں میرا نام ٹانک دیتے ہیں۔ اور پھر مونہہ بنائے ہوئے اور بسورتے ہوئے آجاتے ہیں کہ اب تو آپ کی ناں کے آگے ہم مرجائیں گے۔ ڈسٹری بیوٹروں سے ہم معاہدہ کرچکے ہیں۔ اور اڈوانس لے چکے ہیں۔ اور اگر اب ہم آپ کو حاصل نہ کرسکے تو عدالتوں کے دروازے ہمیں جھانکنے پڑیں گے۔ اب آپ ہی فرمایئے کہ میں کیا کروں۔ ایسے نازک موقع پر میرا کیا جواب ہونا چاہئے سوائے ہاں کے اور چارہ بھی کیا ہے۔

چھ، چھ ماہ کی اڈوانس تاریخیں میں لوگوں کو بتاتا ہوں۔ اور وہ چھ، چھ ماہ کیا سال سال کی اڈوانس تاریخیں نوٹ کرکے اور مجھ سے معاہدہ کرکے چلے جاتے ہیں۔

اور صاحب ان میں سے بہت سے تو بڑے دل چسپ بھی ہوتے ہیں۔ اتنے تگڑے کہ ان کی گندم بازیوں کا اکثر میں شکار ہوا ہوں۔ مثلاً کرتے یہ ہیں کہ مجھے اڈوانس دے کر چار، چھ دن لے لیتے ہیں۔ اور میں سوچتا ہوں کہ اس چار، چھ دن یا آٹھ دن کے بعد جب وہ اگلی تاریخیں مانگنے آئیں گے تو میں پیسوں کا مطالبہ کروں گا۔ اور اس چار، چھ یا آٹھ دن کے کام کے بعد میں ان کی آمد کا انتظار کیا کرتا ہوں۔ مگر وہ پھر نہیں آتے۔ اور جب تنگ آکر میں اپنے سکریٹری سے انہیں فون کراتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ ابھی میرا کام نہیں آیا۔ آئے گا تو وہ خود روپیہ لے کر حاضر ہوں گے۔ اور تاریخ لے جائیں گے۔

اور پھر جب میں انتظار کرتے کرتے تھک جاتا ہوں تو ایک دن میں اپنی اسی فلم کا اشتہار دیکھتا ہوں کہ وہ اگلے ہفتہ لگ رہی ہے۔

"ارے بھئی یہ کیا!" میں سکریٹری سے کہتا ہوں۔

اور جب وہ فون کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ میرا کام اس فلم میں ختم ہوچکا ہے۔ اور اس فلم کے پریمیر کے کارڈس مجھے دو ایک دن میں ملنے والے ہیں۔

اور یہ حادثے میرے ساتھ اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ صرف اڈوانس دے کر اور میرے چھ سات دن کے کام کے بعد وہ فلم ریلیز کردیتے ہیں۔ اور محکمہ انکم ٹیکس میرے سر پر سوار ہوجاتا ہے۔ اور پھر نہ تو وہاں کوئی عرض ومعروضات سنی جاتی ہے اور نہ میری کسی بات پر وہ لوگ یقین کرتے ہیں اور پھر میں سوا اس کے اور کیا کرسکتا ہوں کہ بار بار اپنے دانت پیسوں اور رہ جاؤں۔

اور یہ دانت میں محکمہ انکم ٹیکس پر نہیں پیستا اور نہ پروڈیوسروں پر پیستا ہوں، بلکہ اپنی بے وقوفی پر پیستا ہوں کہ میں نے "اعتبار" جیسے موذی مرض کو اپنے اوپر لاگو ہی کیوں ہونے دیا۔

ایک بات اور صاف صاف آپ کو بتا دوں اور وہ بات یہ ہے کہ میں کہانی دہانی سننے کی اُلجھنوں کو دعوت بہت کم دیتا ہوں۔ اور یہ اِس لئے کہ اِس عمل سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ کہانی جیسی ہوتی ہے ویسی ہی رہتی ہے۔ اور مجھے وہی کرنا پڑتا ہے جو کہ ڈائرکٹر کی اپنی مرضی ہوتی ہے۔

مگر پھر بھی میں اپنے رول کے ساتھ غداری کبھی نہیں کرتا۔ جہاں تک ہو سکتا ہے سمجھ کر اور سوچ کر کام کرتا ہوں۔ اور یہ کوشش کرتا ہوں کہ میں جو بھی کر رہا ہوں۔ اور جو کام بھی مجھ سے لیا جاتا ہے اس میں زندگی ہو اور وہ اس قابل بن جائے کہ لوگوں کو اس سے گھٹن نہ ہو۔

میں نے آج تک کسی دوسرے آرٹسٹ کو ہضم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کوئی آرٹسٹ چاہے چھوٹا ہو اور چاہے بڑا ہو۔ میں اس کے ساتھ مکمل طور پر کو آپریٹ کرتا ہوں۔ اور اسے مکمل طور پر اُبھرنے کا موقع دیتا ہوں اور میں اپنے ساتھ ہی ساتھ دوسرے آرٹسٹ کو بھی سنبھالے رکھتا ہوں۔ کوشش کرتا ہوں کہ اس کا کیریکٹر بھی ہر طریقہ پر جما ہوا نظر آئے۔

میں نے اپنے ذاتی ادارے اشوک کمار پروڈکشنز سے بھی فلمیں بنائی ہیں۔ اور یہ کوشش کی ہے کہ میری وہ فلمیں معیاری ہوں، صاف اور ستھری ہوں۔ میں معیار کا خیال زیادہ رکھتا ہوں اور بزنس کا مرحلہ میرے سامنے دوسرے درجے پر ہوتا ہے۔

مجھ میں یہ خبط کبھی نہیں رہا کہ میں سب کچھ بن سکتا ہوں۔ میں آرٹسٹ ہوں اور اپنے اس آرٹ کو جلا دینے اور سنوارنے کا کام میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ رہا ڈائرکٹر بن جانا، اسٹوری اور مکالمے لکھنا یا فلم کے اور شعبوں کا کام سنبھالنا۔ وہ دوسروں کا حصّہ ہے۔ اور میں نے آج تک دوسروں کی حق تلفی کی کوشش کبھی نہیں کی۔

میں اپنی ذاتی فلموں کی تیاری کے سلسلہ میں دلچسپی ہر شعبے سے لیتا ہوں مگر میں اپنی ٹانگ کسی شعبہ میں بھی نہیں اڑاتا۔ دوسروں کو صلاح دیتا ہوں اور مشورے پیش کرتا ہوں۔ اور میں دوسرے کی صلاح اور ان کے مفید مشوروں کو قبول بھی کرتا ہوں۔

اور یہ اس لئے کہ میں اس چیز کا قائل ہوں کہ ایک اچھی اور معیاری فلم اشتراک سے جنم لیتی ہے۔ وہ کسی ایک فرد کے دماغی اپج کا نتیجہ نہ تو کبھی ہوتی

ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔

میں ذاتی طور پر بنگال اسکول کا قائل ہوں۔ اور بروا، دیوکی بوس اور بمل رائے کو مانتا ہوں۔ مگر اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ میں ان تین ناموں کے علاوہ کسی اور کو نہیں مانتا۔ اور بھی عظیم المرتبت ڈائرکٹر ہیں اور میں ان کی دل سے عزت کرتا ہوں۔ محبوب صاحب اور شانتا رام میرے پسندیدہ ڈائرکٹر ہیں۔

آج کل اور بھی بہت سے نو عمر ڈائرکٹر اُبھر رہے ہیں جن میں بڑی صلاحیتیں ہیں۔ البتہ میں یہ ضرور سمجھتا ہوں کہ ہماری فلم انڈسٹری کو دیوکا رانی جیسی دوسری اداکارہ اب شاید کبھی نہ مل سکے گی —— اور یہ مجھے آج بھی فخر ہے کہ میں نے اپنا فلمی کیریر دیوکا رانی کے ساتھ شروع کیا تھا۔

میں اپنے ملک کے فلم کے مستقبل سے مایوس ہرگز نہیں ہوں۔ میرے ملک کی انڈسٹری ترقی کے راستہ پر بڑی تیزی کے ساتھ گامزن ہے اور میں اس کی رفتار ترقی سے سو فی صدی مطمئن ہوں —— اس کا مستقبل بے حد تابناک اور شاندار ہے۔ ●●

حسین تر آپ
حسن کا نکھار پاکر دلفریب اور جاذب نظر
بن جایئے، "ہزلین، سنو" سے
آپ کو اطمینان ہو جاتا ہے کہ آپ کی
جلد نکھری اور حسین بنی رہتی ہے
'ہزلین' پر پاؤڈر بھی اچھی طرح لگتا ہے۔
"'HAZELINE' SNOW"
(TRADE MARK)
"ہزلین، سنو" (ٹریڈ مارک)
بروز ویلکم اینڈ کمپنی (انڈیا) پرائیویٹ لمیٹڈ. پی۔ او۔ بکس نمبر ۲۹۰۔ بمبئی
HAZELINE SNOW

میرین ڈرائیو سے جوہو تک

راہ رو کے قلم سے

آہ، گیان مکرجی!

افسوس صد افسوس، گیان مکرجی چل بسے! صنعت فلم سازی کی ایک ممتاز شخصیت، اس جہان سے اُٹھ گئی۔ جانے والا، سینکڑوں آنکھیں نم کرگیا، یادیں چھوڑ گیا —— عام لوگ، گیان مکرجی کی موت کو شاید ایک عام اور معمولی موت سمجھیں، مگر فلمی دنیا میں رہنے اور فلمی دنیا کو جاننے والے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں.... اور محسوس کرتے ہیں کہ گیان مکرجی کی موت، فلمی صنعت کے لئے، ایک بہت بڑا نقصان ہے جس کی تلافی ناممکن ہے —— ایک صدمہ ہے جسے بھلایا نہیں جاسکتا۔

گیان مکرجی، ایک لمبے عرصے سے بیمار چلے آرہے تھے۔ اپنی آخری مکمل فلم شطرنج کی فلم بندی کے دوران بھی، ان کی طبیعت کئی بار خراب ہوئی مگر جوں توں کرکے، انہوں نے اس فلم کو مکمل کرکے، ریلیز کیا۔ شطرنج کے بعد انہوں نے مدراس میں، فلم ستاروں سے آگے کی فلم بندی کا پروگرام بنایا اور یہ فلم، ان کی بیماری کے باعث، درمیان ہی میں لٹک کر رہ گئی۔

گیان مکرجی کی فلمی زندگی کا بیشتر حصہ ملاڈ اور گورے گاؤں —— یعنی بمبئی کی ان نواحی بستیوں میں گزرا جہاں بمبئی ٹاکیز اور فلمستان کے سٹوڈیو واقع ہیں۔ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں جب ان کی صحت زیادہ گرتی چلی گئی، وہ کلکتے چلے گئے۔ فلم ستاروں سے آگے کی فلم بندی کے سلسلہ میں جب کبھی انہیں مدراس جانا پڑا، وہ کلکتے ہی سے وہاں گئے —— پچھلے دو تین ماہ سے، وہ سخت بیمار تھے، مرنے سے دو ہفتے پہلے، انہیں بیہوشی کے دورے پڑنے شروع ہوگئے تھے اور انہیں سانس لینے میں دشواری پیش آتی تھی۔ ایسی تشویشناک حالت کے پیش نظر، انہیں ہسپتال میں داخل کیا گیا جہاں وہ گیارہ روز تک آکسیجن کے سہارے، قدرے اطمینان کا سانس لیتے رہے —— اور آخر ۱۳ نومبر کو سانس کی ڈوری، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹوٹ گئی، جسم اور روح کا رشتہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا۔

گیان مکرجی الٰہ آباد یونیورسٹی کے سائنس کے گریجویٹ تھے۔ انہوں نے اپنی فلمی زندگی، بمبئی ٹاکیز کی لیبارٹری میں، ایک ٹکنیک کار کے طور پر شروع کی۔ مگر کچھ ہی عرصے بعد، وہ فلموں کا منظرنامہ بھی لکھنے لگے بندھن، نیا سنسار، جھولا اور قسمت وغیرہ جیسیوں فلموں کے مسوّدوں سے وہ وابستہ رہے۔ فلم "قسمت" کے ڈائرکٹر بھی وہی تھے اور سب جانتے ہیں کہ "قسمت" نے کامیابی کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا تھا۔ ادارہ فلمستان کی پہلی فلم چل چل رے نوجوان بھی، ان ہی کی ڈائرکٹ کی ہوئی فلم تھی۔ ان کی فلمی زندگی کے آخری دور کی فلموں میں، سنگرام، شمشیر، سردار اور شطرنج کے نام خصوصاً قابلِ ذکر ہیں۔

فلمی دنیا کی مادہ پرست زندگی میں، موت کے بعد فلمی شخصیتوں کو بھول جانا، ایک عام بات ہے سہگل، چندر موہن، شیام، دی۔ ایچ ڈیسائی ڈیکشٹ، ارون کمار —— کتنے ہی فنکاروں کو، ان کی موت کے بعد، فلمی دُنیا کے لوگ، یوں بھلا چکے ہیں گویا فلمی دنیا سے کبھی ان کا دور کا واسطہ بھی نہیں تھا اس حقیقت کو مدِنظر رکھتے ہوئے، ہمیں اُمید ہے، گیان مکرجی کی موت بھی کچھ دنوں کے بعد، ایک بھولا بسرا افسانہ بن جائے گا مگر جہاں تک، ایک قابل ہدایت کار اور ذہین منظرنامہ نویس کی حیثیت سے، ان کی قابلِ رشک زندگی کے افسانوں کا تعلق ہے، ہمیں یقین ہے، یہ افسانے ہمیشہ یاد رہیں گے اور ان کا نام فلمی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔

قابلِ قدر....

گیان مکرجی، اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے ــــــ اور ان کے کانوں تک یہ خبر کبھی نہ پہنچ سکے گی (بشرطیکہ کسی نے ان کی زندگی کے آخری دنوں میں، یہ خبر ان تک پہنچائی نہ ہو) کہ ہدایت کار چوپڑہ نے ان کی نامکمل فلم "ستاروں سے آگے" کی ہدایت کاری قبول کرنے سے پہلے، ایک ایسی قابلِ قدر شرط پیش کی تھی جسے جان کر، کوئی بھی شخص چوپڑہ صاحب کی شخصیت اور شرافت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بتایا گیا ہے کہ جب ہدایت کار چوپڑہ کو فلم "ستاروں سے آگے" مکمل کرنے کی پیش کش کی گئی، تو انہوں نے سب سے پہلے، کلکتے میں گیان مکرجی سے ملاقات کی تاکہ اس سلسلہ میں، ان کی رائے جان سکیں۔ ایک ایسی صنعت میں جہاں کسی کی چھوڑی اور چھوڑی ہوئی ہڈی پر لوگ کتوں کی طرح جھپٹتے ہیں..... جہاں کسی وجہ سے معاہدہ سرے نہ چڑھنے پر، معاہدہ چھوڑنے والے سے، بیوپاری اخلاق کے تقاضے کے طور پر، معاہدہ قبول کرنے والے نئے آدمی کی طرف سے یہ پوچھنے کا رواج تک نہیں کہ بھئی، آپ نے آخر معاہدہ کیوں چھوڑا ــــــ ہدایت کار چوپڑہ کا مذکورہ بالا اقدام، قابلِ تعریف ہے۔ کہتے ہیں، چوپڑہ صاحب نے اپنی مسلمہ شرافت کا ہی ثبوت نہیں دیا بلکہ فلم "ستاروں سے آگے" کے فلم سازوں کے سامنے یہ شرط بھی رکھی کہ وہ اس فلم کو مکمل کر دیں گے مگر گیان مکرجی کے حقوق کی پوری حفاظت ہونی چاہیئے اور ان کی خدمات کے عوضانے میں، انہیں جو معاوضہ دینے کا وعدہ یا تحریری معاہدہ کیا گیا ہے، وہ انہیں یا ان کی بیوی کو ضرور دیا جائے ــــــ چوپڑہ صاحب کی یہ قابلِ قدر شرط.... یہ قابلِ تقلید اقدام ان لوگوں کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہونا چاہیئے جو معاہدے سمیٹنے کے لئے، انسانی اخلاق کو تو چھوڑئے، بیوپاری اخلاق کے تقاضوں کو بھی بالائے طاق رکھ دیا کرتے ہیں۔

پتہ چلا ہے کہ کسی وجہ سے بعد ازاں "ستاروں سے آگے" کی ہدایت کاری کے سلسلہ میں، چوپڑہ صاحب سے بات چیت سرے نہ چڑھی اور اب اس فلم کو غالباً ہدایت کار ستین بوس ڈائرکٹ کریں گے!

نیا رواج

نام لینے کی ضرورت نہیں ــــــ یہ حقیقت سب پر واضح ہے کہ بیشتر ایکٹر ایکٹرسوں کی ضد بنتے تھے اور عجیب عجیب رومانی جوڑوں کی تشکیل کا باعث بنتی ہے۔ لیکن ایکٹر ایکٹرسوں کی رومانی زندگی میں ایک نئے رواج نے بھی، کچھ عرصے سے کافی زور پکڑ رکھا ہے.... اور وہ یہ کہ جب کبھی کوئی آرٹسٹ، کسی دوسرے آرٹسٹ کے رومانی پھندے سے نکلتا ہے تو اس سے پہلے وہ یا تو اپنے رومانی ساتھی کی دل جوئی کے خیال سے اس کے "جملہ حقوق" کسی اور کے نام منتقل کر جاتا ہے اور یا پھر اس کی قلبی اور تفریحی دلچسپی کے لئے کسی نہ کسی کو اپنا جانشین مقرر کر جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جن دنوں نمی فلی مستری کے چکر میں تھی، کہا جاتا ہے شیاما کے دل میں فلی کا درد پیدا ہوتے دیکھ کر، نمی نے جھٹ سے فلی کو شیاما سے ٹکرا دیا اور خود جال مستری سے جا ٹکرائی۔ یہی حال ہمارے ایک شراجی کا بھی ہوا۔ بتایا گیا ہے کہ جب ان کی محبوبہ ایکٹرس نے 'اپنے سات سالہ رومان کا گلا گھونٹ کر گھر بسانے کا فیصلہ کیا تو جانے سے پہلے، یہ ایکٹرس ایک نہیں دو ایکٹرسوں کو ان بے چاروں کی قلبی تسکین کے لئے چھوڑ گئی ــــــ اسی قسم کے نئے رواج کا ایک اور ثبوت حال ہی میں ہمیں اس وقت ملا جب ہم نے اداکارہ شمی کو ایک ایسے شخص کی "ہمرکابی" میں گھومتے ہوئے دیکھا جو نادرہ کی شادی سے پہلے نادرہ کے چکر میں تھا یا نادرہ جس کے چکر میں تھی۔ نادرہ اور شمی گہری سہیلیاں ہیں.... اور دوست وہ ہوتا ہے جو مصیبت میں کام آئے۔ اس اعتبار سے جب نادرہ کو شادی کی مصیبت پیش آئی تو ہمارا خیال ہے، نادرہ نے شمی کی طرف ملتجی اور "مدد طلب" نظروں سے دیکھا ہوگا اور شمی، نادرہ کی شادی کے ہنگامی حالات میں محض امدادی جذبے کے تحت، میدان میں کود گئی ہوگی۔ بہرحال نئے ساتھی اور نئے رواج کے اپنانے پر شمی کے خیرخواہوں کی طرح، ہم بھی اس کے نیک مشن کی کامیابی کے لئے دعا گو ہیں..... اس امید کے ساتھ کہ نادرہ کی طرح اس کی زندگی کی بھٹکی ہوئی کشتی کو بھی بہت جلد کنارہ مل جائے گا۔

ایک فلم، ایک مسئلہ

حکومت ہند کی وزارت اطلاعات کے دستاویزی فلموں کے محکمے نے حال ہی میں، فلم ساز پال زلز کی تیار کردہ ایک فلم "ماں" نمائش کے لئے پیش کی ہے جس نے جہاں ایک مسئلہ پیش کیا ہے، وہاں ایک مسئلہ کھڑا بھی کر دیا ہے۔ یہ دستاویزی فلم، ان بن بیاہی ماؤں کے سر پر دستِ شفقت رکھتی ہے جو اپنی جذباتی غلطی کی بدولت کہیں کی نہیں رہتیں ــــــ جنہیں مرد اپنی

نہائت نفیس
مرسیرائیزڈ

دی مفت لال فائن
سپنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ
نوساری

Graphic MG 33

دہلی کا ایک تاجر کہتا ہے کہ وہ عمر میں

"۲۰ سال چھوٹا ہو گیا"

کیا آپ درد کو دور کرنے سردی سے چھٹکارا پانے اور بخار کی علامتوں کو کم کرنے کیلئے 'اسپرو' استعمال کرتے ہیں؟ اپنے ڈاکٹر سے 'اسپرو' کے بارے میں پوچھئے وہ آپ کو بتلائیں گے کہ 'اسپرو' میں چار اہم خاصیتیں ہوتی ہیں جو علاج کیلئے ضروری ہیں یعنی طاقت زود تاثیر، جاذبیں اور بے خطرہ ہونا۔ جی ہاں 'اسپرو' دل کو نقصان نہیں پہنچاتا ہے۔ یہ اس قدر بے خطر ہوتا ہے کہ ایک بچہ بھی اسے استعمال کر سکتا ہے۔

یہ خط پڑھئے:

۲۶ ایم۔ ایم۔ کناٹ سرکس
نئی دہلی

محترمی

میں برسوں سے پیٹھ کے سخت درد میں مبتلا تھا۔ اور اس تکلیف سے مجھے کبھی راحت نہ ملتی تھی۔ اب میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ آپ کو چند سطریں لکھوں اور بتلاؤں کہ جب سے میں نے 'اسپرو' کا استعمال شروع کیا ہے مجھے کتنی راحت نصیب ہوئی ہے

'اسپرو' سے مجھے واقعی بڑا آرام ملا ہے اور میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ جب تک ضرورت رہے گی میں اس کا استعمال جاری رکھوں گا میری عمر ۴۵ سال کی ہے لیکن آج کی صبح مجھے محسوس ہو رہا ہے گویا میں عمر میں ۲۰ سال چھوٹا ہو گیا ہوں اور ہمیشہ اسی طرح تندرست رہوں گا۔

آپ کا مخلص
(دستخط) جی۔ ایس۔ [illegible]

'اسپرو'
آپ کو درد اور بخار
کے خلاف ایک
قوت
دیتا ہے

'اسپرو' کی دو ٹکیاں لیجئے، اور بھلے چنگے ہو جائیے

چکنی چپڑی باتوں سے بھاگ کر بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں ــــــ جنہیں مصیبت اور مشکل میں، کوئی ڈھارس نہیں بندھاتا! ــــــ یہ دستاویزی فلم مصیبت کی ماری، ان لڑکیوں کو ڈھارس بندھاتی ہے اور اس امر کا پرچار کرتی ہے کہ اگر کبھی کوئی لڑکی اس قسم کی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو خودکشی اور اسقاطِ حمل کی بجائے، انہیں ان بچاؤ گھروں کی طرف رجوع کرنا چاہئے جو ایسی عورتوں کی پناہ کے لئے ہر بڑے شہر میں کھولے گئے ہیں.

فنی اعتبار سے، یہ ایک عام دستاویزی فلم ہے جس میں بڑے حوصلے سے، ہمارے سماج کی ایک دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا گیا ہے مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ناجائز بچے جننے والی، غیر شادی شدہ ماؤں کو بچاؤ گھروں کا راستہ دکھا کر مسئلہ حل کیا گیا ہے یا مسئلہ پیدا کیا گیا ہے؟ اس فلم کو دیکھنے کے بعد غیر شادی شدہ ماؤں کی تعداد زیادہ ہو گی یا کم؟ ــ اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں!

نئی نویلی دلہن ریحانہ

نٹ کھٹ یشودھرا شادی کے بندھن میں

شادیاں

گزشتہ ۲ نومبر کو اداکارہ ریحانہ نے ایسٹرن سٹوڈیو کے صدا بند اقبال شہزاد سے شادی کر لی. نکاح کی رسم خالص مشرقی گھرانوں کی طرح ادا کی گئی جس میں دولہا دلہن کے بہت سے رشتے دار شریک ہوئے. ۴ نومبر کی شام کو ریحانہ کے بھائی سرفراز حسین نے جو شادی میں شرکت کیلئے خاص طور پر بمبئی سے آیا تھا، ریحانہ کی کوٹھی واقع گلبرگ (لاہور) پر ایک پارٹی بھی دی!

بمبئی میں اداکارہ یشودھرا کاٹجو بھی، گزشتہ ماہ شادی کے بندھنوں میں جکڑی گئی. یشودھرا نے دلیپ بھنڈاری نامی، نیوی کے ایک نوجوان افسر سے شادی کی ہے. برات دہلی سے آئی ہے. شادی کی استقبالیہ پارٹی میں فلمی اور غیر فلمی دوستوں کے علاوہ وجے لکشمی پنڈت اور لیڈی راما راؤ نے بھی شرکت کی.

●●

فلم کی کہانی

پاکستانی تصویر

جانِ بہار

گانے قتیل شفائی موسیقی رشید عطرے عکاسی سری واستوا ستارے مسرت نذیر، سدھیر، حمید، نسرین، ثریا، عباس، حسنا، زہرہ مرزا اور شاہنواز ہدایت کار شوکت حسین

لیلیٰ (مسرت نذیر) جس نے محبت کی بہت بڑی قیمت ادا کی۔

پولیس افسر شاہد (سدھیر)

شب برات کے روز قبرستان کے ایک گوشہ میں ننھی حُسنا ایک قبر پر پھول اور آنکھوں کے موتی نچھاور کر رہی ہے۔ اس کا باپ شاہد اپنے دوست ہمایوں مرزا کے ساتھ وہاں آتا ہے اور کسی دوسری قبر پر فاتحہ پڑھتا ہے، ننھی حُسنا حیران ہے کہ اس کا باپ آخر ماں کی قبر کو ہر بار کیوں بھول جاتا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس شاہد کو کچھ دیر بعد ہی غنڈوں کی سرکوبی کے لئے جانا پڑتا ہے جہاں سے وہ زخمی ہو کر آتا ہے، شاہد زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے، زندگی ہارتی نظر آ رہی ہے، وہ اپنے عزیز دوست ہمایوں مرزا کو قریب بلا کر وعدہ لیتا ہے کہ وہ اس کی موت کے بعد حُسنا کو اپنی حفاظت میں رکھے کہیں اس کی ماں اُسے واپس نہ لے جائے ——— "لیکن ماں تو مر چکی ہے"۔ "نہیں حُسنا کی ماں نہیں مری ہے" شاہد نے کراہتے ہوئے کہا "اس کی ماں زندہ ہے، اور وہ قبر جس پر میری بچی پھول چڑھاتی ہے صرف فرضی ہے"

بارہ سال پہلے امتحان سے فارغ ہو کر سیر سپاٹے کی غرض سے شاہد دہلی کے ایک گاؤں میں جاتا ہے جہاں وہ گاؤں کی حسینہ لیلیٰ سے ملتا ہے اور پہلی ہی نظر میں دونوں ایک دوسرے کے ہو جاتے ہیں۔

لیلیٰ کے ماموں پچیس تیس سال بعد رنگون سے گاؤں واپس آتے ہیں اور لیلیٰ کو شہر میں اپنی ایک عزیزہ نواب بیگم کے سپرد کرتے ہیں تاکہ وہ لیلیٰ کو آدابِ محفل اور آدابِ زندگی سکھائیں۔ نواب بیگم کی دو لڑکیاں ہیں رضیہ اور ثریا، رضیہ آفتاب کو بے حد چاہتی ہے۔ دونوں کی شادی بھی طے ہو چکی ہے مگر ایکا ایکی آفتاب کا بینک فیل ہو گیا اور نواب بیگم نے ایک قلاش اور مفلس نوجوان کے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کرنے سے انکار

لیلی کے ماموں (شاہنواز) اسے نواب بیگم کے ہاں آداب و اخلاق سکھانے کے لئے لاتے ہیں۔

نواب بیگم (زہرہ مرزا) اپنی بیٹی رضیہ (نسرین) کے ساتھ ـــ شادی محبت سے نہیں پیسے سے ہوتی ہے۔

نواب بیگم لیلی پر بدچلنی کا الزام لگا کر اسے گھر سے نکال دیتی ہیں۔

رنگون والے لیلی کے ماموں (شاہنواز)

لیلی رضیہ کے راستے میں آ کھڑی ہوئی۔

ہمایوں مرزا کے مکان پر شاہد اور حُسنا کی دعوت۔

شاہد، حُسنا اور ہمایوں مرزا۔

کردیا۔ رضیہ محبت کے لئے ہر قربانی اور امتحان دینے کے لئے تیار ہے اور ایک رات وہ آفتاب کی مدد سے گھر سے بھاگ رہی تھی کہ لیلیٰ نے دیکھ لیا، اس نے رضیہ کو لاکھ سمجھایا مگر محبت کے جوش میں رضیہ کی آنکھیں اور کان بند تھے، اس کا محبوب باہر اس کا منتظر تھا، وہ اس دنیا کو جہاں محبت کی نہیں دولت کی حکمرانی ہو جلد از جلد چھوڑ دینا چاہتی تھی لیکن اس بحث مباحثہ کے درمیان میں ہی نواب بیگم اور ثریا آجاتے ہیں، لیلیٰ رضیہ کے فرار پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتی ہے اور سارا الزام اپنے سر لیتی ہے۔ نواب بیگم لیلیٰ کو گھر سے نکال دیتی ہیں۔

لیلیٰ شاہد کے ویران شبستان کی ملکہ بن کر آجاتی ہے۔ شادی کے کچھ عرصے بعد ہی لیلیٰ کے ہاں ایک بچی پیدا ہوتی ہے حُسنا۔

شاہد اپنی بیوی لیلیٰ پر شک کرتا ہے کہ وہ کسی غیر مرد کی محبت کا دم بھرتی ہے اور ایک روز اس کا شک یقین میں بدل جاتا ہے جب وہ باغ میں اپنی بیوی کو کسی اور شخص کو رخصت کرتے دیکھتا ہے۔ شاہد کی محبت کو ایک زبردست صدمہ پہنچتا ہے اور فوراً اپنی کم سن بچی حُسنا کو لے کر چلا جاتا ہے —— تھوڑی دیر بعد لیلیٰ کمرے میں آتی ہے تو اسے نہ بچی ملتی ہے اور نہ شاہد۔ ہاں ایک خط اُسے ضرور ملا جس میں لکھا تھا کہ "شک آج یقین میں بدل گیا ہے، بچی کا پیچھا کیا تو اسے زندہ نہ پاؤ گی" لیلیٰ اپنے گاؤں واپس لوٹ گئی۔

شاہد کچھ عرصہ بعد اچھا ہو جاتا ہے، ہمایوں مرزا اس بات پر بضد ہیں کہ شاہد ان کی سالی سے شادی کرے تاکہ حُسنا کی دیکھ بھال اچھی طرح ہو سکے۔ اسی منصوبے کے تحت وہ ایک روز شاہد اور حُسنا کو کھانے پر مدعو کرتے ہیں، ہاتھ دھلاتے وقت آیا کے ہاتھ کانپ گئے، شاہد نے دیکھا وہ لیلیٰ تھی، حُسنا نے بھی آیا کو دیکھا اور ایک دیوانگی کا سا عالم اس پر طاری ہو گیا اور وہ خود بخود لیلیٰ سے چمٹ گئی —— لیلیٰ، حُسنا اور شاہد کے دل زور سے دھڑک رہے تھے۔

شاہد گھر لوٹ آیا، کار سے اُترتے وقت کسی نے اس پر گولی چلائی، وہ بچ گیا لیکن وہ شخص پکڑا گیا، وہ گُل تھا لیلیٰ کا بھائی، ایک مفرور قیدی جس کی تلاش میں پولیس سرگرداں تھی۔ گُل نے شاہد کو بتایا کہ میں وہی شخص ہوں جسے تم نے ایک غیر مرد سمجھ کر لیلیٰ پر شک کیا، لیلیٰ چھپے چوری مجھ سے اس لئے ملتی تھی کہ میں ایک مفرور قیدی ہوں، تم سپرنٹنڈنٹ پولیس ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا یہ کہے بہن نے بھائی کو گرفتار کرا دیا —— شاہد کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا۔ وہ ہمایوں مرزا کے گھر میں نوکروں کے کمرے میں لیلیٰ کی تلاش میں گیا۔ لیلیٰ تو مل گئی مگر اس نے ساتھ چلنے سے انکار کر دیا، اسے ڈر تھا کہ اس کی بچی جو اب کافی بڑی ہو گئی ہے اسے آوارہ نہ سمجھے، شاہد لیلیٰ کے بغیر اب نہیں جی سکتا تھا۔ اس نے لیلیٰ کو بتایا کہ وہ اسے دوسری بیوی بنا کر پیش کرے گا اور کسی الگ مکان میں رکھے گا۔ آخر لیلیٰ راضی ہو گئی، حُسنا کو جب دوسری شادی کی خبر ملتی ہے تو اپنی ماں کی قبر پر جا کر بہت روتی ہے اور بیمار ہو جاتی ہے۔ لیلیٰ اب جتنا پیار کرتی ہے حُسنا اتنی ہی دُور بھاگتی ہے۔ اِدھر حُسنا خوش ہے نہ اُدھر لیلیٰ، حُسنا لیلیٰ کو ماں نہیں دشمن سمجھتی ہے اُدھر لیلیٰ اپنی لڑکی کا چین اور سکون لُٹتا دیکھ کر پریشان ہے۔ آخر وہ گھر چھوڑنے کا فیصلہ کرتی ہے۔ وہ شاہد کے نام خط لکھتی ہے کہ "اس کی بیٹی کو کبھی یہ نہ بتایا جائے کہ وہ اس کی ماں ہے، وہ زندگی کے دن تنہائی کے گوشہ میں کہیں گزار دے گی، لیکن بچی کا چین اور سکون پائمال ہوتا نہیں دیکھ سکتی"

لیلیٰ یہ خط شاہد کے کمرے میں رکھ کر جا رہی ہوتی ہے کہ وہ حُسنا کے ہاتھ میں زہر کی شیشی دیکھ کر جھپٹ لیتی ہے، وہ اپنی بچی کو خودکشی نہ کرنے دے گی اور لیلیٰ وہ زہر کی شیشی پی جاتی ہے، اسی وقت شاہد بھی گھر آتا ہے۔ خط پڑھ کر دیوانہ وار کمرے سے باہر آتا ہے تو اسے لیلیٰ ملتی ہے جو چند لمحوں کی مہمان ہے۔ شاہد حُسنا کو خط دے دیتا ہے اور خود لیلیٰ کو اپنے پہلو میں لے لیتا ہے۔ ●●

ہر کام کیلئے قوّت ضروری ہے
اگر آپ کبھی نہ تھکیں تو بہت
زیادہ کام کر سکتے ہیں! آپ اس لئے
تھک جاتے ہیں کہ آپ کے جسم اور دماغ
کو پوری قوت کی کمی ہے اور ان کو
پوری قوت نہ ملنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے
خون میں شکر کا کیمیاوی حصہ
خطرناک حد تک کم ہے۔
گلوکو ویٹا میں خون کے لئے شکر کا
یہ ضروری حصہ اس طرح موجود ہے
کہ وہ فوراً جذب ہو جاتا ہے۔ اور آپ کے
لئے بہت جلد ضروری قوت مہیا کرتا ہے
اور گلوکو ویٹا کے وٹامن اور
معدنی اجزاء آپ کو طاقتور
جوان اور صحت مند بنائے
رکھتے ہیں۔
جب بھی آپکو کوئی کٹھن اور سخت کام
کرنا ہو تو گلوکو ویٹا لیجئے
گلوکو ویٹا
فوری قوت دیتا ہے
کارن پراڈکٹس کمپنی (انڈیا) پرائیویٹ لمیٹڈ
بمبئی ۱ * کلکتہ ۱

آپ کا بچّہ ....

اعداد و شمار مظہر ہیں کہ ایک سال سے تین تک عمر کے سبزی خور بچوں میں گردہ
کی خرابیاں بالکل عام ہیں۔
ہاضمہ کی خرابی، پیٹ کے مروڑ، طحال، چڑچڑاپن، غصّہ اور بھوک نہ لگنا وغیرہ ایسی نشانی ہیں
جن سے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ بچّہ کے گردہ میں خرابی پیدا ہو گئی ہے۔

فوراً جمّی کا سہارا لیجئے

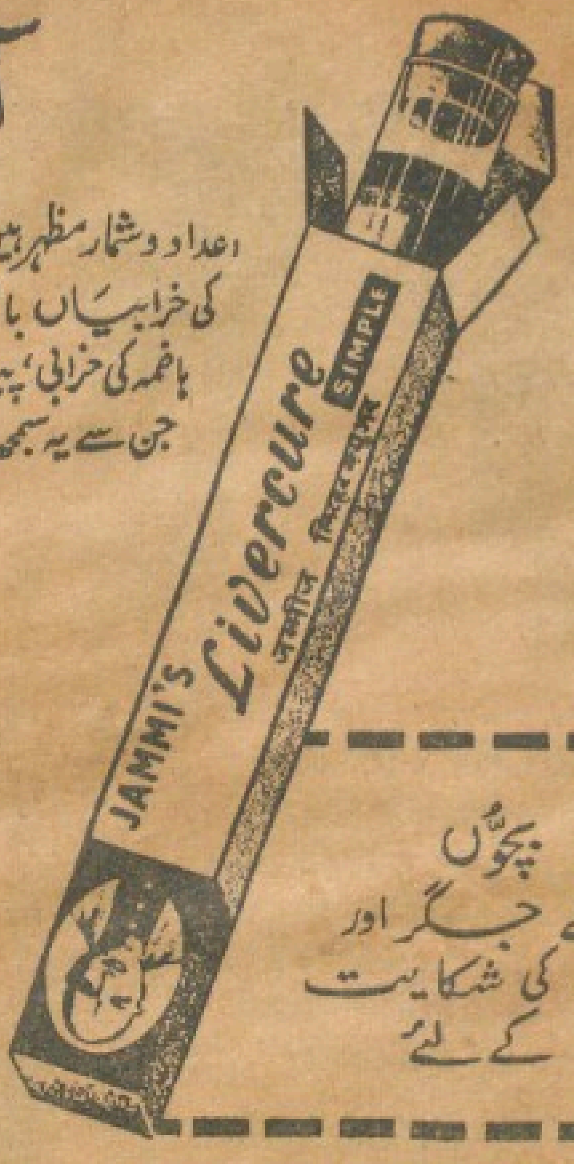

JVZ-13 URDU

بچوں
کے جگر اور
گردہ کی شکایت
کے لئے

جمّی کا
لیور کیور

جمّی وینکٹ رمیہ اینڈ سنس
"جمّی بلڈنگس" مائلاپور۔ مدراس ۴

شاخیں۔ بمبئی: پریکھ بنش، سردار ولا بھائی پٹیل روڈ، اور
کنگس سرکل۔ ساؤن روڈ، کلکتہ: ۱۳۲ ہریسن روڈ، دہلی ۴ اے، کملانگر
لکھنو: جادو ناتھ سانیال روڈ، ناگپور: ۲۴۳ موہن نگر۔

بال
جھڑ رہے ہیں؟

[illegible]

ہر جگہ ملتا ہے۔

[illegible] کے لئے کنسنٹریٹڈ وائٹکس پومیڈ استعمال کیجئے

V.111 U.

وائٹکس
نئے بال اُگاتا ہے

PEARLINE-PARIS PRIVATE LTD
P.O Box 493. Bombay-

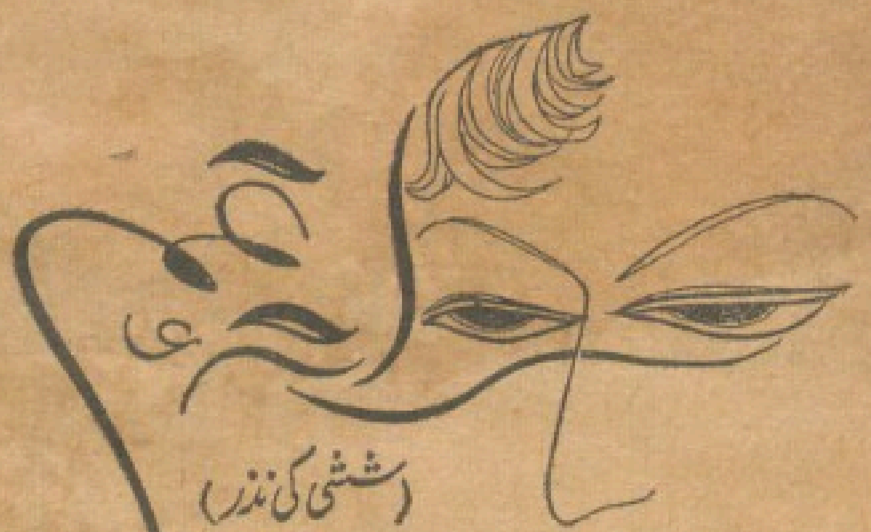

(ششی کی نذر)

نریش کمار شاد

مری کہانی ہے وہ کہانی مرا فسانہ ہے وہ فسانہ
نہ کہہ سکے گی جسے محبت نہ سن سکے گا جسے زمانہ
گھنے اندھیرے میں لے گئی ہے مجھے مری دکھ بھری جوانی
نہ موت کا کوئی راستہ ہے نہ زندگی کا کوئی بہانہ
اُداس ہیں آسماں کے تارے بجھے بجھے ہیں سبھی نظارے
حسیں بہاریں بھی رو رہی ہیں لُٹا ہے یوں میرا آشیانہ
اس ایک ٹوٹے ہوئے سے دل میں تری ہی صورت جھلک رہی ہے
جو آج بدنام ہو چکا ہے جو بدگمانی کا ہے نشانہ
گھنا اندھیرا اُمنڈ رہا ہے، فضا کا سینہ دہل رہا ہے
اُٹھ کے خاموشیوں کے دل میں سِسک رہا ہے مرا ترانہ

بسمل سعیدی

سپردِ زیست میں پاکر سکونِ زندگی میں نے
انہیں کو دے دیا ہے اختیارِ موت بھی میں نے
خدا کی شان ہے اب لن ترانی سن رہا ہوں میں
ترے جلووں کو بخشی تھی کبھی تابندگی میں نے
کچھ ایسی عظمتیں بھر دی ہیں اندازِ پرستش میں
کہ قائم کر دیا ہے اک وقارِ بندگی میں نے
کہاں میں اور کہاں تیری محبت اس طرح لیکن
دیا ہے اپنی ہستی کو فریبِ زندگی میں نے
غرورِ دولتِ دنیا نے کیا کیا غیرتیں دی ہیں
مگر چھوڑی نہ تیرے در کی تو دریوزگی میں نے
چمن سے بے تعلق رہ کے بھی دل پر گری بجلی
چمن کی سمت دیکھی برق جب گرتی ہوئی میں نے
بایں عجز و نیازِ بندگی بھی کچھ یہ عالم ہے
کہ جیسے آستانِ ناز کی توہین کی میں نے
کچھ ایسے لوگ محرومِ خوشی دیکھے ہیں دنیا میں
کہ اپنے حق میں غم کر لی ہے اپنی ہر خوشی میں نے
زمانہ ہنس رہا ہے آج بسمل میرے رونے پر!
نہ جانے کس کے رونے کی اڑائی تھی ہنسی میں نے

حضرات، میں گدھا ہوں، میرا باپ بھی گدھا تھا۔ بارہ بنکی میں سید کرامت علی شاہ کی کوٹھی بننے میں اینٹیں ڈھونے کے ساتھ اخبار اور کتابیں پڑھنے لگا اور عالم فاضل بن کر ہندوستان کی راجدھانی، دہلی چلا آیا۔ یہاں میرا نیا مالک رامو دھوبی تھا، جسے ایک دن دریا پر مگرمچھ نے نگل لیا۔ رامو کی بیوہ کے لئے کچھ امداد حاصل کرنے کی غرض سے میں دفتر دفتر، افسر افسر، مارا مارا پھرا، اور کہیں کام بنتا نہ دیکھ، وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے ملا۔ پنڈت جی مجھ سے بڑے خلوص سے ملے، ملکی اور غیر ملکی سیاست پر بات چیت کی اور رامو کی بیوہ کے لئے انہوں نے مجھے سو روپے بھی دے۔ پنڈت جی کی کوٹھی سے باہر نکلتے ہی مجھے اخبار والوں نے گھیر لیا، میرے انٹرویو لئے، میں نے ایک پریس کانفرنس کو خطاب کیا۔ باہر آتے ہی مجھے سیٹھ روپ چند جو اپنے گھر لے آئے، اور یہ سمجھ کر کہ پنڈت جی سے میں کسی بڑے ٹھیکے کے سلسلے میں ملنے گیا تھا مجھے اپنا پارٹنر بنانے کی پیش کش کرنے لگے۔ میں نے انہیں ٹال دیا۔ مگر وہ میری میزبانی پر مصر رہے۔ ادھر میرے انٹرویو اخباروں میں چھپتے ہی چاروں طرف سے لوگ مجھ سے ملنے آنے لگے۔ میری پوچھ ہونے لگی۔ دہلی میونسپل کمیٹی نے میرا جلوس نکالا اور مجھے استقبالیہ خطبہ پیش کیا۔ سوسائٹی میں میری پوچھ ہونے لگی۔ اب میں بہت بڑا گدھا بن چکا تھا، اتنا بڑا کہ جب میرا پرانا مالک دھنو کمہار میرے میلے کچیلے ماں باپ کو لے کر مجھ سے ملنے آیا، تو میں نے اسے یا اپنے ماں باپ تک کو پہچاننے سے انکار کر دیا۔ بھلا انہیں اپنے ماں باپ مان کر میں اپنی بے عزتی کیسے کرا لیتا؟

ایک گدھے کی سرگزشت

کرشن چندر

نویں قسط

طے ہونا شادی کا سیٹھ من سکھ لال کی بیٹی روپ وتی کی، گدھے کے ساتھ

جب وہ تینوں بدنصیب روحیں کوٹھی سے باہر نکل گئیں۔ تو میری جان میں جان آئی، میں نے کچھ غصے سے اور کچھ واقعی بن کے سیٹھ کی طرف مڑ کے کہا "دیکھئے نا، یعنی دیکھا آپ نے، کس قدر؟" مارے غصے کے مجھ سے بات نہیں کی جا رہی تھی۔

سیٹھ من سکھ لال نے سر ہلا کے اثبات میں کہا "میں سمجھتا ہوں سب سمجھتا ہوں، زمانہ دیکھے ہوئے ہوں شریمان جی۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اس دُنیا میں یہی ہوتا ہے جہاں کسی آدمی نے ذرا بھی ترقی کی، چاہے وہ گدھا ہی کیوں نہ ہو، ——— اور اس سے پہلے اس کا کوئی نہیں ہوتا ——— لیکن جہاں اس نے ذرا بھی ترقی کی فوراً اس کے ماں باپ، دوست ہمدرد رشتے ناطے والے پیدا ہو جاتے ہیں اور طرح طرح سے شجرۂ نسب ملا کے اس سے اپنا رشتہ جوڑنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جانے یہ لوگ برساتی مینڈکوں کی طرح کدھر سے آ جاتے ہیں۔

"ہاں دیکھئے تو!" میں نے اسی طرح غصے میں کہا۔ اندر سے مجھے ذرا بھی غصہ نہ تھا، بلکہ افسوس تھا کہ میں نے اپنے ماں باپ کو اس حالت میں واپس کیوں جانے دیا مگر حالات ایسے تھے کہ مجھے اوپر سے غصہ آنا ہی چاہئے تھا۔

سیٹھ من سکھ لال نے بڑی محبت سے میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور کہنے لگے "چلئے اندر چلئے"۔

ہم دونوں آہستہ آہستہ ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ رہے تھے۔ سیٹھ بدستور اسی محبت سے میری پیٹھ پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور کہتے جاتے تھے "شریمان جی ایک بات تو ہے۔ آپ کو بہت نوعمری میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ آپ کو اگر اپنے ماں باپ نہیں تو کم سے کم ایک ایسی ہستی کی ضرورت ہے جو آپ کا خیال رکھ سکے ———"

"خیال؟" میں پوچھنے لگا۔

"آپ سے محبت کر سکے"

"محبت؟" میری آنکھیں چمکنے لگیں۔

"جو آپ کی روزمرہ کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے آپ کو مسرت اور تازگی بخش سکے"۔

"مسرت؟" یہ مبارک جملہ کدھر سے آ رہا تھا۔

"جو صحیح معنوں میں آپ کی جیون ساتھی بن سکے"۔

"جیون ساتھی؟" میں نے نہایت ہی نرم لہجے میں اپنے آپ سے سوال کیا "ایسی گدھی کہاں مل سکے گی؟"

من سکھ لال ایک لمحے کے لئے ٹھس سے صوفے پر چپ چاپ بیٹھ گئے پھر حوصلہ کر کے میرے قریب آئے، بولے "اب آپ اپنی جاتی بھول جایئے بھول جایئے کہ آپ کبھی گدھے تھے۔ یا گدھوں کے قبیلے سے کبھی آپ کا واسطہ تھا۔ آج سے آپ ایک نئے طبقے میں قدم رکھ رہے ہیں، اک نئے سماج میں

روپ وتی نے میرے کان پر ایک ہلکا سا بوسہ دیا،
چونکہ بوسہ میرے کان پر تھا اس لئے میں یہ نہ دیکھ سکا کہ بوسہ دیتے وقت روپ وتی کے چہرے پر کون سے جذبات کھیل رہے تھے۔

نئی دنیا میں، یہاں کی قدریں کچھ اور ہیں بشر ریان جی اب آپ کل کی بات سوچئے۔ کل جو آنے والا ہے جو گزر گیا اسے بالکل بھول جائیے۔"

"بھول گیا!" میں نے اپنی دونوں آنکھیں چند لمحوں کے لئے بند کر کے انہیں ایک دم کھولتے ہوئے کہا، بھول گیا۔ سیٹھ جی، اب بتائیے آگے کیا ہو۔"

"آپ میری بیٹی سے شادی کر لیجئے۔"

"آپ کی بیٹی سے؟" میں زور سے چیخا۔ اور ایک دم صوفے سے اُٹھ کھڑا ہوا "مس روپ وتی سے؟"

"ہاں، اس میں تعجب کی کیا بات ہے، میری بیٹی پڑھی لکھی — اپ ٹو ڈیٹ — سوشل —"

میں نے بات کاٹ کے کہا "میں آپ کی لڑکی کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھا۔ میں تو اپنے بارے میں سوچ رہا تھا، دیکھئے، میں تو محض ایک گدھا ہوں، جانور ہوں۔ اور آپ لوگ انسان ہیں۔ کتنی مدت کے بعد ایک جانور اور ایک انسان میں — شاید لاکھوں برس کے بعد — شادی کا رشتہ قائم ہوگا۔ مجھے اس وقت بوکیشیو کی 'حسن اور حیوان' کی یاد آ رہی ہے —"

"بوکیشیو کون؟ اسٹاک ایکسچینج والا دلال؟"

"جی نہیں! وہ بیچارہ ایک مصوّر تھا"

"اجی لعنت بھیجو ان مصوّروں پر۔ ہم اس وقت ایک بہت ضروری مسئلہ سے بحث کر رہے ہیں۔ یہاں بوکیشیو کو آپ کیوں گھسیٹ لائے۔"

من سکھ لال نے میرے کانوں سے کھیلتے ہوئے کہا "بس یہ بات آپ مان جائیے۔ اور —"

"مگر —" میں نے پھر جلدی سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "آپ نے اس تجویز کے حسن و قبح پر غور کر لیا ہے؟"

ANN MILLER
Beautiful Star of
Metro-Goldwyn-Mayer
film "THE OPPOSITE SEX"

Look Lovelier Than Ever Before

USE

PAN-STIK *

MAKE-UP

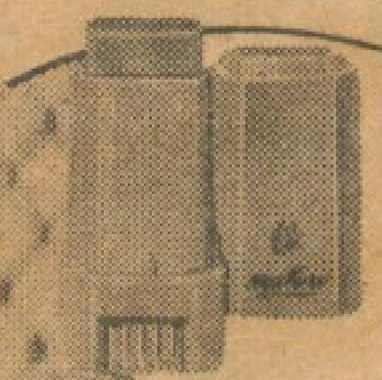

* PAN-STIK (trademark) means Max Factor Hollywood cream-type make-up

- *Creamy make-up in convenient stick form*
- *Keeps its petal - fresh look of perfection for hours.*

Available at all Leading Cosmetic and General Stores

MAX FACTOR
HOLLYWOOD

SOLE AGENTS IN INDIA: ORIENT COSMETICS PRIVATE LTD., MADRAS, BOMBAY, CALCUTTA.

A1PS14

"اچھی طرح!"

"مگر دیکھئے نا، یہ ایک لڑکی کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ آپ روپ وتی سے پوچھے بغیر کیسے یہ رشتہ طے کر سکتے ہیں۔ اسے اس شادی پر کوئی اعتراض تو نہ ہوگا؟"

"نہیں ہوگا۔" من سکھ لال نے اعلان کیا۔ "میں نے اس سے بات کر لی ہے۔"

"باپ رے!" میں حیرت سے چلایا۔ مجھے یقین نہیں آ رہا۔

"آپ خود اس سے بات کر کے اس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔"

"مگر ——"

مگر من سکھ لال نے میری بات نہ سنی۔ اس نے جلدی سے گھنٹی بجائی ایک خادم حاضر ہوا۔ من سکھ لال نے اس سے کہا "بٹیا کو ذرا نیچے بھیج دو۔"

"مگر وہ تو کب کی سونے کے لئے چلی گئی تھیں" یکایک مجھے یاد آیا۔

سیٹھ من سکھ لال مسکرائے، بولے "نہیں وہ جاگ رہی ہیں اور ہماری گفتگو کے نتیجے کا انتظار کر رہی ہیں۔"

میں حیرت سے سیٹھ من سکھ لال کے مونہہ کی طرف دیکھنے لگا۔

اتنے میں ہال کی سیڑھیوں سے مس روپ وتی خراماں خراماں نیچے اترنے لگیں، اس نے گہرے نیلے رنگ کا ایک غرارہ پہن رکھا تھا جس میں سونے کے لہرئے چمکتے تھے، ہلکے آسمانی رنگ کا دوپٹہ اس کے کٹے ہوئے بالوں کے حسن کو دوبالا کر رہا تھا۔ غرارے کے نیچے سے دو خوب صورت پاؤں سیڑھیوں سے نیچے اترتے نظر آ رہے تھے۔ میرا دل بھی اپنی سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا جب وہ میرے بالکل قریب آ گئی تو میرا دل دھک سے رہ گیا۔ اب نیچے جانے کے لئے کوئی سیڑھی نہ تھی۔ میں نے مدد کے لئے ادھر اُدھر دیکھا مگر موقع پا کر سیٹھ بھی اس وقت کھسک گیا تھا۔ اب ڈرائنگ روم میں میں اور وہ بالکل اکیلے تھے۔

میرا جی گھبرا کر گدھے کی طرح ہانکنے کو چاہا، مگر موقع دیکھ کر چُپ ہو گیا۔

"فرمائیے؟" روپ وتی نے اپنے دوپٹے سے کھیلتے ہوئے کہا۔

میں نے گلے کا لعاب حلق سے نیچے نگلا۔ آخر کسی نہ کسی طرح ہمت کر کے پوچھ ہی لیا "کیا یہ سچ ہے؟"

"کیا؟" روپ وتی نے اپنی بڑی بڑی معصوم آنکھیں میری آنکھوں میں ڈالتے ہوئے کہا۔

پاکستانی تصویر ایاز کے ہدایت کار نعمان اور اداکار شاہنواز

"کہ آپ مجھ سے شادی پر آمادہ ہیں؟"

"ہاں!" آواز بہت کمزور اور پیاری سی تھی، میرا جی چاہا کہ مارے خوشی کے ایک دولتی جھاڑ دوں۔ مگر پھر خاموش ہو رہا کہ کہیں بدتہذیب نہ سمجھ لیا جاؤں۔

"مگر دیکھئے ——" میں نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا "آپ نے کیا سب سوچ لیا ہے۔ کہیں آپ کو بعد میں پچھتانا نہ پڑے۔ آپ دیکھ رہی ہیں کہ میں ایک گدھا ہوں۔"

"شوہر کو ایسا ہی ہونا چاہئے" روپ وتی فیصلہ کن لہجے میں بولی۔

"مگر لوگ کیا کہیں گے، سیٹھ من سکھ لال کا داماد ایک گدھا ہے۔ اتنے بڑے آدمی کا داماد۔۔۔۔؟"

"میں نے اکثر بڑے آدمیوں کے داماد ایسے ہی دیکھے ہیں۔ وہ جتنے گدھے ہوں اتنے ہی کامیاب رہتے ہیں اور بڑے بڑے عہدوں پر فائز کئے جاتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ گدھے ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ بڑے آدمیوں کے داماد ہیں۔ کسی بڑے آدمی کے داماد کے لئے عقل مند ہونا ضروری نہیں اس کی ترقی کے لئے یہی امر کافی ہے کہ وہ ایک بڑے آدمی کا داماد ہے"

میری آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ نئے سماج کے اصول

ایک گدھے کی سرگذشت

اوم پرکاش ،کاش پوچھ کر تڑ ماکیا ہے

اب آہستہ آہستہ میری سمجھ میں آ رہے تھے "مگر ——" میں نے ایک اور اعتراض کرتے ہوئے کہا "دنیا آپ کو کیا کہے گی کہ آپ نے جان بوجھ کر ایک گدھے سے شادی کی۔ جب آپ کو اپنی برادری میں ایک سے ایک بڑھیا رشتہ مل سکتا ہے۔"

"یہ تو میری مرضی ہے اور اس میں کسی دوسرے کو بولنے کا کوئی حق نہیں" روپ وتی نے تیز لہجے میں کہا "پھر میں کون سا تم سے سب کے سامنے شادی کر رہی ہوں۔ شادی تو بالکل خفیہ ہوگی"

"خفیہ؟"

"ہاں، اور شادی کے بعد تم اصطبل میں رہو گے، اور میں اپنی کوٹھی میں"

"میں اصطبل میں۔ تم کوٹھی میں؟"

"ہاں، لیکن اپنے اصطبل میں تمہیں زندگی کی تمام راحتیں میسر ہوں گی۔ عمدہ چارہ۔ عمدہ بستر، بہترین خدمت گزار اور سائیس، اور ایک ٹیلی فون جس پر تم کبھی کبھی مجھ سے بات بھی کر لیا کرو گے۔"

"ٹیلی فون پر؟"

"ہاں۔ اور کبھی کبھی خاص موقعوں پر تم مجھے ڈرائنگ روم میں پاپا کے سامنے دیکھ بھی لیا کرو گے۔ مگر ان خاص موقعوں کے علاوہ تم کوٹھی میں کبھی نہیں آسکو گے۔"

"اور گھومنے پھرنے کے لئے کیا ہوگا۔ شوہر اور بیوی، میں دیکھتا ہوں، اکثر اکٹھے چہل قدمی کو نکلتے ہیں"

"ہم بھی جائیں گے" روپ وتی آہستہ سے بولی "مگر اس طرح کہ تم میرے ساتھ ہو گے اور تمہاری پیٹھ پر زین کسی ہوگی تاکہ لوگ تمہیں دیکھ کر یہ سمجھیں کہ تم میرے گدھے ہو، میرے شوہر نہیں ہو۔"

"جی بہت بہتر" میں نے ابھی سے زین کو اپنی پیٹھ پر محسوس کیا۔

وہ بولی "اور ایک بات اور ہے، تمہاری چیک بک میرے پاس ہوگی اور وہ پچیس کروڑ روپے والا کھاتہ بھی میرے نام ——"

"کون سا پچیس کروڑ والا ——"

روپ وتی بولی "میں اس ٹھیکے کے بارے میں سب جانتی ہوں۔ جس کی بات ہمارے وزیر اعظم سے کر آئے ہو، اس لئے بنو نہیں۔"

"مگر دیکھئے آپ کو سخت غلط فہمی، میرا مطلب وہ بات یوں ہے کہ میں دراصل ——"

"بس اب معاملے کو زیادہ چھپانے کی کوشش نہ کرو" روپ وتی نے بات کاٹ کے کہا "میں کچھ نہیں سننا چاہتی۔ وہ چیک بک اور وہ کھاتہ میرے نام رہے گا۔"

"مگر.....!" میں نے بات سمجھانے کی کوشش کی۔

اس نے فوراً کہا "اب رات زیادہ ہو چکی ہے ڈارلنگ، اب جا کے اصطبل میں سو جاؤ، گوڈ نائٹ۔"

روپ وتی نے میرے کان پر ایک ہلکا سا بوسہ دیا۔ چونکہ بوسہ میرے کان پر تھا، اس لئے میں یہ نہ دیکھ سکا کہ بوسہ دیتے وقت روپ وتی کے چہرے پر کون سے جذبات کھیل رہے تھے۔

میری آنکھوں میں آنسو آ گئے میری آواز بھرا گئی میری چاروں ٹانگیں فرطِ مسرت سے تھر تھر کانپنے لگیں۔ میں نے جذبات سے گلوگیر آواز میں کہا "روپو، میری روپو!"

وہ بولی "دھبڑو! میرے پیارے دھبڑو!"

میں فرطِ جذبات سے بے قابو ہو کر ہانک لگانے والا ہی تھا کہ اتنے میں میں نے اپنے گلے میں چاندی کی رسّی کا پھندا محسوس کیا۔ میں نے دیکھا

ایک بڈھا سائیس ہے اور بڑے مؤدب طریقے سے میرے گلے کی رسی کو آہستہ آہستہ جھٹکا دے کے گویا مجھے اصطبل کی طرف لے جانے کی کوشش کر رہا ہے، مجھے اپنی طرف مڑتے ہوئے دیکھ کر بولا "حضور، اب چلئے"۔

ہال کی سیڑھیوں کے بیچ میں روپ وتی رُکی، مُڑی، مُڑ کر میری طرف دیکھ کر مسکرا دی، بولی "جاؤ اب سو جاؤ۔ کل تمہیں مقابلۂ حسن کا فیصلہ کرنے کے لئے ولنگڈن جانا ہوگا"۔

وہ اپنی انگلیوں کو اپنے ہونٹوں تک لے گئی۔ اور دور سیڑھیوں سے ایک ہوائی بوسہ اس نے میری طرف پھینکا اور پھر آہستہ سے کہا "دھڑو!"

اس کے بعد وہ جلدی جلدی سیڑھیاں چڑھ کے اوپر کے برآمدے میں غائب ہوگئی۔

سائیس مجھے بادلِ ناخواستہ کھینچ کر اصطبل میں لے گیا۔

روپ وتی سیڑھیوں سے تیز تیز اوپر چلتی ہوئی برآمدے میں پہنچی۔ وہاں سے دوڑتے دوڑتے وہ سیدھی اپنی خواب گاہ میں گھس گئی جہاں اس کا باپ اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اندر جاتے ہی وہ اپنے باپ کی طرف مڑ کر کہنے لگی "آپ کا کام میں نے کر دیا ہے۔ اس سے میں نے شادی کے لئے ہاں کر دی ہے"

اس کے بعد وہ بستر پر گر کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

سیٹھ من سکھ لال نے اپنی بیٹی کے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔ بڑے پیار سے بولا "گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے، اپنے مطلب کے لئے گدھے کو بھی دو منٹ کے لئے اپنا شوہر بنانا پڑتا ہے۔ وہ ٹھیکہ ہاتھ میں آتے ہی میں سب ٹھیک کر لوں گا۔ ذرا سوچو تو روپ وتی پچیس کروڑ۔ پچیس کروڑ کے ٹھیکے میں کم سے کم دس کروڑ تو اپنا ہوگا۔ میرا، بلکہ تمہارا، ان دس کروڑ روپوں سے تم دنیا کا اہم ترین اور خوب صورت ترین شوہر اپنے لئے خرید سکتی ہو"

سیٹھ من سکھ لال نے کہا "اس وقت ہم اس گدھے کی مٹھی میں ہیں لیکن وہ پاس بک اور چیک بک تمہارے نام ہو جانے پر پھر وہ ہماری مٹھی میں ہوگا"۔

روپ وتی اپنے آنسوؤں کے بیچ میں یکایک مسکرا اُٹھی۔ اس کی فتح مند مسکراہٹ اپنے باپ کی فہم و فراست کی داد دے رہی تھی۔

باپ نے اس کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا "گھبراؤ نہیں اب جا کے آرام سے سو جاؤ۔ میں سب ٹھیک کر لوں گا"۔

اپنی بیٹی کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے سیٹھ من سکھ لال خواب گاہ

اداکارہ نمی : دیا جلے ساری رات

سے باہر نکل گیا۔

جانا گدھے کا ولنگڈن کلب میں،
اور صدارت کرنا مقابلۂ حسن کی
اور گھر جانا جھرمٹ میں
عشوہ طراز حسینوں کے
(شمع، فروری ۱۹۵۷ء میں)

دو لاکھ روپے کے نقد انعامات
شمع معمہ نمبر ۹ کے ذریعے حاصل کیجئے

سیزرز
سگریٹ
"SCISSORS"
CIGARETTES
SPECIAL
SCISSORS
W.D.&H.O.WILLS.
W.D.&H.O.WILLS,
BRISTOL & LONDON.
"SCISSORS"
W.D. & H.O.WILLS
SCISSORS
SG/243

ایک اسکول مسٹریس

پریم وار برٹنی

کبھی سنجیدگی سے تو نے سوچا ہی نہیں شاید ترا ہی خون ہے تیری خوشی کے آبگینے میں
جھلس ڈالا ہے شعلوں نے بہاروں کے تبسم کو ہزاروں زخم پوشیدہ ہیں ارمانوں کے سینے میں

روایت کے اندھیرے میں بھٹکتی ہیں تمنائیں زمانہ مسکراتا ہے ترے غم کی کہانی پر
تو بہلاتی ہے اپنے دل کو مصنوعی بہاروں سے یہ تیری زندگی خود طنز ہے تیری جوانی پر

اندھیری مانگ سے پھوٹی نہیں سیندور کی کرنیں گھنی ظلمت کے گھیرے میں ترا بے نور چہرہ ہے
ترستا ہے کنوارا جسم ملبوسِ عروسی کو تری قسمت میں شہنائی کا نغمہ ہے نہ سہرا ہے

خرد بھی ناخدا بن کر سہارا دے نہیں سکتی تلاطم موجزن ہے تیری ہستی کے سفینے میں
تو وہ روداد ہے جس کے لئے عنواں نہیں ملتا تو وہ فریاد ہے جو گھٹ گئی اپنے ہی سینے میں

ترے ماحول نے تیری جوانی کے تقاضوں کو فقط اپنی ضرورت کے لئے قربان کر ڈالا
خزاں کے زہر میں ڈوبی ہوئی تنہائیاں دے کر ترے جذبات کے گلزار کو ویران کر ڈالا

زمانے کے ستم سہنا تری عادت سہی لیکن تو کب تک مسکرا کر درد کو دل میں چھپائے گی
گزر جائے گی جب تیری جوانی خضرِ منزل سے تری قسمت ترے ماحول پر آنسو بہائے گی

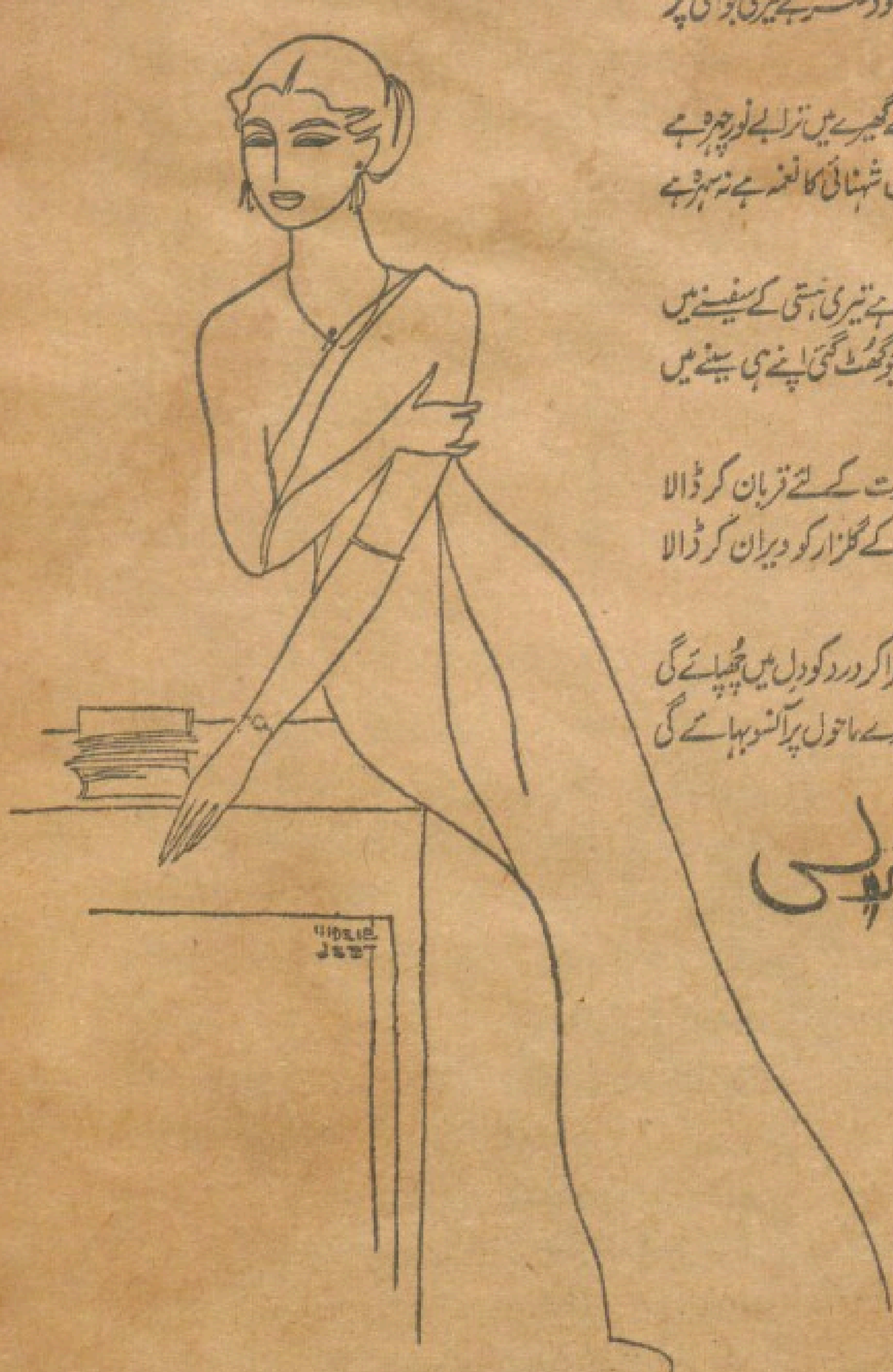

پاشی اور داشی

م۔م۔ راجندر

سمن میں اپنے ہاتھ سے کمانے کا جذبہ تھا، وہ اپنے گھر کے ماحول کی تنگ حدوں سے اکتا گئی تھی اور کھلی فضا میں چھلانگ لگانا چاہتی تھی....

سمن نے جب میٹرک پاس کیا تھا۔ اُسے نوکری کی دھن سمائی ہوئی تھی۔ اس کی اپنی گلی کی کئی لڑکیاں مختلف دفتروں میں کام کرتی تھیں اور انہیں اچھے اچھے لباسوں میں سائیکلوں پر آتا جاتا دیکھ کر سمن کے دل میں ایک سوئی ہوئی خواہش جاگ اُٹھتی۔ اسے محسوس ہوتا کہ ان لڑکیوں کی زندگی بڑی ہشاش بشاش ہے اور یہ بات ان کے دمکتے چہروں، مسکراتے ہونٹوں اور نشیلی آنکھوں سے صاف ظاہر تھی اور وہ حسرت بھری نظروں سے ان لڑکیوں کی طرف دیکھتی اور اپنی ماں سے نوکری کرنے کی اجازت مانگتی وہ یہ بات اپنے پتا سے کہتی ہوئی جھجکتی تھی۔ کیونکہ وہ لڑکیوں کو زیادہ آزادی دینا بُرا سمجھتے تھے اور ان کے نوکری کرنے کے خلاف تھے۔ اس لئے وہ اپنی ماں کے ہی سر ہوتی۔ اس کی ماں نے دو مرتبہ اس کے پتا سے ذکر بھی کیا مگر وہ نہ مانے ان کا کہنا تھا کہ وہ کسی لڑکے کی تلاش میں ہیں اور دو چار مہینے میں ہی سمن کی شادی کی ذمہ داری سے فارغ ہونا چاہتے ہیں۔

مگر سمن کے دل کی اُمنگ نہیں بجھی وہ ماں پر زور ڈالتی رہی اور کامنی اور رجنی کی مثالیں دیتی جو اچھے گھروں کی لڑکیاں ہوتے ہوئے بھی دفتروں میں نوکر تھیں۔ دراصل سمن سماجی طور پر بھی اپنے آپ کو کچھ کٹا ہوا سا محسوس کر رہی تھی۔ گھر میں صرف اس کی چھوٹی بہن تھی جو عمر میں زیادہ فرق ہونے کی وجہ سے اس کی سہیلی نہیں بن سکتی تھی۔ کامنی اور رجنی جب سے نوکر ہوئی تھیں کچھ مغرور سی ہو گئی تھیں اور وہ سمن سے شاذ ہی بولتیں۔ ریکھا اور سروج اس کی سہیلیاں ضرور تھیں مگر اس کی ہموار زندگی میں کوئی شکن نہ ڈال سکیں۔ وہ کم پڑھی لکھی تھیں اور اُن کا کام ہر وقت کسی کا سوئٹر بُننا یا کچھ کاڑھنا ہوتا ان کی باتوں میں کچھ رنگینی نہیں تھی اور سمن انہیں اپنے معیار سے کہیں کم سمجھتی تھی۔

اپنی زندگی کو زیادہ دلچسپ بنانے کے علاوہ سمن میں اپنے ہاتھ سے کمانے کا جذبہ بھی تھا، یوں تو اُس کے پتا کی پنشن معقول تھی اور گھر میں کوئی تنگی نہیں تھی۔ مگر وہ خود کمانے کی تحریک کو محسوس کرنا چاہتی تھی۔ وہ اس خوشی کو، اس دمک کو پانے کی خواہشمند تھی جو کامنی اور رجنی کے چہروں کا زیور تھی وہ گھر کے ماحول کی تنگ حدوں سے اکتا گئی تھی اور کھلی فضا میں چھلانگ لگانا چاہتی تھی

اس کی عمر کوئی اٹھارہ سال کی تھی اور اس کے سینے میں کئی انجانے جذبوں نے جنم لے لیا تھا۔ وہ ان جذبوں کی ہلکی سی تحریک کو محسوس کرتی اور اس کا انگ انگ ناچ سا اٹھتا۔ وہ ابھی سکول کے آزاد ماحول میں سانس لے کر اس چار دیواری میں گھُٹ گئی تھی۔ اگرچہ وہ کبھی باقاعدہ اسکول میں نہیں پڑھی تھی مگر اپنی میٹرک کی تیاری کے لئے وہ بیلا روڈ پر روز میری کالج میں داخل ہو گئی تھی۔ جو پنجاب کے ایک شرنارتھی جوڑے نے چلا رکھا تھا اور جہاں اس نے پہلی مرتبہ دبی دبی نظروں اور متزلزل مگر محتاط قدموں سے ایک وسیع اور رنگین ماحول کا احساس کیا تھا اسے اب میٹرک پاس کئے تین مہینے ہو گئے تھے اور یہ عرصہ بڑی بے قراری میں گزرا تھا مگر اس کے پتا نے اُسے آگے پڑھایا نہ ٹائپ سیکھنے دیا۔

ایک روز جب وہ اپنے دروازے میں کھڑی تھی تو اس کی کامنی سے کچھ باتیں ہو گئیں۔ اس نے کامنی سے پوچھا کہ اس کے دفتر میں کوئی جگہ خالی ہے اور اُسے پتہ لگا کہ سرکاری دفتروں میں بغیر ٹائپ جانے نوکری ملنا بڑا مشکل ہے کامنی نے اسے مشورہ دیا کہ وہ ٹیلیفون ایکسچینج میں آپریٹر بننے کی کوشش کرے جس کے لئے کسی خاص تجربہ کی ضرورت نہیں تھی۔ سمن کامنی سے باتیں کرکے اپنی ماں کے پاس گئی۔ اس کے چہرے پر اُداسی کی ایک چھایا تھی اور اس سے ماں نے بڑے پیار سے پوچھا کہ کامنی کیا کہہ رہی تھی۔ سمن کی ماں سمن کو بڑا چاہتی تھی اور اس کے سینے میں ماں کا کمزور دل تھا اور وہ سمن کی یہ بات مانتی تھی کہ آج کل سب ہی پڑھی لکھی لڑکیاں نوکری کر رہی تھیں اور اگر پڑھائی کا کچھ فائدہ نہیں اُٹھایا تو پھر پڑھائی سے کیا حاصل اس نے سمن سے وعدہ کیا کہ وہ اس کے پتا سے ایک دفعہ پھر کہے گی

سمن کے پتا پہلے تو ناراض ہوئے مگر سمن کی ماں اپنی بات کہتی رہی اس نے کامنی رجنی اور شوبھا کی مثالیں دیں۔ شوبھا تو ان کے بھائی ہی کی لڑکی تھی اس کے علاوہ سمن کی ماں نے بتایا کہ یہ تیسرا لڑکا ہاتھ سے چھٹا تھا۔ آج کل لڑکوں کے بڑے دماغ ہو گئے تھے اور پتہ نہیں سمن کے لئے کتنی دیر میں لڑکا ملے۔ لڑکی کو خالی بٹھانا بھی ٹھیک نہیں نوکری میں فائدہ بھی تھا اور لڑکی کا جی بھی

لگ جائے گا۔ سمن کے پتا کچھ دیر سوچتے رہے۔ سمن کی ماں کی اس بات میں بڑی جان تھی اور وہ کچھ ڈھیلے پڑ گئے۔ مگر انہوں نے ساری اونچ نیچ سمجھا کر فیصلہ سمن کی ماں پر چھوڑ دیا!

وہ دن سمن کے لئے بڑی ہی خوشی کا تھا۔ اس نے اسی روز ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں ملازمت کے لئے درخواست دے دی اور اپنے کپڑوں وغیرہ کا جائزہ لے کر انہیں ایسا اکٹھا کرنا شروع کر دیا جیسے وہ نوکر بھی ہو گئی ہو اور کل سے دفتر جائے گی! وہ بار بار دروازے میں کھڑی ہوتی اور کئی مرتبہ اس کے جسم میں ایک دل کش کمان پیدا ہوئی۔ اس نے ماں کو بتایا وہ شروع میں تو بس سے جائے گی مگر اپنی پہلی تنخواہ سے سائیکل لے لے گی۔ اسے سائیکل چلانے کا بڑا شوق تھا اور کئی سال ہوئے وہ سائیکل چلانا سیکھ چکی تھی۔

وحیدہ رحمان (بائیں طرف) اور کم کم: دو مسافر ایک منزل

تین چار دن ہوگئے مگر اس کی درخواست کا جواب نہیں آیا۔ نہ اتنی جلدی آ سکتا تھا۔ مگر سمن کی بے تابی زیادہ تھی اور وہ کامنی سے پوچھنے گئی۔ کامنی نے اُسے شیلا سے ملنے کو کہا جو خود بھی ایکسچینج میں ملازم ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ سیدھی شیلا کے پاس گئی مگر شیلا نے اُسے ایک عجیب بات بتائی۔ اس کا کہنا تھا کہ ایکسچینج میں ملازمت کے لئے کوئی بھی شریف لڑکی کوشش نہیں کر سکتی اور محض عرضی بھیج دینے سے تو وہاں کچھ نہیں ہو سکتا۔ سمن کو اس نے کئی ایسی باتیں بتائیں جن کو سن کر سمن کے دل میں ایکسچینج کی نوکری کے لئے سخت نفرت پیدا ہو گئی اور وہ بہت مایوس ہو کر گھر لوٹی۔

سمن کچھ دنوں تک انتظار کرتی رہی اور اس عرصے میں اس کی مایوسی کچھ کم ہوئی۔ وہ شیلا کی بات پر بالکل یقین کر کے پست ہمت ہونا نہیں چاہتی تھی۔ اُس نے سوچا کہ ممکن ہے ٹیلیفون ایکسچینج کا ماحول اتنا ہی خراب ہو جتنا شیلا نے اُسے بتایا ہے مگر ہر شعبے اور محکمے میں ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ بہر حال اس سلسلے میں اُس نے اپنی مایوسی کا اظہار اپنی ماں سے نہیں کیا۔ اس کے علاوہ اس کے دل میں یہ بھی خیال پیدا ہوا کہ شاید شیلا کا تجربہ سب لڑکیوں کا تجربہ نہ ہو۔ مگر ایک روز جب اُسے اپنی عرضی کا جواب ایک چھپی ہوئی چٹھی کی صورت میں مل گیا ایکسچینج میں کوئی جگہ خالی نہیں تو اس کی گہری مایوسی لوٹ آئی۔ بالکل یہی بات شیلا نے اُسے بتائی تھی اور اُسے

بائیں اور دائیں

شیلا کی بات پر یقین سا ہونے لگا جب اس کے چند روز بعد ہی مسٹر جیکب کی دونوں لڑکیاں مختلی اور فلورنس جو بہت بدنام تھیں ایکسچینج میں نوکر ہوگئیں!

سمن کی سوچ کی راہ میں ایک وقفے کی منزل آ پہنچی۔ مگر گھر کے سونے پن اور اس کے جذبات میں ہم آہنگی نہیں تھی۔ اُسے نوکری کی بڑی چاہ تھی جس میں شاید چھپے طور پر اس کی آزادی کی حس کا ایک بڑا عنصر تھا اُسے کچھ شکست کا احساس ہوا کہ اُسے کوشش کے باوجود ملازمت نہ مل سکی اس نے ایکسچینج کے علاوہ ایک دو دفتروں میں بھی عرضی دی تھی مگر کوئی جواب نہیں آیا تھا۔ وہ ہر روز اخبار میں "ضرورت ہے" کا کالم پڑھنے لگی ایک روز اُسے اخبار میں یہ کالم نظر آیا۔

"ایک ہوٹل میں کاؤنٹر پر کھڑا ہونے کے لئے ایک خوبصورت پھرتیلی اور چست لڑکی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول۔ سابقہ تجربہ ضروری نہیں۔"

اُس نے اس اشتہار کو پھر پڑھا۔ ہوٹل میں کاؤنٹر پر کھڑے ہونے کے لئے تو تیاجی کبھی نہ مانیں گے، اس نے دل میں سوچا "ایک خوبصورت، پھرتیلی اور چست" اس نے ان لفظوں کو ایک دفعہ پھر پڑھا "خوبصورت اور پھرتیلی" یہ دونوں لفظ اُسے کھٹکے۔ بلاشبہ چست لڑکی ایک سست لڑکی سے بہتر ہوگی مگر خوبصورتی اور پھرتی اس کام میں کیسے مدد کریں گی، وہ محض دلچسپی کے لئے سوچنے لگی "سابقہ تجربہ ضروری نہیں" ان لفظوں کو پڑھ کر وہ مسکرائی تو گویا صرف ایک خوبصورت لڑکی کی ضرورت ہے! وہ یہ جان کر محظوظ ہوئی کہ صرف خوبصورتی اور جنس کی بنا پر ایک لڑکی ملازمت پا سکتی ہے —— اور پھر حیرت اور ندامت کے ملے جلے ایک شدید جذبے نے اُسے جکڑ لیا۔

کچھ وقفے کے بعد اس نے پھر اخبار اٹھایا اور باقی کے اشتہارات پڑھنے لگی۔ آخر میں ایک اشتہار تھا:

"ہمیں کچھ میٹرک پاس لڑکیوں کی ضرورت ہے۔ چھ مہینے کی ٹریننگ کے دوران تنخواہ اسی روپے ماہوار کامیاب ٹریننگ کے بعد دو سو روپے ماہوار تک۔ لڑکیاں بائیس سال سے کم اور چست ہونی چاہئیں۔"

یہ ایک لیمیٹڈ کمپنی تھی اور سمن کو یہ اشتہار زیادہ جاذب نظر آیا۔ اس اشتہار کے لفظوں میں بھی اُسے کوئی عجیب بات نظر نہیں آئی۔ چست تو عورت اور مرد دونوں ہی ہونے چاہئیں مگر یہ بائیس سال سے کم عمر کی کیا قید تھی؟ اس نے سوچا مگر اسے یاد آیا کہ مردوں کے لئے بھی ملازمت حاصل کرنے کے لئے عمر کی روک ہوتی ہے اور وہ مطمئن ہوگئی اُس نے درخواست بھیجنے کی بجائے خود ملنا زیادہ مناسب سمجھا اور اُس نے اس کمپنی کا پتہ کاغذ پر نوٹ کر لیا۔ اُس نے پچھلے کالم پر پھر نظر

ٹھنڈی سفید بریل کریم سے
آپ کے بال زیادہ چمکیلے اور زیادہ سیاہ دکھائی دیتے ہیں

رامچندر، ٹسٹ کرکٹ کے مشہور ہندوستانی کھلاڑی، دوسرے کامیاب لوگوں کی طرح بریل کریم ہی استعمال کرتے ہیں۔ بریل کریم سے ان کے بال زیادہ کالے اور چمکیلے دکھائی دیتے ہیں۔

* بریل کریم میں ملتے ہوئے خالص تیل شامل ہیں اور اس کے استعمال سے بال زیادہ چمکیلے اور زیادہ سیاہ نظر آتے ہیں۔ روزانہ اپنے سر میں بریل کریم کی مالش کیجئے۔ یہ آپ کے سر کو ہوا سے محفوظ نیز بالوں کو صاف اور مضبوط رکھے گی۔

* بالوں کو اچھی طرح سنوارنے کے لئے تھوڑی سی بریل کریم ہی کافی ہوتی ہے۔ اسی لئے اس کی ہر شیشی بہت دنوں تک چلتی ہے۔ آج ہی ایک شیشی خریدیئے۔

BRYLCREEM بریل کریم

..کامیاب لوگوں کی پسندیدہ!

پھیپھڑوں
کی کھانسی
کو آرام پہنچانے
کے لئے

پیپس لیجئے

کھانسی، سردی، گلے کی خراش، زخروں کا ورم اور انفلوئنزا خطرناک بیماریاں ہیں۔ پیپس کے ذریعے ان تمام بیماریوں کو دور کیجئے۔ پیپس کے شفا بخش دواؤں کے ست فوراً کھانسی کو روک دیتے ہیں، ورم کو دور کر دیتے ہیں، خطرناک جراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں اور گلے اور پھیپھڑوں کو آرام پہنچاتے ہیں۔ ڈاکٹر پیپس کی سفارش کرتے ہیں

اسے بچے اور بڑے دونوں استعمال کر سکتے ہیں۔ پیپس میں کوئی خطرناک دوا شامل نہیں ہوتی۔

PEPS

پیپس گلے اور سینہ کیلئے
جراثیم کش ٹکیاں

FPY-42

ڈسٹری بیوٹرز برائے دہلی :- ایم جی شہانی اینڈ کمپنی (دہلی) پرائیویٹ لیٹڈ. کناٹ پلیس. نئی دہلی

بالکل نئی جیسی!

یہ ٹاٹا کے

۵۰۱ اسپیشل صابن

سے دھوئی گئی ہے

بچیوں کی چھوٹی چھوٹی دلکش فراکوں کی حفاظت کیجئے! اُنہیں ٹاٹا کے ۵۰۱ اسپیشل صابن سے دھوئیے۔ اس سے وہ زیادہ دنوں تک بالکل نئی جیسی دکھائی دیں گی۔ یہ عمدہ صابن کپڑوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔

سو فیصدی بھارتی
سرمایہ
انتظام
مزدوری

TS. 3495 (a)

دو ڈھائی اور ہوٹل کا پتہ بھی نوٹ کر لیا۔

اسی روز شام اس نے اپنی ماں اور پتا سے لیڈ کمپنی والے اشتہار کا ذکر کیا اور اُن سے جانے کی اجازت لے لی اگلے روز اس نے اپنا میٹرک کا سارٹیفکیٹ نکالا اور پرس میں رکھ لیا اُس نے اسی روز اپنا بہترین لباس پہنا اور اپنی صفائی کی طرف غیر معمولی دھیان دیا اس نے آئینے میں جھانکا وہ واقعی خوبصورت لگ رہی تھی۔ آنکھوں میں کاجل کے ہلکے ڈوروں کے سوا، اس کے چہرے پر اور کوئی آرائش نہ تھی وہ ایک اطمینان اور بھروسہ لئے باہر نکلی اور تیزی سے بس کے اڈے کی طرف بڑھ گئی۔

"سارنگ اینڈ کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹیڈ کا دفتر اوپر تھا سمن جھجکتی ہوئی اوپر چڑھی۔ باہر سٹول پر ایک چپراسی بیٹھا تھا وہ سمن کو دیکھتے ہی اٹھا اور اسے برآمدے میں پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھنے کو کہا اُسے شاید پہلے سے ہدایت ملی ہوئی تھی کیونکہ اُس نے سمن سے درخواست اندر پہنچانے کے لئے مانگی۔ سمن نے اشتہار کا حوالہ دے کر ایک کاغذ پر اپنا نام لکھ دیا جو چپڑاسی نے اندر پہنچا دیا سمن کو بیٹھے ہوئے چند منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ ایک نہایت خوش شکل چست وردی رنگین سکرٹ پہنے داخل ہوئی اس لڑکی نے اپنے چہرے پر بھاری میک اپ کیا ہوا تھا اور اس کے بال ایک چھوٹی سی ٹوکری کی شکل میں گردن کے اوپر پڑے تھے۔ جب اس لڑکی نے بھی چپراسی کو اپنی درخواست دی تو سمن سمجھ گئی کہ یہ بھی ایک امیدوار ہے اس لڑکی نے سمن کی طرف ایک چھلتی سی غیر دلچسپ نظر ڈالی اور اپنے بالوں کو ہاتھوں سے محسوس کرتی ہوئی ایک کونے میں جا کھڑی ہوئی۔ کوئی گیارہ بجے چپراسی نے سمن کو بلایا۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اور وہ جھجکتی ہوئی "صاحب" کے کمرے میں داخل ہوئی ایک بہت بڑی میز کے پرے، ایک ادھیڑ عمر کا تقریباً گنجا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کی آنکھوں پر سنہری فریم کا چشمہ تھا اور اس نے ایک ہلکی رنگ کا کھدر کا کرتہ پہنا ہوا تھا۔ وہ اپنے بشرے سے کافی امیر معلوم ہوتا تھا۔

"بیٹھئے" وہ انگریزی میں بولا "آپ کا نام سمن ہے"

"جی ہاں" سمن نے آہستہ سے کہا۔

اس نے ایک دو منٹ تک سمن کی طرف غور سے دیکھا حتیٰ کہ سمن نے نظریں جھکا لیں پھر جیسے وہ ٹھیک طرح دیکھ نہ سکا ہو اس نے چشمہ اتار کر دیکھا اور پھر چشمہ لگا کر بولا "آپ صرف میٹرک ہیں"

"جی ہاں۔ آپ نے میٹرک لڑکیاں ہی مانگی ہیں"

"ٹھیک ہے۔ لیکن کیا آپ انگریزی روانی سے بول سکتی ہیں؟"

[illegible]

"زیادہ روانی سے تو نہیں مگر کام چلا سکتی ہوں۔ میں نے ابھی میٹرک کیا ہے"

"بات یہ ہے" وہ آگے کو جھک کر بولا "ہمیں لڑکیاں فیلڈ ورک کے لئے چاہئیں۔ اس لئے امیدوار کو غیر معمولی طور پر پھرتیلا اور فر فر انگریزی بولنے والا ہونا ضروری ہے۔ آپ میں تو ابھی جھجک ہے"

"لیکن آپ کی ٹریننگ اور کچھ تجربے کے بعد میں سیکھ جاؤں گی"

"معاف کیجئے آپ کچھ گھریلو ٹائپ ہیں۔ آپ شاید میک اپ سے بھی احتراز کرتی ہیں۔ جب تک ہماری سیلز گرلز اعلیٰ میک اپ اور زرق برق کے ساتھ کام نہیں کریں گی، گاہک کیسے کھنچیں گے۔ ہمیں تو گاہکوں کو پھانسنا ہے۔ آپ خوبصورت ضرور ہیں مگر ضرورت سے زیادہ سادہ۔ ہمیں سوسائٹی گرلز یا بے باک لڑکیاں زیادہ موزوں رہیں گی۔ اس لئے مجھے افسوس ہے ویسے میں زندگی میں آپ کی کامیابی کا خواہاں ہوں اور یہاں آنے کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں"

"سمن باہر آ گئی۔ برآمدے میں اب ایک کی بجائے دو لڑکیاں تھیں نئی لڑکی اپنے پرس کے آئینے میں اپنے گالوں کی سرخی کو ٹھیک کر رہی تھی سمن نیچے اُتر آئی وہ کچھ اُداس تھی مگر گھر لوٹنے کی بجائے وہ مارٹن ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئی۔ یہ سڑک کے کنارے پر ایک معمولی درجے کا ہوٹل تھا مگر اندر چائے پینے والوں اور کھانا کھانے والوں کی بڑی بھیڑ تھی اور کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ سمن نے اندر ایک نظر ڈالی اور آگے بڑھ جانا چاہا مگر کچھ سوچ کر وہ رک گئی۔ ہوٹل کا منیجر کوئی دیہاتی قسم کا آدمی معلوم ہوتا تھا وہ بار بار اپنی چھ انچ کی مونچھوں کو انگلیوں سے مروڑ رہا تھا۔ اُس نے اپنی میز کرسی باہر برآمدے میں لگا رکھی

باتیں اور دوائیں

تھی اور اس وقت وہ ایک نوجوان کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔ یمن آگے بڑھی اور اس کی میز کے پاس پہنچ گئی۔ منیجر نے مسکرا کر پوچھا "کیا کھائیں گی؟"

"مجھے کچھ نہیں کھانا۔ میں تو۔۔۔!"

"اچھا اچھا میں سمجھ گیا۔ آپ ذرا دو منٹ بیٹھیں۔ میں ابھی آپ سے بات کرتا ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ سامنے بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر بولا۔

"تو مسٹر ہم نے اشتہار تو لڑکی کے لئے دیا تھا۔"

"وہ تو میں سمجھتا ہوں، مگر میں لڑکی سے زیادہ کام کروں گا۔ بل بنانے اور پیسے لینے میں کوئی غلطی نہیں ہوگی دوسرے میں بے کار ہوں اور بیوی بچوں والا ہوں میں لڑکی سے کم پیسے لینے کے لئے بھی تیار ہوں۔"

"مسٹر تم بے سمجھی کی باتیں کرتے ہو آدمی اور عورت میں فرق نہیں سمجھتے میں بھی کام میں ہوشیار ہوں مگر جب سے مس راج ہوٹل سے گئی ہے مجھے دو سو روپے کا نقصان ہو گیا ہے۔ ورنہ اس وقت لوگ میز خالی ہونے کے انتظار میں لائنوں میں کھڑے ہوتے۔ وہ سامنے ہوٹل میں کالی چڑیل سی لڑکی ہے مگر گاہک ٹوٹا پڑ رہا ہے۔ تو مجھے مسٹر کام وام کی ایسی کوئی بات نہیں ہمیں لڑکی چاہیئے لڑکی۔"

"آپ کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی جگہ نہیں؟"

"نہیں!"

اور وہ نوجوان باہر نکل گیا۔ یمن بھی اُٹھ گئی۔ منیجر بولا "معاف کیجئے ایسے آدمی دماغ چاٹنے آجاتے ہیں۔ ہاں تو آپ کیا تنخواہ لیں گی؟"

"میں نوکری کے لئے نہیں آئی۔ مجھے تو اسی آدمی سے ملنا تھا"

اور یمن بھی باہر نکل گئی۔ اس کے گھر کا راستہ دائیں طرف تھا۔ اس نے بائیں طرف جھانکا وہ نوجوان اپنی ڈھیلی ڈھالی پتلون میں سر جھکائے جا رہا تھا وہ ایک منٹ تک اس کی طرف دیکھتی رہی۔ اس کے دل میں غیرت اور ہمدردی کا جذبہ اُمڈ آیا۔ پھر اُس نے گھر جانے کے لئے دائیں طرف دیکھا اُسے تتلیاں نظر آئی جو ایک نوجوان کی سائیکل کے آگے بیٹھی تیزی سے آ رہی تھی اس کے بال پیچھے ہوا میں اُڑ رہے تھے اور اس کے چہرے پر دمک تھی وہ شاید کام پر جا رہی تھی۔ یمن نے اپنے سر کو ایک زور کا جھٹکا دیا جیسے منوں خاک اس کے سر پر پڑ گئی ہو اور وہ آہستہ آہستہ گھر کی جانب چلنے لگی۔

●●

سفید بال ہمیشہ کے لئے غائب

بالوں کی سفیدی کا سبب یہ ہے کہ بالوں کی جڑیں کافی مقدار میں "کیراتمائن" (بال کا رنگ) پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتیں۔ ہمتول اس کمی کو ایسی طور پور کر دیتا ہے کہ بال کی کھوپڑیوں کو کیراتمائن ایسی شکل میں پہنچاتا ہے جو قریب قریب اُس شکل کے مشابہ ہے جو تمام انسانی خود فطری طور پر پیدا کرتا ہے اور اس طرح سفیدی پر باآسانی اور مستقل طور پر غالب آتا ہے آپ عمر میں کم اور بھلے معلوم ہوں گے۔

ہر جگہ ملتا ہے

شدید قسم کی سفیدی کے لئے کنسنٹریٹیڈ ہمتول پسند استعمال کیجئے

ہمتول

بالوں کی سفیدی کو مستقل طور پر دور کرتا ہے

H.T.U

PEARLINE-PARIS PRIVATE LTD., P. O BOX 493 BOMBAY

Rexona
Rexona
BLENDED WITH CADYL
اب ... رکسونا
پہلے سے کہیں زیادہ خوشبودار ہے
ریکسونا پروپرائیٹری لمیٹڈ کے لئے ہندوستان میں بنا
R.P. 144-X82 UD

ہزار راتیں

ایک ایسی ہیروئن کی کہانی جو دن کی روشنی میں اچھوت اور رات کی تاریکی میں پاکیزگی کا دامن تھی جس نے نشاط پر نفرت اور بھوک سے بھرے بازار میں جنم لیا، سماج کے گندے نالے میں پڑا ان پڑھی دل کو قانون نے اس کا بھیجا کیا لیکن رات کو اسی قانون نے اس کو پناہ دی [illegible] جسم کی پکار نے اس کو نفرت اور زہر کا کاروبار کرنے پر مجبور کیا۔ ہزار راتیں شمس مظفر پوری کا بے حد دلچسپ ناول

قیمت، تین روپے بارہ آنے

ایک پیار ایک دھوکا

ایک ایسی دوشیزہ کی داستان جس نے سماج سے ٹکر لی، حکومت سے بغاوت کی، اپنے حسن کے جال پھینکے۔ لیکن وہ ایک بے بس پنچھی بن کر رہ گئی۔ اس نے ہر منزل پر فریب کھائے، اُسے ہر قدم پر دھوکا ہوا، اس کے اپنے ساتھی اسے بیچ بھنور میں چھوڑ گئے۔ ایک انتہائی دلچسپ ناول

ایک پیار ایک دھوکا

قیمت، دو روپے آٹھ آنے

پہلی لڑکی

ایک ایسی لڑکی کی داستان غم جس نے شہرت اور عزت کی خاطر در در کی ٹھوکریں کھائیں: صرف اسی امید پر کہ اس کی زندگی کا روشن دن طلوع ہونے والا ہے۔ لیکن جب صبح ہوئی تو اپنے دامن میں سیاہی لئے ہوئے، ظلمت کی گھر میں لپٹی ہوئی ——— اور تب اسے معلوم ہوا کہ اس نے کیا کچھ کھو کر کیا کچھ پایا ہے۔ اس پر بھی اس نے جرأت، ہمت اور غلیظ و شرمناک ارادوں کے ساتھ اپنی طرف ہاتھ بڑھانے والوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ رازداں ایم اے کا از حد دلچسپ ناول **پہلی لڑکی**

قیمت، دو روپے آٹھ آنے

گھائل

جب کسی دوشیزہ کے دل کی دھڑکنیں بڑھ جاتی ہیں جب محبت کی حدت سے تپتے دل کسی کو چاہنے لگتے ہیں —— جب شفاف آسمان پر پہلی رات کا چاند سپنوں کے جزیروں میں لے جاتا ہے اُس وقت ایک حسین و رنگین دنیا آباد ہو جاتی ہے، جسے پانے کی وہ کوشش کرتا ہے مگر پا نہیں سکتا۔ وہ سراب کے پیچھے لپکتا ہے اور اپنے دل کو گھائل کر بیٹھتا ہے۔ محبت کی ناکامی کی انوکھی داستان۔ کرشن گوپال عابد کا شاہکار ناول **گھائل**

قیمت، تین روپے آٹھ آنے

شمع بک ڈپو پھاٹک حبش خاں، دہلی — شمع بک ڈپو، شاہ عالم گیٹ، لاہور

یہ چاروں ناول فوٹو آفسیٹ کے ذریعے چھاپے گئے ہیں جنہیں ایک ساتھ منگانے پر محصول ڈاک میں کفایت ہو جاتی ہے۔ پاکستان میں "ہزار راتیں" کے علاوہ تینوں ناول مل سکتے ہیں

کوئی تازہ ستم نہیں ہوتا
اب وہ لطف و کرم نہیں ہوتا

لاکھ سعیٔ علاج کی لیکن
دردِ دل ہے کہ کم نہیں ہوتا

جس میں شامل نہ ہو خلوص اے دوست
وہ کرم بھی کرم نہیں ہوتا

جب مسرت کی آرزو نہ رہے
غم بہ اندازِ غم نہیں ہوتا

خود گری میں کمال حاصل کر
خود سے کچھ بھی اہم نہیں ہوتا

اب تو ہنگامِ عیش میں عاجزؔ
غم کا احساس کم نہیں ہوتا

کمل جیت عاجزؔ

چندر پرکاش جوہرؔ

خواب میں بھی یہ تھا نہ توہّم
اتنے قریب آجائیں گے ہم تم

عشق میں یہ بھی عالم دیکھا
آنکھ میں آنسو لب پہ تبسّم

پھر نہ پلٹ کر آئی وہ منزل
جس منزل پہ ملے تھے ہم تم

بحرِ محبت اللہ اللہ
ایک سفینہ لاکھ تلاطم

تیرا ہنسنا تیری خموشی
جانِ تبسّم، روحِ تکلّم

دل ہے ایسا سازِ محبت
جب ٹوٹے تو لاکھ ترنّم

پہلی نظر کے ہائے کرشمے
جیسے کبھی کے دوست تھے ہم تم

سوزِ محبت، سازِ محبت
جتنے نغمے اُتنے ترنّم

یہ ملنا بھی کچھ ملنا تھا
اُن کو پاکر ہو گئے خود گم

اوّل اوّل دُور تھے دونوں
آخر آخر ایک ہیں ہم تم

ان کو ہنستا دیکھ کے جوہرؔ
سیکھ لیا غنچوں نے تبسّم

پینٹر باؤڈی

ستیہ پال آنند

اُس نے دھیرے سے کہا "لیکن میرا تو جی چاہتا ہے کہ میں آنے والے پچاس برس چپکے سے سویا رہوں اور جب جاگوں، تو انقلاب آچکا ہو اور نیا سماج تشکیل پا چکا ہو.... گر...."

میں نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا:

اس نے چور نگاہوں سے دائیں بائیں دیکھتے ہوئے کہا، "گر جاگنے پر میری عمر یہی ہونی چاہئے، جو کہ اب ہے!"

میں ہنس پڑا۔ میں نے کہا "تمہاری باتیں تمہاری شخصیت سے بھی زیادہ عجیب ہیں"

"باقر بھی اکثر مجھ سے یہی کہا کرتا تھا!" اس نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

میں اور پینٹر باؤڈری ملیں اور باقر لدھیانوی کا ذکر نہ ہو یہ ناممکن تھا۔ پارٹی آفس میں، کسی مٹنگ میں، بازار میں یا اس کے پینٹنگ شاپ پر، جہاں بھی ہم ملتے وہ کسی نہ کسی بہانے اس مشہور شاعر کا ذکر ضرور چھیڑ دیتا۔ باقر کا بچپن اور جوانی لدھیانہ میں گزرے تھے۔ پینٹر باؤڈری کے کہنے کے مطابق وہ اس کا دوست بھی تھا اور عزیز بھی۔ وہ ان دنوں کا ذکر کرتا جب باقر کے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں تھی اور کالج سے نکالے جانے کے بعد وہ بغیر دُھلے کُرتے اور پاجامے میں ملبوس لدھیانہ کی سڑکوں پر آوارہ پھرا کرتا تھا۔ ان دنوں پینٹر باؤڈری کی پینٹنگ شاپ اس کے لئے بہترین پناہ گاہ تھی۔ دوپہر کی دھوپ سے بچنے کے لئے وہ روزانہ وہاں آبیٹھتا۔ شام کو چائے کا پیالہ بھی وہیں پیتا۔ پینٹر باؤڈری گنگناتے ہوئے کام میں مشغول رہتا اور باقر اپنی نئی اور پرانی نظموں کی کتر بیونت میں لگا رہتا، مونگ پھلی کھاتا رہتا، جماہیاں لیتا رہتا اور فرسودہ نظام کو من من بھر کی گالیاں دے دے کر جی ہلکا کرتا رہتا۔ ان دنوں باقر کو خود بھی یہ خیال نہیں آسکتا تھا کہ کسی دن وہ ہندوستان کے شاعروں میں پہلی جگہ پانے کے علاوہ فلمی دنیا کا بھی ایک بڑا شاعر بن سکے گا۔ اس کے پاس کار ہوگی عمدہ فلیٹ ہوگا، پیسہ ہوگا —— اور تب اسے فرسودہ نظام کو بدلنے کی ضرورت نہیں رہے گی اور وہ بمبئی جاکر لدھیانہ کے دوستوں کو بالکل بھول جائے گا۔

"باقر لدھیانوی کی سب سے عظیم نظم اجنتا ہے...." ذکر ایک دن پھر چھڑ گیا اور میں نے کہا "یہ وہ نظم ہے جس پر اردو ادب جتنا ناز کرے بجا ہے ایک نیا خیال، ایک نیا نظریہ۔ مزدوروں اور کاریگروں کی عظمت اور اس پر رومان کی ہلکی ہلکی چاشنی.... کمال ہے" میری ناقدانہ قدرت اتنا کچھ کہہ کر تھک سی گئی۔

اس نے بڑی گمبھیرتا سے کہا، یہ نظم کہنے کے لئے وہ کئی دنوں سے بے قرار تھا۔ وہ میرے پاس بیٹھتا۔ چپ چپ، خاموش خاموش، پھر بھی اس کی انگلیاں تھرکتی رہتیں۔ ہاتھ اضطراری کیفیت میں اِدھر اُدھر ہلتے رہتے۔ پتلیاں آنکھوں میں بے قراری سے گھومتی رہتیں۔ اور جب ایک شام اس نے یہ نظم کہہ لی، تو وہ کسی کو سنانے کے لئے بیتاب ہو اٹھا۔ سب سے پہلے وہ میرے گھر آیا۔ میں گھر پر ہی تھا، لیکن میری بیوی مجھ سے پہلے ہی جھگڑ رہی تھی اور اس وقت میرے باہر جانے کے خلاف تھی۔ اس نے اندر سے کہلوا دیا کہ میں گھر پر نہیں ہوں۔ لوٹتے ہوئے باقر نے اونچی آواز سے کہا "پنچھی! اگر گھر میں ہو تو سن لو میں نے اپنی زندگی کی کامیاب ترین نظم کہہ لی ہے۔ اگر تمہیں سننے کی خواہش ہے تو سپینسر کے ہوٹل میں آجاؤ!" میں کپڑے پہن کر بھاگا اور اسے جالیا۔ میں پہلا شخص تھا جس نے اس کی اس مشہور زمانہ نظم کو سنا...."

"شاعر کے طور پر وہ عظیم ہے" میں نے کہا "دیکھو نا؟ پہلے فلموں میں کتنے گھٹیا گیت ہوتے تھے۔ مگر اب ہمیں وہاں بھی معیاری گیت سننے کو ملتے ہیں؟"

"لیکن دوست کے طور پر وہ گولی سے اڑائے جانے کے قابل ہے!" اس نے تلخی سے کہا۔

"۱۹۴۷ کے فسادات میں وہ یہاں نہیں تھا...." پینٹر باؤڈری

نے پُرانی یادوں کو کریدتے ہوئے مجھے بتایا" لیکن اس کی بوڑھی ماں بہال تھی۔ اور اس کی بوڑھی ماں اس کے ڈھیر جتنے دوستوں میں سے ایک مجھے ہی کام کا آدمی سمجھتی تھی۔ اس کے مکان پر بھی فسادیوں نے حملہ کیا، مگر میں اپنے کپڑے پھڑوا کر بھی بے چاری بڑھیا کو وہاں سے نکال لایا اور حفاظت سے کیمپ تک پہنچا دیا۔ کیمپ کے راستوں پر بہت خطرہ تھا مگر ہم کسی نہ کسی طرح وہاں تک پہنچ ہی گئے۔ وہاں جاکر معلوم ہوا کہ سرکار کی طرف سے آٹے روٹی کا کوئی انتظام نہیں۔ ہر گھرانا اپنا آٹا ساتھ لایا تھا۔ بڑھیا نے یہ بھی کہا کہ وہ کسی نہ کسی طرح گزارہ کرے گی لیکن میں جان کو دوبارہ خطرے میں ڈال کر اسے

"اگر دنیا ایک بہت بڑا سینہ ہوتی، تو میں اس میں ہاتھ ڈال کر اس کا دل نوچ لیتا...."

ڈے پل رقیق -/۱۴/۲ فی بوتل
قیمتیں: ڈے پل پاوڈر -/۱۲/۱ فی ڈبہ مقامی ٹیکسوں کے علاوہ

اپنے گھر سے آٹا پہنچانے گیا.... اس دن میرے گھر میں صرف پانچ آنے تھے اور کام بالکل بند تھا۔"

میں اس کے برش کو کپڑے پر چلتے ہوئے دیکھتا رہا۔ وہ ٹرانسپورٹ کمپنی کے بھدے ہڑتالیوں کے بیز لکھ رہا تھا۔ میں جانتا تھا کہ اس قسم کے کاموں سے اسے صرف لاگت کے پیسے ملنے کی اُمید ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی وہ بڑی بڑی دکانوں کے بورڈوں پر ان معمولی کاموں کو ترجیح دیتا تھا۔ ہڑتال، جلسہ جلوس پکٹنگ، لاٹھی چارج.... وہ ہر ممکن طریقے سے ان میں اپنا حصہ ڈالتا تھا۔

میں نے شکایتاً کہا "مگر اس نے تو کبھی تمہیں خط بھی نہیں لکھا۔ تمہارے پاس آرٹ ہے اگر تم بمبئی چلے جاؤ، تو کیا اس کے ذریعے سے کسی سٹوڈیو میں کام نہیں کر سکتے؟"

اس نے ایک آہ بھرتے ہوئے کہا "بمبئی بھی گیا تھا۔ تین دن اس کے فلیٹ میں رہا۔ چوتھے دن سٹوڈیو جاتے ہوئے کہنے لگا: "بھئی! اپنا بوریا بستر سنبھالو اور کام ڈھونڈو۔ شام کو یہاں سے کھانا نہیں ملے گا، سمجھے!!"

"تب....؟"

اس نے کہا "تب میں خود کو ایک ایسے لڑکے کی طرح محسوس کرنے لگا تھا جس کا پتنگ کٹ گیا ہو اور اس کے پاس نیا پتنگ بھی ہو لیکن ڈور خریدنے کے لئے دام نہ ہوں!"

ایک بار اس نے مجھے ایک خط دکھایا جو وہ باقر لدھیانوی کو پوسٹ کرنے جا رہا تھا۔ القاب و آداب کے بعد تحریر تھا:

"تم جیسے دوستوں کے ایک پورے ڈھیر کو ٹٹخا ٹٹخا کے دیکھ لیا۔ کمبخت سب کے سب غیر ٹکسالی، کھوٹے! اب میرے چاروں طرف اندھیرا ہے اور یہ اندھیرا میری رُوح کو کھائے جا رہا ہے۔ تم امیر ہو گئے ہو لیکن ابھی تک اپنے فلیٹ میں صرف دو بلب روشن کرتے ہو۔ جب میں امیر ہو گیا تو دیکھنا، ہزار ہزار کے درجنوں بلب اپنی دیواروں پر چھلکا دوں گا...."

میں نے کہا: "مجھے یقین ہے وہ تمہیں اس خط کا جواب دے گا!"

وہ تلخی سے مُسکرایا "اب مجھے کسی بات پر یقین نہیں رہا۔ پھر بھی ارادہ ہے کہ چھ ماہ تک لگاتار ہر ہفتے اسے ایک خط لکھوں۔ کبھی نہ کبھی تو تنگ آ کر جواب دے گا ہی۔ چاہے گالیاں ہی لکھ دے...."

"نہیں...." میں نے کہا "تم نے ٹھیک طور سے کوشش بھی تو نہیں کی کہ بدلے ہوئے حالات میں اس سے دوستی نبھا سکو۔ آخر کچھ سال پہلے ہی تو تم دونوں شیر و شکر تھے تمہاری محبت...."

وہ تقریباً چیخ کر بولا "محبت؟ اس نام کے لیبل کے نیچے بہت سی چیزیں بکتی ہیں، مگر سب بناوٹی، سب نباسیتی!"

ایک دن اس نے مجھ سے کہا "مجھے یوں لگتا ہے جیسے ساٹھ سال پہلے مجھے ایک برف کی سل پر رکھا گیا تھا مگر میں ابھی تک منجمد نہیں ہو پایا"

میں نے مُسکرا کر کہا "تم میں قوتِ مدافعت زیادہ ہو گی!"

وہ چونک پڑا۔ آج پہلا دن تھا کہ میں نے اس کی عجیب سی بات کا عجیب سا جواب دیا تھا۔ چونک کر کچھ دیر میری طرف دیکھنے کے بعد اس نے کہا "تم ٹھیک کہتے ہو مجھ میں اگر قوتِ مدافعت کی زیادتی نہ ہوتی تو میں کب کا مر چکا ہوتا۔ یہ چرکے، یہ روزانہ کے زخم، یہ پرانے ناسور۔ ان سب کے جراثیم مل کر بھی میری قوتِ مدافعت ختم نہیں کر سکتے! اسی لئے میں زندہ ہوں۔ زندہ تو خیر نہیں، جی ضرور رہا ہوں...."

میں کچھ دیر خاموش رہا۔ یکلخت اس نے کہا: "اگر میں بلی ہوتا تو زور سے میاؤں کر کے دودھ کی کڑاہی پر جھپٹ پڑتا.... لیکن میں ایک انسان ہوں، بلی نہیں"

اس نے اس سلسلے کا چھٹا خط مجھے دکھایا لکھا تھا:

"صاحب عالم باقر! جی تو چاہتا ہے کہ تمہیں خط نہ لکھوں کیونکہ تم اتنے کمینے، خود غرض گھٹیا اور تیسرے درجے کے آدمی ہو کہ تمہیں لکھتے مجھے کوفت ہوتی ہے۔ لیکن کیا کروں؟ جب ماضی کی یادیں یکایک اُبھر آتی ہیں اور اپنی مردہ آنکھوں سے گھورنے لگتی ہیں تو میں گھبرا جاتا ہوں اور اس وقت مجھے سہارے کی تلاش ہوتی ہے.... تم جانتے ہو، میری عمر تیس سال ہے۔ تمہاری بھی اتنی ہی ہو گی۔ مگر عجیب بات ہے کہ میں خود کو بیک وقت پچاس کا بھی اور پندرہ کا بھی محسوس کرتا ہوں...."

میں اسے ایک چائے خانہ میں لے گیا۔ وہ بہت اُداس تھا۔ میں نے اسے دلاسا دینے کی کوشش کرتے ہوئے موضوع پلٹ دیا "پرل ہوزری

پینٹر باوری

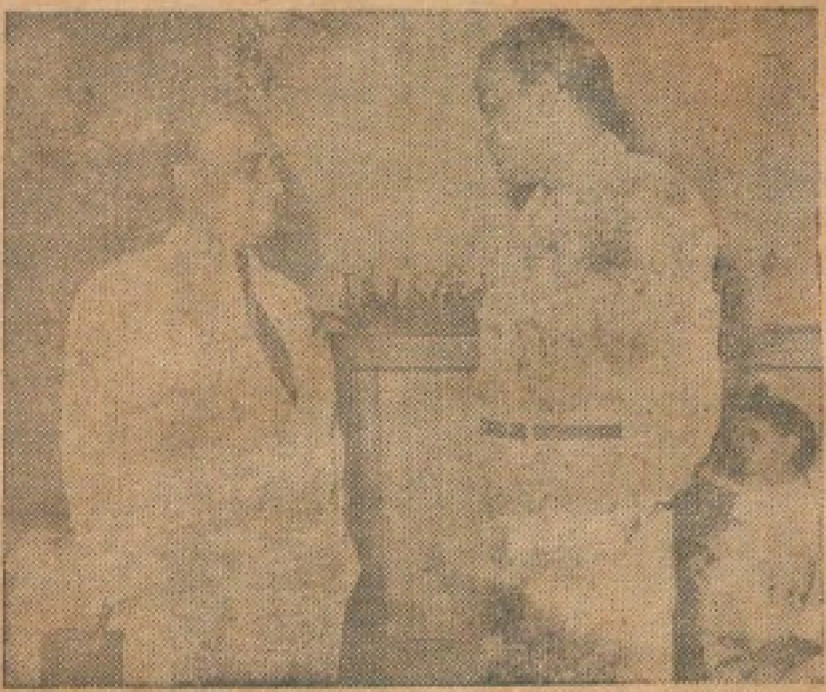

ہدایت کار نانا رام (دائیں طرف) اور گیت نویس سنتوشی

کے بھوک ہڑتالیوں میں سے ایک کی حالت نازک ہے۔"

وہ گم سُم بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد دھیرے سے بولا "وہی فکر میں کر رہا ہوں۔ ساتھی کاہن چند ایک نیا اور نوجوان مزدور ہے۔ اس کی ایک بیوہ ماں ہے دو بچے ہیں اور بیمار بیوی ہے جب تک لیبر کمشنر کا فیصلہ آئے گا۔ وہ ختم ہو چکا ہو گا"

"تمہارے کام کاج کا کیا حال ہے؟" میں نے موضوع پھر پلٹ دیا۔

"فیئر ڈیل کلاتھ شاپ نے بورڈ کے پیسے ابھی تک نہیں دیئے۔ آج سارا دن کوئی کام نہیں تھا۔ اس لئے ایک پرانا پرچہ پڑھتا رہا۔ سوچ رہا ہوں کہ اگلے خط میں باقر سے کم از کم وہ پیسے تو مانگ لوں جو وہ وقتاً فوقتاً مجھ سے اُدھار لے جاتا رہا ہے"

زندگی میں ہر طرف تلخی ہی تلخی ہے۔ یہ سوچ کر میں نے اور کوئی موضوع نہ پلٹا۔

نہیں رہے گی۔ پھر میں ماضی کی طرف پلٹ کر نہیں دیکھوں گا۔"

"خطوں کا سلسلہ کس حد تک آگے بڑھا ہے؟"

"آج اسے تیرھواں خط لکھا ہے۔ سنو میں تمہیں سُناتا ہوں" اس نے جیب سے تہہ شدہ کاغذ نکالا اور پڑھنا شروع کر دیا: "باقر پیارے! تم نے وہ کہانی سُنی ہو گی کہ ایک آدمی تیرہ تاریخ کو تیرہ نمبر گلی کے تیرہ نمبر مکان سے نکلا اس کے پاس سامان کے چھوٹے بڑے تیرہ نگ تھے۔ اسے جو تانگہ ملا اس کا میونسپل نمبر تیرہ تھا۔ سٹیشن پر پہنچ کر اس نے ٹائم ٹیبل دیکھا تو اس کی گاڑی تیرہ بج کر تیرہ منٹ پر جاتی تھی۔ اس نے تیرہ نمبر کا قلی کیا اور ڈبے میں جو سیٹ اسے ملی اس کا نمبر بھی تیرہ تھا، وغیرہ وغیرہ۔ مطلب کہنے کا یہ ہے کہ یہ میرا تیرھواں خط ہے اور اسے میں آج تیرہ تاریخ کو تیرہ نمبر کے لیٹر بکس سے پوسٹ کر رہا ہوں۔ معلوم نہیں کہ تیرہ کے چکر میں پھنسے ہوئے اس آدمی کا کیا حشر ہوا اور میرے خط کا کیا ہو گا۔ بہرحال ایک بات یقینی ہے کہ اس کا جواب تم نہیں دو گے اس لئے کہ تم انتہائی دھوکہ باز، ابن الوقت اور چالاک آدمی ہو" اس کے بعد گالیاں تھیں اور ایسی تھیں کہ ان کا ذکر مناسب نہیں ہے۔

"اب وہ تم سے ضرور ناراض ہو جائے گا" میں نے اپنی رائے دی۔

"نہیں!" اس نے خود یقینی کے عالم میں کہا "اگر انسان کا نطفہ ہوا تو وہ مجھے اتنی ہی گالیوں سے بھرپور خط لکھے گا"

"اور اگر نہ لکھے تو.....؟"

"تو مجھے اس سے واسطہ ہی کیا ہے؟ اتنا ہی نا..... جتنا کسی مردے کو اس کی قبر پر چلنے والے آدمی سے ہوتا ہے!"

"رات قدرت کا ایک خاموش مذاق ہے، جو وہ لوگوں سے کرتی ہے۔ اگر رات نہ ہو تو ہمیں کیسے احساس ہو کہ قدرت ہم سے طاقت ور ہے!"

آج وہ فلسفی بن رہا تھا۔

"اور دن.....؟"

"دن ابھی ہوا نہیں۔ جب دن ہو گا تو اس کے بارے میں بھی کہہ لیا جائے گا....." اس نے کہا "دن ہو جانے پر مجھے باقر کی دوستی کی ضرورت

پینٹر باوری

میں اس کی دوکان کے تھڑے پر بیٹھا ضلع کسان کانفرنس کے اشتہار کا مضمون بنا رہا تھا اور وہ اپنے کام میں مشغول باقر کا ایک گیت گنگنا رہا تھا، جو اس نے رات ہی کسی فلم میں سُنا تھا۔ اس کے دکان نما کھوکھے کے بالکل ساتھ ایک بہت بڑی دوکان تھی جس کا بوڑھا مالک اپنی امارت کے رعب میں اکثر لوگوں سے جھگڑا کیا کرتا تھا۔ میں نے دیکھا دُور سے ایک ادھیڑ عمر گداگر عورت آئی اور "بابا پیسہ دے، بابا پیسہ دے!" کی گردان کرتی ہوئی دوکان میں گُھس گئی۔ اسی لمحے اندر سے گالیوں کی بوچھاڑ آئی اور اس کے ساتھ ہی فقیرنی بڑبڑاتی ہوئی دوکان کی سیڑھیاں اُتر آئی۔

"بوڑھا اپنے آپ کو 'بابا' کہلوا کر راضی نہیں" پینٹر باوری نے کہا

اب

اینو

دلکش نئی شیشی میں ملتا ہے

- سیل بند ڈھکن
(سیل ٹوٹی ہو تو نہ خریدیے)
- کاغذ میں لپٹی نہیں ہوتی
(اندر کا مال صاف دکھائی دیتا ہے)
- اینو کو تازہ رکھتی ہے
(کیونکہ شیشی سیل بند ہوتی ہے)

فرحت بخش

اینو

آٹھ سیکنڈ میں ہی
پیٹ کی گڑبڑی
ختم کرتا ہے!

آج ہی

اینو 'فروٹ سالٹ' خریدیئے!

'اینو' اور 'فروٹ سالٹ' یہ الفاظ رجسٹرڈ ٹریڈ مارک ہیں۔

ENO. 3663(A) URDU

چار بے حد دلچسپ ناول

جنہیں فوٹو آفسیٹ کے ذریعے چھاپا گیا ہے

نیما جو بک گئی

نیما ایک معصوم لڑکی تھی۔ لیکن اس کی اور اس کی ماں بہنوں کی آنکھیں فلمی دنیا کی جگمگاہٹ، شان دار کاروں اور چاندی کی چمک سے چندھیا گئیں اور انہوں نے نیما کو اس کے شوہر کی آغوش سے نکال کر فلمی دلالوں کے ہاتھ فروخت کر دیا ——— بمبئی کی فلمی دنیا اور اس کے فلمی اور غیر فلمی دلالوں کے گھناؤنے کارناموں کی سچی تصویر دیکھنی ہو تو **نیما جو بک گئی** پڑھئے

قیمت: دو روپے آٹھ آنے

اندھیرے

اُس مرد سے نفرت کیجئے

● اُس نے ایک الھڑ لڑکی کو سونے کی زنجیروں میں قید کیا ●● اُس نے اُسے اپنی ہم عمر لڑکی کی ماں بنا دیا ●●● اُس نے اُسے اندھیرے میں چھوڑ کر خود چین کی بنسری بجائی۔ اختر عادل روپ کا لکھا ہوا ناول **اندھیرے**

قیمت: دو روپے

ساحل

وہ بچپن میں عیش و آرام کے سمندر میں کھیلتی رہی، لیکن جب جوان ہوئی تو اپنے کو مصائب کے سمندر میں گھرا ہوا پایا۔ اُس سے محبت بھی کی گئی اور نفرت بھی لیکن وہ طوفان سے کھیلتی اور موجوں سے ٹکراتی آخر ایک دن ساحل پر جا کھڑی ہوئی۔ عشرت رحمانی کا لکھا ہوا ناول **ساحل** جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے۔

قیمت: تین روپے

جلن

آپ نے کبھی مجبور جوانی کی دبی ہوئی سسکیاں سُنی ہیں۔ کبھی آپ نے شدت سے عورت کے جسم کی خواہش کی ہے۔ کبھی آپ نے کسی دوشیزہ کے دل کی دھڑکنوں کا احساس کیا ہے۔ یہ ایک ایسے مرد کی داستان ہے جسے محبت کے جرم کے عوض جلنے کا عتاب ملا۔ یاد رکھئے ناول **جلن** کرشن گوپال عابد نے لکھا ہے اور شمع بک ڈپو دہلی نے شائع کیا ہے۔ اس نام کی دوسری کتاب خرید کر دھوکا نہ کھائیں۔

قیمت: دو روپے

شمع بک ڈپو۔ پھاٹک حبش خاں۔ دہلی | شمع بک ڈپو۔ شاہ عالم گیٹ۔ لاہور

ہر کتاب پر محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ لیکن یہ چاروں ناول ایک ساتھ منگانے پر محصول میں کافی کمی ہو جاتی ہے

(SBD-3)

اور ساتھ ہی اس نے آواز دی "اے مائی، اِدھر آ"

جب وہ اس کے نزدیک آئی تو اس نے کہا "ایک بار مجھے کہہ بابا! پیسہ دے!"

فقیرنی نے ایک کوک بھری ہوئی مشین کی طرح جذبات سے عاری آواز میں گردان دہرا دی۔

اس نے جیب سے ایک روپیہ نکالا اور حیران و ششدر فقیرنی کی جھولی میں ڈال دیا۔

مجھے معلوم تھا کہ جو بورڈ وہ لکھ رہا ہے اس سے اس کا کل منافع ایک روپے سے زیادہ نہیں ہے۔

گورنمنٹ کالج میں مشاعرہ تھا۔ میں بھی مدعو تھا۔ ٹکٹ لاگو ہونے کی وجہ سے میں نے پینٹر باوری کو ایک اعزازی پاس دلوا دیا تھا۔ ہم لوکل شاعر اکٹھے ہو کر پیدل ہی جا رہے تھے۔ باوری بھی ساتھ تھا اور کچھ کالج کے طلبا بھی تھے جو یونین کی طرف سے ہمیں لینے آئے تھے۔

"باقر لدھیانوی کو اس کے اولڈ سٹوڈنٹ ہونے کا واسطہ بھی دیا گیا۔ بمبئی سے آنے جانے کے سیکنڈ کلاس کرایہ کے علاوہ چالیس روپے بھی پیش کئے گئے مگر اس نے ہمارے خطوط کا جواب تک نہ دیا" ایک منتظم طالب علم نے ہمارے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"سالا ہے ہی ایسا!" پینٹر باوری نے کہا۔

طالب علم نے اسے کسی بڑے شاعر کی رائے سمجھتے ہوئے پھر کہا "اجی شاعر بھی کیا ہے؟ یہی نا کہ دو چار نظمیں کہہ لیں اور فلموں میں چانس مل گیا ورنہ اس میں اور ہمارے کندن لعل مضطر میں فرق ہی کیا ہے۔ مضطر اس سے ہزار درجہ اچھا شاعر ہے۔ اس کی نظمیں روزانہ ملاپ اور پرتاپ میں چھپتی ہیں!"

ہم زیر لب مسکرائے مگر پینٹر باوری نے آگے بڑھ کر لڑکے کو گریبان سے پکڑ لیا "کیا کہا؟ باقر سے کندن لعل مضطر اچھا شاعر ہے؟ جاہل، کور ذوق، بیوقوف! ایک تھپڑ لگے تو ہوش ٹھکانے آجائیں!!"

لڑکا بے چارہ حیران و پریشان چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ ہم نے بڑی مشکل سے اسے چھڑایا لیکن پینٹر باوری کا موڈ رات تک خراب رہا۔

میں تقریباً ایک ماہ کے بعد اس سے ملا۔ ملتے ہی اس نے مجھ سے کہا "میں کئی دنوں سے تمہیں ڈھونڈ رہا تھا۔ باقر، سنا ہے پٹیالے کے ایک مشاعرے پر آیا لیکن اس کا دل نہ چاہا کہ لدھیانہ بھی آجائے۔ سالا.... کتے کا....." وہ بہت گرم تھا۔

میرے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ معلوم مجھے بھی ہوا تھا کہ دہلی کی ایک کانفرنس میں شرکت کے بعد باقر پٹیالہ آیا تھا۔

اس نے پھر کہا "میں نے اسے سات عدد خط لکھ کر جیب میں رکھ لئے ہیں۔ سوچا ہے کہ ہر ہفتے اسے ایک خط ڈاک میں ڈالتا رہوں گا۔ تمہیں پڑھوانا چاہتا تھا۔ کہو کیا خیال ہے؟"

ہم ایک چائے خانے میں چلے گئے۔ اس نے پہلا خط دکھایا۔ اس کے پٹیالہ آکر واپس چلے جانے پر غم و غصہ کا اظہار تھا۔ دوسرے خط میں اسے عیاش اور بے وفا ایکٹرسوں سے بچ کر چلنے کی دوستانہ رائے دی گئی تھی اور اس کی بوڑھی ماں کی امنگوں کا واسطہ دیتے ہوئے تلقین کی گئی تھی کہ وہ جلد کسی شریف لڑکی سے شادی کرلے۔ اس کے بعد دو تین خطوں میں وہی پرانے شکوے تھے۔ شکایتیں تھیں۔ ہر خط کا انداز تحریر انوکھا تھا۔ ایک خط میں لکھا تھا۔

"تم شوکیس میں رکھا ہوا آرٹ کا ایک نادر بُت ہو اور میں میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے ایک ایسا غریب آدمی ہوں جو اسے اپنا دیکھنا چاہتا ہے، یہ جانتے ہوئے بھی کہ بُت کو خریدنے کے لئے اس کے پاس دام

بینا رائے: یہ عمر یہ حسن اور ناز و ادا اس پر یہ سنگار ماشاءاللہ

پینٹر باوری

S. 242-X52 UD

ہندوستان لیور لمیٹڈ

نہیں ہیں۔"

ایک اور خط میں اس فقرے نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا:

"میں صلیب کے تختے پر لگا ہوا بیسویں صدی کا مسیح ہوں اور اب جبکہ زمانہ میرے ہاتھوں اور پاؤں میں کیلیں پیوست کر چکا ہے اور میرے سر پر کانٹوں کا تاج رکھ چکا ہے میں سوچ رہا ہوں کہ اگر میں نے خود کو خدا کا بیٹا نہ کہا ہوتا تو کتنا اچھا تھا...... اس لئے کہ میں صرف ایک انسان تھا!"

میرے مونہہ سے بے اختیار نکلا "بہت اچھا!"

اس نے مجھے یاد دہانی کی — "میں افسانہ نگار نہیں ہوں"

آخری خط میں ایک فقرہ تھا:

"اگر دُنیا ایک بہت بڑا سینہ ہوتی تو میں اس میں ہاتھ ڈال کر اس کا دل نوچ لیتا!"

دلیپ کمار اور آغا: زندگی زندہ دلی کا نام ہے

وہ باقر لدھیانوی کو باقاعدگی سے خط لکھتا رہا۔ کڑوے کسیلے، کبھی پیار و محبت کی چاشنی لئے، کبھی طعن و تشنیع سے بھرپور کبھی گلہ آمیز سہانی باتوں سے لبریز۔ ہر خط کا انداز انوکھا اور نرالا ہوتا، ہر خط میں گہری رمزیہ باتیں ہوتیں وہ خود کڑھتا رہا اور اپنی کڑھن کے بخارات خطوں میں بھرتا رہا۔ ممکن ہے باقر اس کے خط پڑھے بغیر ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیتا ہو، مگر میں اس بات کو ماننے سے انکاری تھا۔ اس کے خط اتنے دلچسپ ہوتے تھے کہ ایک شاعر کے لئے انہیں پڑھے بغیر پھینک دینا بعید از قیاس تھا۔

میں اس دوران میں اس کے ساتھ والی بڑی دکان پر ملازم ہو گیا بعض اوقات دس دس گھنٹے کام کرنا پڑتا مگر میں مطمئن تھا اس لئے کہ ایک تو کام میری مرضی کے مطابق تھا اور دوسرے مالک کا رویّہ مجھ سے اچھا تھا۔ اب مجھے پینٹر باوری سے باتیں کرنے کا موقع اکثر ملنے لگا۔ اس کی دلچسپ باتوں سے وقت گزرتا محسوس ہی نہ ہوتا تھا۔

ایک دفعہ کسی فلمی رسالے سے اسے یہ خبر ملی کہ باقر کا اپنے ہی گروپ کے ایک بڑے میوزک ڈائرکٹر سے جھگڑا ہو گیا ہے۔ سب جانتے تھے کہ باقر کی کامیابی کا راز اسی میوزک ڈائرکٹر سے اچھے تعلقات میں مضمر تھا، اس لئے لوگ اس کے زوال کا انتظار کرنے لگے۔ اس کے بعد اسی فلمی رسالہ نے اطلاع دی کہ کئی فلموں میں باقر کے گیت دینے کے کنٹریکٹ اس لئے چھن گئے کہ ان فلموں میں اس میوزک ڈائرکٹر نے اپنا میوزک دینے سے انکار کر دیا تھا پھر ایسی اطلاعات پے درپے ملیں جن سے باقر کی ناکامی یقینی ہو گئی۔

میں نے اپنے خدشات کا ذکر پینٹر باوری سے کیا۔ اس نے دھیرے سے کہا "اب وقت آ پہنچا ہے کہ میں اسے ایک آخری خط لکھوں۔!" ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

اس بات کے دوسرے ہی دن اس نے بڑا سا آرٹ کارڈ کا شیٹ لے کر اپنے برش سے ایک مختصر سا خط باقر کو لکھا:

"میں نے کبھی چڑھتے ہوئے سورج کو سلام نہیں کیا۔ شائد یہی وجہ ہے کہ میں نے تمہارے سامنے آج تک تمہاری تعریف نہیں کی۔ جب تمہارا ڈھلتا ہوا سورج غروب ہو جائے تو یہاں لوٹ آنا۔ میرے دروازے تم پر کھلے ہیں۔ یہاں آکر تم "اجنتا" جیسی نظمیں کہہ سکو گے!"

پھر اس نے بے شمار دو آنی والے ڈاک کے لفافے جیب سے نکالے۔ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس نے مجھے بتایا "یہ وہ خط ہیں، جو تم پڑھ چکے ہو۔ میں نے انہیں کبھی پوسٹ نہیں کیا۔ لیکن اب وقت آگیا ہے کہ میں ان سب کا بنڈل بنا کر اس نئے خط کے ساتھ اسے بھیج دوں۔!"

میں نے حیرت سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔ وہ بے حد بشاش تھا۔ ●

پینٹر باوری

تندرست لوگ باقاعدہ لائف بوائے صابن سے نہاتے ہیں

۔ یہ آٹھ دن کی گندگی اور اس کے جراثیم بھی دھوڈالتا ہے!

* آٹھ دن ہمیں گندگی سے واسطہ پڑتا ہے جس میں جراثیم ہوتے ہیں اور جن سے ہمیں بیماریوں کا خطرہ رہتا ہے۔ اسی لئے تو بے شمار لوگ اپنی صحت کی حفاظت لائف بوائے صابن کے باقاعدہ غسل سے کرتے ہیں جو گندگی اور اس کے جراثیم بھی دھوڈالتا ہے۔ اور تازگی اور شگفتگی کا صحت مندانہ احساس دلاتا ہے!

L. 261-X52 UD

ہندوستان میں بنا

سیدہ اختر

یہ میکدہ ہے مگر اب وہ لطفِ عام کہاں؟
وہ رقصِ جام وہ رندانِ تشنہ کام کہاں؟

گدازِ سینۂ مطرب نہ سوزِ نغمہ نَے
وہ بیقراریٔ محفل کا اہتمام کہاں؟

اِدھر تہی ہے سُبو اُس طرف تہی ساغر!
وہ بادہ ریزیٔ محفل کی صبح و شام کہاں؟

مٹے ہوئے سے ہیں کچھ نقشِ پا ضرور مگر
رہِ طلب میں وہ یارانِ تیز گام کہاں؟

نوائے وقت بہت گلفشاں سہی لیکن
وہ جاں نواز و محبت ادا پیام کہاں؟

زبانِ عصرِ رواں بھی ہے نرم و شوخ تو کیا
محبتوں میں وہ ڈوبا ہوا کلام کہاں؟

شمیمِ شامِ محبت کو کیا کروں اختر
نسیمِ صبحِ تمنا کا وہ خرام کہاں؟

ہے دُور نمودِ صبح مگر ہم شام کی باتیں کرتے ہیں
آغاز ابھی معلوم نہیں انجام کی باتیں کرتے ہیں

منزل پہ پہنچنے کی کوشش ہم آپ کریں اے ہم سفرو
یہ راہ برانِ منزل تو آرام کی باتیں کرتے ہیں

بیدرد ہیں وہ تسلیم مگر آنکھوں میں نمی کیوں ہوتی ہے
ہم ان سے کبھی جب اپنے دلِ ناکام کی باتیں کرتے ہیں

اے دوست عمل کی راہوں پر ہوتا ہے جنہیں چلنا دوبھر
وہ سست قدم ہی قسمت پر الزام کی باتیں کرتے ہیں

اعجازِ سخن اس سے بھی سوا اے اہلِ سخن اب اور ہو کیا
محمود غزل کے پردے میں الہام کی باتیں کرتے ہیں

محمود آفندی

پُل صراط کی کہانی

عمر عادل مارہروی

رات بیت رہی تھی۔

اور لڑکیوں کے پوٹے نیند کے بوجھ سے دبے جا رہے تھے۔ آنکھوں میں گلابی ڈورے ابھر رہے تھے اور ڈھولک پر حنائی انگلیوں کی تھاپ مدھم پڑ گئی تھی، گیت سست پڑ گئے تھے اور اکثر لڑکیاں ایک دوسرے کے شانوں سے سر ٹیکے اونگھ رہیں تھیں، کچھ بانہوں پر سر رکھے گہری نیند سو رہی تھیں اور کچھ نیند کے راستے میں اپنے گیتوں کی دیوار کھڑی کر رہیں تھیں

پیلے گھونگٹ کی اوٹ میں مایوں بیٹھی ہوئی دُلہن کی آنکھیں بند تھیں اور وہ گھٹنے پر ٹھوڑی رکھے اونگھ رہی تھی۔ کبھی کبھی وہ آنکھیں کھولتی تو اُسے محسوس ہوتا کہ پپوٹوں میں کانٹے اگ آئے ہیں۔ پھر ایک لڑکی کمرے میں آئی۔ اُس کے چہرے پر اضطرابی کیفیت تھی جیسے اُس کے سینے میں کوئی بہت اہم راز پنہاں ہے جسے وہ جلد سے جلد فاش کر دینا چاہتی ہے۔

"عابدہ۔ کہاں تھیں تم ——؟" ایک لڑکی نے پوچھا۔

"کہیں نہیں —— ذرا تم یہاں آؤ ——" اُس کے لہجے میں گھبراہٹ تھی، لڑکی اٹھی تو وہ بولی: "ذرا اسے رضیہ کو بھی جگا لو ——"

"کیوں کیا بات ہے، خیریت تو ہے" لڑکی نے حیران اور سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔

"ہاں خیریت ہی خیریت ہے، تم دونوں ذرا میرے کمرے میں آجاؤ" اُس نے کہا اور کمرے سے نکل گئی۔

"کہو کیا بات ہے ——" سلطانہ نے کمرے میں قدم رکھتے ہی پوچھا۔

"بات تو بہت کچھ ہے، پہلے یہ بتاؤ اور کوئی تو نہیں آرہا پیچھے پیچھے ——" عابدہ بولی۔

"نہیں ——"

"اچھا تو اب یہ کواڑ بند کر دو، پھر ذرا اطمینان سے بات ہوگی۔"

رضیہ نے کواڑ بند کر دئے "کہو!"

"ایک وعدہ کرو کہ جو راز میں تمہیں بتا رہی ہوں وہ تم دونوں اپنے تک ہی محدود رکھو گی"

"وعدہ رہا ——"

"نہیں —— صرف وعدہ ہی نہیں قسم کھاؤ، خدا کی ——"

"قسم خدا کی کسی سے نہیں کہیں گے ——"

"اچھا تو سنو" —— عابدہ سنبھل کر کہنے لگی —— "ابھی میں شاہدہ کی اٹیچی دیکھ رہی تھی کہ اُس میں سے مجھے ایک پرچہ ملا۔"

"ہوں —— تو کیا ہوا؟"

"ہوا تو کچھ بھی نہیں، جو کچھ ہونا ہے وہ اب ہوگا —— اور یہ پرچہ پڑھو۔" عابدہ نے گریبان سے ایک کاغذ نکال کر اُن کی طرف بڑھا دیا۔ وہ دونوں پڑھنے لگیں۔

میرے سعید۔

جو کچھ سوچ کر ہم ڈرا کرتے تھے وہی سب کچھ اب ہو رہا ہے اور میں بالکل مجبور ہوں، ہم نے سوچا تھا کہ ہم زندگی بھر ایک دوسرے کے رہیں گے، ہم ایک دوسرے کی زندگی کے ساتھی بنیں گے، مگر ہر خواب کی تعبیر خوبصورت ہی نہیں ہوا کرتی، تم برابر مجھے گھر والوں کے اور اس شادی کے خلاف آواز اُٹھانے کو اُکساتے رہے مگر میں کبھی یہ ہمت نہ کر سکی کہ گھر والوں کے خلاف زبان کھولوں۔ آج شام کو مجھے مایوں بٹھا دیا گیا ہے اور چند دن بعد میرے تمہارے درمیان وہ دیوار کھڑی کر دی جائے گی جسے ہم زندگی بھر عبور نہیں کر سکتے، میری آنے والی زندگی میرے لئے موت کا پیغام ہے، میں خاموشی سے اِس زندہ موت کو گلے لگاؤں گی مگر چاہتی ہوں کہ تم مجھے بھول جاؤ۔ بالکل بھول جاؤ کہ میں کبھی تمہاری زندگی میں آئی تھی۔

مجھ پر جو کچھ بیت چکی ہے —— جو کچھ بیت رہی ہے —— اور جو کچھ بیتے گی اُسے میں برداشت کرنے کی کوشش کروں گی۔ اور ایسا تو ہوتا ہی رہا ہے اور اُس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک

ہمارے سماجی رہنما محبت کی آگ میں تپتے ہوئے دلوں کی دھڑکنوں کو سنجیدگی سے نہیں سنیں گے، جب تک وہ محبت کے جذبات کو ٹھنڈے دل سے نہیں سمجھیں گے اور جب تک محبت کے مقدس رشتے کو ایک گناہ سے تعبیر کیا جاتا رہے گا۔

خدا کے لئے تم مجھے بھلادو۔

شاہدہ

"اب ہو بھی کیا سکتا ہے، شاہدہ مایوں بیٹھ چکی ہے، اب یہ شادی رکوائی بھی تو نہیں جاسکتی اگر پہلے کچھ معلوم ہوتا تو کچھ کیا بھی جاسکتا تھا۔" رضیہ نے سکوت توڑا۔

"کچھ ہو سکتا تھا کو تو چھوڑو، یہ سوچو کہ کیا ہو سکتا ہے ——" عابدہ بولی

"مگر کچھ ہو سکنے کا وقت گزر چکا ہے" سلطانہ نے کہا۔

"مگر ابھی نکاح نہیں ہوا ہے اور منگنی تڑوائی بھی جاسکتی ہے" رضیہ کچھ سوچ کر بولی۔

تم کوئی فکر نہ کرو —— تمہارا بس اتنا کام ہے کہ جب قاضی جی پوچھیں تم نے نکاح قبول کیا، تو کہہ دینا کہ "نہیں"....

خلا پڑھ کر اُن کی آنکھوں کے گھیرے پھیل گئے اور وہ دونوں عابدہ کو ایسی نگاہوں سے دیکھنے لگیں جیسے کچھ پوچھنا چاہتی ہوں، مگر کیا پوچھنا چاہتی ہوں، یہ انہیں خود بھی معلوم نہ ہو۔

"اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟" عابدہ نے سوال کیا۔

"کیا کرنا چاہیئے؟" اُن دونوں نے عابدہ سے پوچھا۔ اور وہ تینوں خاموشی سے سوچنے لگیں کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے —— بہت دیر گزر گئی۔

"مگر کس طرح ——؟" عابدہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

"تم اپنی امی سے سب کچھ کہہ دو، آخر تم شاہدہ کی بڑی بہن ہو تمہیں بھی کچھ حق حاصل ہے، اُن سے صاف صاف کہہ دو کہ اگر انہیں شاہدہ کی زندگی عزیز ہے تو وہ اس رشتے کو فوراً توڑ دیں اور شاہدہ کی شادی سعید سے کردیں"

"میں اُن سے یہ کہہ چکی ہوں ——" عابدہ نے آنسو دوپٹے میں جذب کئے۔

جاڑا آگیا! قوت کا خزانہ جمع کرو
ہماری دوائیں طاقت بخشتی ہیں۔
انہیں استعمال کرکے بلوان بنو!
ہماری چار مخصوص دوائیں۔
عرق ماء اللحم
(خاص الخاص)
قیمت فی بوتل پانچ روپے
HINDUSTANI
Ajmal Tonic
HINDUSTANI DAWAKHANA DELHI
Navjivan
LABUB KABIR
HINDUSTANI DAWAKHANA
اجمل ٹانک۔ چھ روپے
نوجیون۔ چھ روپے
دو روپے
پیش کردہ:
ہندوستانی دواخانہ دہلی
قائم کردہ مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب

ہر قسم کے کھیل کود کے لئے مستعمل رکھتا ہے
بھیستری چوٹ، زخم، موچ،
اعضاء شکنی، اینٹھن اور دوسری ہر قسم
کی مالش کے لئے
فلپس
انفرا فل
فلپس کے تمام مستند ڈیلروں کے یہاں ملتا ہے
فلپس کی فروخت اور خدمت
کا چولی دامن کا ساتھ ہے
اصلی قیمت -/۵۵ روپے
PSPH 210

"پھر؟"

"انہوں نے مجھے ہزاروں صلواتیں سنائیں اور سختی سے ڈانٹ دیا۔"

وہ تینوں پھر سوچنے لگیں کہ انہیں کیا کرنا چاہیے؟ کافی دیر تک سوچتی رہیں پھر عابدہ بولی "یہ شاہدہ کی موت اور زندگی کا سوال ہے ــــ"

"مگر بوڑھوں کو لڑکی کی زندگی سے زیادہ اپنی فرضی ناک عزیز ہوتی ہے" سلطانہ نے جواب دیا۔

کچھ دیر کے لئے پھر خاموشی چھا گئی پھر یکایک رضیہ چیخ سی پڑی۔

"او گڈ ــــ آ گئی ایک ترکیب سمجھ میں ــــ"

"کیا ــــ؟" عابدہ اور سلطانہ نے اسے گھورا۔

"یہ شادی شاہدہ خود ختم کر سکتی ہے ــــ" رضیہ بولی۔

"کیسے؟" عابدہ اور سلطانہ نے حیرت سے پوچھا۔

رضیہ انہیں سمجھانے لگی "اپنی شادی میں اپنی مرضی کا حق خود ہمارے مذہب نے ہمیں سونپا ہے، اگر نکاح کے وقت لڑکی اپنے ناپسندیدہ شوہر کو قبول کرنے سے انکار کر دے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے اس شادی پر مجبور نہیں کر سکتی۔ اپنے جیون ساتھی کے انتخاب کا ہمیں پورا پورا مذہبی حق حاصل ہے تو ہم کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ وہ زمانے لد گئے جب لڑکی گائے کی طرح لنگڑے لولے شوہر کے ساتھ گردن جھکائے میکے چلی جاتی تھی، شاہدہ کو یہ پرانی روایت توڑنی ہو گی۔"

"مگر کیا شاہدہ ایسا کر سکے گی؟" سلطانہ نے پوچھا۔

"کیوں نہیں کر سکتی، اک ذرا سی ہمت کی ضرورت ہے۔"

"اگر شاہدہ نے نکاح قبول کرنے سے انکار کر بھی دیا تو بعد کو جو ہنگامے کھڑے ہوں گے؟" عابدہ نے شک کا اظہار کیا۔

"وہ بعد کی بات ہے، زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا، سب چیخ چاخ کر بیٹھ رہیں گے اور پھر گھر والے اگر نہ کریں سعید کے ساتھ شادی ــــ بس ذرا انکار کرنا ہے ــــ ایک منٹ میں شاہدہ کی زندگی بدل سکتی ہے، ایک لمحے کی بات ہے، قاضی جی پوچھیں کہ تم نے نکاح قبول کیا تو شاہدہ کہہ دے "نہیں" ــــ جیسے ہی ہنگامہ کھڑا ہو سعید کا سوال اٹھا دو سب مجبور ہو جائیں گے میں نے کہا نا کہ خاندان کی ناک بڑی قیمتی ہوتی ہے۔"

"تو اس سلسلے میں ہمارا پہلا قدم کیا ہونا چاہئے؟" عابدہ نے پوچھا۔

"یہ کہ شاہدہ کو انکار کر دینے پر راضی کرو اور شاہدہ کے انکار کرنے تک اس بات کو راز رکھو۔"

بیگم پارہ ــــ کوئی دم کوئی ساعت یاد سے تیری رہیں خالی

"پھر ــــ؟" عابدہ کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"سعید کو پہلے ہی سب پروگرام کی اطلاع کر دو کہ وہ دولھا بننے کے لئے تیار رہے۔"

پھر وہ تینوں سوچنے لگیں کہ کیا شاہدہ ایسا کر سکے گی۔

ابھی سب سو ہی رہے تھے کہ عابدہ شاہدہ کو جگا کر اپنے کمرے میں لے آئی جہاں رضیہ اور سلطانہ شاہدہ کے دل میں نکاح سے انکار کر دینے کی ہمت پیدا کرنے کے لئے تیار بیٹھی تھیں۔

کافی دیر تک وہ تینوں شاہدہ کو سمجھاتی رہیں اور شاہدہ کے دل میں انکار کی ہمت پیدا کرتی رہیں اور جب تینوں سوچا ہوا اک اک لفظ کہہ چکیں تو عابدہ نے شاہدہ سے پوچھا "بولو کر دو گی انکار ــــ؟"

"مگر بعد کو جو فتنے کھڑے ہوں گے ــــ" شاہدہ ابھی ڈر رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہو گا، تم بالکل مطمئن رہو، زیادہ سے زیادہ امی تمہیں کوسیں گی اور تمہیں پیدا کرنے پر اپنے آپ پر لعنت بھیجیں گی اور بقول اپنے ناک کٹ جانے کے صدمے میں آہ و فغاں کریں گی، اور جب سب چیخ پکار کر

پل صراط کی کہانی

تھک جائیں گے تو میرا ذمہ رہا کہ تمہاری شادی سعید سے ہوگی — " عابدہ نے ہمت بندھائی اور شاہدہ شرماگئی۔

رضیہ سمجھانے لگی۔ " تم کوئی فکر مت کرو — تمہارا بس اتنا کام ہے کہ جب قاضی جی پوچھیں کہ تم نے نکاح قبول کیا تو کہہ دینا کہ — نہیں — بس ایک لمحے کی بات ہے بعد کو جو کچھ ہوگا وہ ہم دیکھ لیں گے — سوچو جب مذہب تمہیں انکار یا اقرار کی اجازت دیتا ہے تو کیوں نہ تم اُس سے فائدہ اُٹھاؤ — بس ذرا سی ہمت کی ضرورت ہے، ایک لمحے میں تمہاری زندگی بدل جائے گی " " بالکل — بس ذرا سی ہمت کر جاؤ — " سلطانہ بولی

" کوئی آ تو نہیں رہا " شاہدہ ڈر رہی تھی۔

" نہیں — سب رات بھر کے جاگے ہوئے مزے سے سو رہے ہیں — بس تم ہمت کر جاؤ — سمجھو کہ کچھ نہیں ہوگا — تمہارا کام بس انکار کرنا ہے — بولو ہے اتنی ہمت ؟ " عابدہ بولی۔

" کیوں نہیں، جب مذہب اجازت دیتا ہے تو میں ضرور انکار کردوں گی — " شاہدہ نے ہمت سے کہا۔

" شاباش میری شیرنی — " عابدہ نے محبت سے اُسے بازوؤں میں بھر لیا " انکار کر کے کوئی گناہ تو کروگی نہیں — لیکن ڈرنا مت "

" ڈر کس بات کا — بس آپ سب میرے قریب بیٹھی رہیے گا تاکہ نکاح کے وقت ہمت بندھی رہے " شاہدہ کی آواز میں ایک عزم تھا۔

" بالکل ٹھیک — ہم سب تمہارے قریب بیٹھی رہیں گی۔ تم بے فکری سے انکار کر دینا، جو ہنگامہ کھڑا ہوگا ہم فوراً دبا لیں گے، اور میں امی سے کہوں گی کہ دلہن بنی لڑکی کو بغیر بیاہے اُٹھانے سے خاندان کی ناک کٹ جائے گی اس لئے آپ فوراً سعید سے شادی کر دیجئے " عابدہ نے کہا۔

" مگر انہیں بھی تو سب کچھ بتا دیجئے — " شاہدہ بولی۔

" ہاں — آج رضیہ جائے گی اُن سے بات کرنے — کیوں رضیہ ؟ " عابدہ نے رضیہ کو دیکھا۔

" بالکل — " رضیہ بولی۔

" بس تم انکار کر دینا — " سلطانہ نے کہا۔

" میں انکار کر دوں گی — " شاہدہ سینہ تان کر بولی — اور اُن سب کے چہرے مسرت سے تمتما اُٹھے۔

نکاح میں کچھ دیر تھی۔

شہنائیاں گیت گا رہی تھیں اور لڑکیاں ڈھولک پر گلے پھاڑ پھاڑ کر سہاگ کے گیتوں کو شہنائیوں کے گیتوں سے بلند کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ رنگ برنگے لباس ماحول کی خوبصورتی میں رنگ بھر رہے تھے۔ ایک حسین ہنگامہ تھا۔

اور وہ تینوں اس ہنگامے کو طنزیہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں کہ یہ سب ایک انجانا فریب ہے جو کچھ دیر بعد ٹوٹ جائے گا۔ یہ گیت ساکت ہو جائیں گے، یہ ہنگامے سرد پڑ جائیں گے۔

وہ تینوں سوچ رہی تھیں اور مسکرا رہی تھیں کہ سب کتنے خوش ہیں مگر نہیں جانتے کہ شاہدہ کی ایک مدھم سی آواز ان کی خوشی کو ختم کر دے گی۔ ان گیتوں کا گلا گھونٹ دے گی — ایک لڑکی جسے اب تک ایک گائے سمجھا گیا ہے اپنے حق سے فائدہ اُٹھا کر شادی سے انکار کر دے گی۔ قہقہوں کے یہ محل دھڑا دھڑ کر کے گر جائیں گے اور ہزاروں مصنوعی ناکیں اُن کے ڈھیر تلے کچل جائیں گی — یہ سب کچھ ایک ڈھکوسلا ہے — ایک خوبصورت فریب ہے اور آنے والا ایک لمحہ اس فریب کو ختم کر دے گا — وہ سوچ رہی تھیں اور اپنی کامیابی پر مسکرا رہی تھیں۔

" ڈر تو نہیں لگ رہا " — رضیہ نے شاہدہ سے پوچھا۔

" ڈر کس بات کا ؟ کوئی میں گناہ کرنے تھوڑی جا رہی ہوں — " شاہدہ آہستہ سے بولی۔

" یہ بات، میری جان — بس اب تمہارے امتحان کا وقت آ ہی گیا ہے — " سلطانہ بولی۔

" آنے دو — " شاہدہ مطمئن تھی۔

" بس ایک لمحے میں تمہاری زندگی خزاں کے قریب ہوتے ہوتے بہار کو پالے گی " سلطانہ بولی۔

رضیہ کہنے لگی " تم تو شاعری کرنے لگیں، سنا ہے مولانا بھی شاعر ہیں کہو تو شاہدہ کے انکار کرتے ہی اُن سے تمہارا نکاح پڑھوا دوں "

سلطانہ شرما گئی اور جھینپ مٹانے کے لئے کہنے لگی " سعید سے طے کرا لئیں سب ؟ "

" ہاں "

" ذرا آہستہ بات کرو کوئی سن نہ لے — " عابدہ نے ٹوکا۔

اتنے میں خبر آئی کہ قاضی جی دلہن کا نکاح پڑھانے آ رہے ہیں۔

پُل صراط کی کہانی

"ڈرنا مت میری شیر —" عابدہ نے شاہدہ کی پیٹھ ٹھونکی اور ان تینوں نے شاہدہ کو گھیرے میں لے لیا۔

"کہیں 'تمہیں قبول' — تو تم کہنا — 'نہیں' — ڈرنا مت ہم تمہارے پاس ہی بیٹھی ہیں۔"

پھر قاضی جی آ گئے۔ کچھ دیر انہوں نے دلھن کے عزیزوں سے چند ضروری باتیں معلوم کیں، پھر قرآن پاک کی چند آیتیں پڑھیں اور دلہن سے مخاطب ہوئے۔

"تمہارا نکاح تین گواہوں سید احمد ولد سید حامد اور جناب شکیل احمد ولد جمیل احمد اور جناب نبی جان ولد رفیق جان کی موجودگی میں مولانا سید ناظم علی ولد سید کاظم علی ذات سید کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپے سکۂ رائج الوقت پڑھایا جاتا ہے تم نے نکاح قبول کیا —؟"

عابدہ نے شاہدہ کی پیٹھ سہلائی اور شاہدہ کو محسوس ہوا جیسے وہ پل صراط پر سے گزر رہی ہے۔

"ڈرو مت — کہہ دو نہیں —" عابدہ بہت آہستہ سے بولی

چند لمحے گزر گئے، قاضی جی پھر بولے "تمہارا نکاح تین گواہوں سید احمد، ولد سید حامد، اور جناب شکیل احمد ولد جمیل احمد اور جناب نبی جان ولد رفیق جان کی موجودگی میں مولانا ناظم علی ولد سید کاظم علی ذات سید کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپے۔ مہر سکۂ رائج الوقت پڑھایا جاتا ہے۔ تم نے نکاح قبول کیا —؟"

شاہدہ کی ماں بولیں "اقرار کرو بیٹی" زیادہ شرمایا نہیں کرتے"

عابدہ نے کان کے نزدیک مونھ لے جا کر کہا "کہہ دو۔ نہیں"

کچھ دیر گزر گئی قاضی جی پھر بولے "تمہارا نکاح تین گواہوں سید احمد ولد سید حامد۔ جناب شکیل احمد ولد جمیل احمد اور جناب نبی جان ولد رفیق جان کی موجودگی میں مولانا سید ناظم علی، ولد کاظم علی ذات سید سے بعوض مبلغ دس ہزار روپے مہر، سکۂ رائج الوقت پڑھایا جاتا ہے۔ تم نے نکاح قبول کیا؟"

شاہدہ پورے جسم سے کانپ رہی تھی۔

"کہہ دو بیٹی ہاں میں نے قبول کیا۔ اب زیادہ شرماؤ مت —" شاہدہ کی ماں بولیں۔

"کہہ دو — نہیں —" آہستہ سے عابدہ نے کان میں کہا۔

"تم نے یہ نکاح قبول کیا —؟" قاضی جی نے ایک بار پھر اپنا

شیاما — حسن انتخاب یا انتخاب حسن

سوال دہرایا۔

رضیہ نے شاہدہ کی پیٹھ میں چٹکی لے کر انکار پر اکسایا۔

"کر دو انکار —" آہستہ سے سلطانہ بولی۔

اور شاہدہ نے بڑی مشکل سے پوری قوت گویائی کو یکجا کیا۔

"تم نے قبول کیا —؟" قاضی جی پھر بولے۔

اور بڑی دقت سے شاہدہ نے کہا — "ہوں" — اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

اور ان تینوں کو محسوس ہوا گویا سارا مکان دھڑ دھڑ کر کے گر پڑا ہے رنگ برنگے لباس آگ کے شعلے ہیں اور شہنائیاں صور پھونک رہی ہیں۔

اور جب شاہدہ پیا کے دیس کو جانے لگی تو بڑی مشکل سے عابدہ صرف اتنا کہہ سکی "شاہدہ آخر تو عورت تھی نا —!" ●

پل صراط کی کہانی

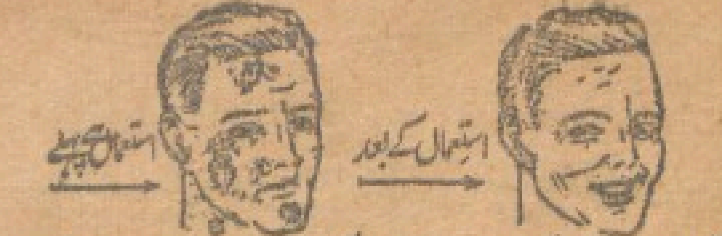

ایگزیما کی کھجلی، جلن اور ٹیسیں دس منٹ میں بند

جب سے ایک امریکن ڈاکٹر نے نکسوڈرم دریافت کی ہے آپ کے لئے بھدی، گھناؤنی اور بدصورت بنانے والی جلد کی بیماریوں ایگزیما، چھائیاں، چکتوں، داد، سرخ چکتوں، زہریلی پھنسیوں، خارش، سرخ پھوڑوں کا شکار بننے کی ضرورت نہیں جو اپنے آپ کو بری جلد کے باعث کم حیثیت محسوس نہ ہونے دیجئے اور سنہری دوستوں سے بگاڑ ہے۔ بلکہ اس نئے سائنٹیفک طریقہ سے اپنی کھال صاف شفاف بنائیے۔ بھدی کھال سے لوگوں کو یہ سوچنے کا موقع نہ دیجئے کہ آپ بیماریوں میں مبتلا ہیں۔

ایک نئی دریافت: نکسوڈرم ایک مرہم ہے مگر ان تمام مرہموں سے مختلف جو آپ نے کبھی استعمال کئے یا محسوس کئے ہوں گے۔ یہ ایک نئی دریافت ہے اور چکناہٹ نہیں ہے۔ لگاتے وقت بالکل پوڈر کی مانند معلوم ہوتا ہے۔ یہ کھال کے مساموں میں اتر جاتا ہے اور کھال کی اوپری بیماریوں کی اصل وجہ کا قلع قمع کرتا ہے۔ نکسوڈرم میں ۹ اجزا ہیں جو جلد کی بیماریوں کا تین طرح مقابلہ کرتے ہیں: ۱- یہ ان کیڑوں کو مار ڈالتا ہے جو اکثر جلد کی بیماریوں کا باعث ہوتے ہیں۔ ۲- یہ ۱۰ منٹ میں کھجلی، جلن اور ٹیسیں بند کر دیتا ہے اور کھال کو ٹھنڈک پہنچاتا اور چکنا بناتا ہے۔ ۳- جلد کو صاف، چمکدار اور مخمل کی طرح چکنا بنانے میں قدرت کی مدد کرتا ہے۔

جلدی عمل کرتا ہے: چونکہ نکسوڈرم جلد کی تکالیف کا مقابلہ کرنے کے لئے سائنٹیفک طور پر تیار کیا گیا ہے یہ ہر قسم کی دوا سے تیز عمل کرتا ہے جو آپ نے اپنی زندگی میں دیکھی ہوگی۔ یہ کھجلی، جلن اور ٹیسوں کو چند منٹوں میں بند کر کے آپ کی کھال کو صاف کرنے اور صحت مند بنانا شروع کر کے اسے زیادہ نرم، مخمل کی طرح چکنا اور زیادہ سفید بناتا ہے۔ ایک دو دن میں آپ کا آئینہ ہی بتاوے گا کہ آخر کار یہ وہ دوا ہے جس کی آپ کو اپنی کھال صاف شفاف بنانے کی ضرورت تھی —— ایسا علاج جو آپ کو خوبصورت بنانے اور دوست جیتنے میں مدد دیتا ہے۔ نکسوڈرم ہزاروں کی جلد زیادہ شفاف زیادہ صحت مند بنا چکا ہے۔ جیسے مسٹر ا۔ کے جو لکھتے ہیں "مجھے بے حد کھجلی، جلن اور ٹیسوں والے ایگزیما نے بارہ سال سے تکلیف میں مبتلا کر رکھا تھا۔ ہر چیز آزمائی۔ آخر کار میں نے نکسوڈرم کے متعلق سنا۔ اس نے ۱۰ منٹ میں کھجلی بند کر دی۔ دوسرے ہی دن مجھے اپنی کھال صاف ہوتی دکھائی دینے لگی۔ ۱۰ دن میں تمام سرخ دھبے اور کھال کے چھپے غائب ہو گئے۔ میرے دوستوں کو میری صحت نکھرنے پر تعجب ہونے لگا۔"

Nixoderm

اطمینان کی گارنٹی: نکسوڈرم پر آپ کا کچھ خرچ نہیں ہوگا جب تک یہ آپ کے مکمل اطمینان کے مطابق آپ کی جلد صاف نہ کر دے۔ صبح آئینہ دیکھ کر آپ تعجب کریں گے۔ بس ایک ہفتے اور نکسوڈرم استعمال کرتے رہئے، اور جب تک اس نے آپ کی جلد یقیناً نرم، صاف، چکنی، دلپسند اور خوشنما بنا دی ہوگی —— آپ کی کھال ایسی کر دی ہوگی کہ آپ جہاں جائیں آپ کی تعریف ہو ورنہ آپ محض خالی ڈبہ واپس کر دیں اور آپ کے پورے دام واپس کر دیئے جائیں گے۔ اپنے دوا فروش سے آج ہی نکسوڈرم خریدیئے۔ گارنٹی آپ کی حفاظت کرتی ہے۔

نکسوڈرم

۱/۹/۱۹۵۵

بزم شمع

ادریس دہلوی

سوالات بھیجنے سے پہلے ضرور مطالعہ کریں۔ بزم شمع میں ہر مہینے ہزاروں سوالوں میں سے منتخب سوالات کے جواب دیے جاتے ہیں ہر شخص خواہ وہ شمع کا خریدار ہو یا نہ ہو تین سوال بھیج سکتا ہے تین سے زیادہ سوالوں کے جواب نہیں دیے جائیں گے سوالات تہذیب سے گرے ہوئے نہ ہوں اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانا چاہئیں یہ سلسلہ محض ناظرین کی دلچسپی کے لئے شروع کیا گیا ہے اس سے کسی کی تعریف یا تضحیک منظور نہیں ہے سوالات نہایت مختصر ہونے چاہئیں ہر سوال کے نیچے کارڈ یا کاغذ پر کچھ جگہ جواب کے لئے ضرور چھوڑنی چاہیے پھر دوسرا سوال لکھا جائے ورنہ جواب نہ دیا جائے گا۔ سوالات مدیران شمع کے ذاتی ناموں پر نہ بھیجئے اور اپنا پتہ ضرور تحریر کیجئے۔ مدیر

اجیت

س ۱۔ کیا اداکاراؤں کی یادداشت بہت کمزور ہوتی ہے

ج ۱۔ جی ہاں وہ اپنی صحیح عمر ہمیشہ بھول جاتی ہیں۔

محمد مسلم اختر۔ کراچی

س ۱۔ مہربانی فرما کر ذیل کے اداکاروں کی پہلی فلموں کے نام بتائیں۔ کشور ساہو۔ سہراب مودی۔

ج ۱۔ جیون پربھات، خون کا خون۔

س ۲۔ اداکارہ "منور سلطانہ" اور اداکارہ "شمی" کی پہلی فلم کا نام بھی بتائیں۔

ج ۲۔ پہلی نظر اور ملہار

روپ رازداں دہلی

س ۱۔ مسٹر اور مسز ۵۵ میں جانی واکر کی جو محبوبہ بنتی ہے اس کا نام کیا ہے۔

ج ۱۔ ونیتا بٹ۔

س ۲۔ وہ کون کون سے فلم میں اور آئی ہے۔

ج ۲۔ اوٹ پٹانگ اور فلستان کی انگریزی فلم بمبئی ٹاکٹ

خلیل الرحمٰن خاں سمستی پور

س ۱ حسینوں کی مسکراہٹ کب بھلی معلوم ہوتی ہے؟

ج ۱ کب بھلی نہیں معلوم ہوتی؟

س ۲۔ شیخ مختار کہاں کا رہنے والا ہے اور تعلیم کہاں تک ہے؟

ج ۲۔ رہائش دہلی کی، تعلیم معمولی۔

محمد لقمان عثمانی مظفر پور

س ۱۔ فلموں میں پہلے گانے لکھے جاتے ہیں یا پہلے دھن بنائی جاتی ہے؟

ج ۱۔ آج کل موسیقار ایک دھن تیار کر لیتا ہے اور پھر موسیقی کے لحاظ سے گانا لکھا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اکثر گانوں میں بے معنی الفاظ کی بھرمار ہوتی ہے

س ۲۔ دلیپ کمار ایک فلم میں کام کرنے کا کتنا معاوضہ لیتا ہے؟

ج ۲۔ آپ فلم بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں کیا؟

اکرم گوندیاوی گوندیا

س ۱۔ "پوچھو میرا کیا ناؤں رے" فلم سی۔ آئی۔ ڈی کا یہ گانا جو لڑکی گاتی ہوئی دکھائی گئی ہے اس کا فلمی نام پوچھنا چاہتا ہوں۔

ج ۱۔ مینو ممتاز

تاج الدین سبحانی۔ مونگیر

س ۱۔ جوانی فسانہ ہے یا افسانہ؟

ج ۱۔ فسوں۔

مسعود بیگ مرادآباد

س ۱ راج کپور کی اپنی بنائی ہوئی سب سے پہلی فلم کون سی ہے۔

ج ۱۔ آگ۔

س ۲ راج کپور اور نرگس نے سب سے پہلے کس فلم میں کام کیا ہے۔

ج ۲۔ آگ۔

محمد قاسم یلاریڈی

س ۱۔ دیوآنند کی پہلی فلم کون سی ہے اس کا اصلی نام کیا ہے۔

ج ۱۔ پہلی فلم "ہم ایک ہیں" تھی، اصلی نام یہی ہے۔

مسعود رضوی۔ کٹیہاروی

س ۱۔ کرشن چندر جی کا اُلٹا درخت صرف روسی زبان میں تیار ہوگا۔ یا ہندوستانی زبان میں بھی تیار ہوگا۔

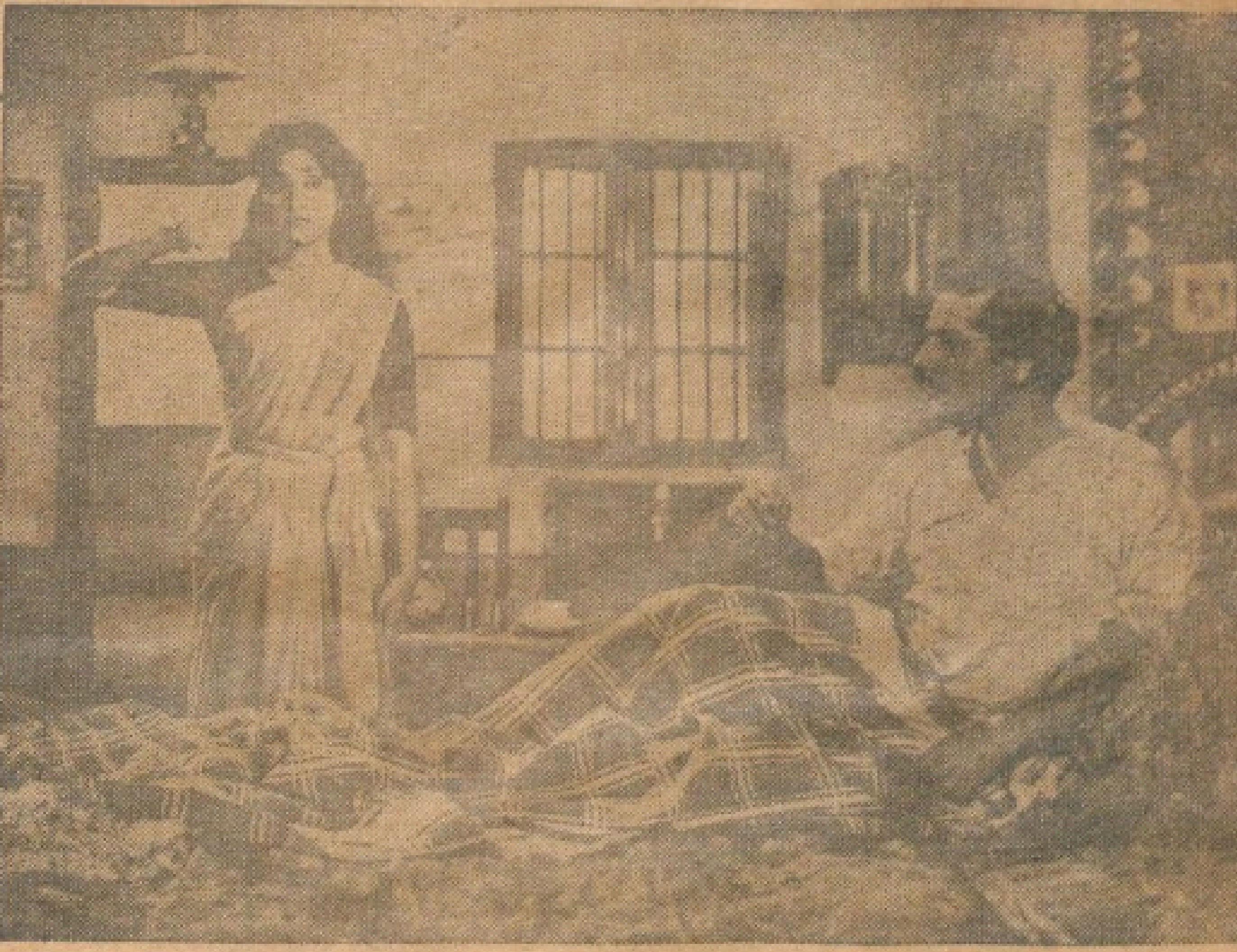

پردیپ کمار اور وجینتی مالا ایک جھلک میں

ج ۱. یہ فلم روسی زبانوں کے علاوہ انگریزی
اور ہندوستانی میں بھی ڈب کی جائے گی

س ۲. فلم سی۔آئی۔ڈی کے گانے کس نے
لکھے ہیں؟

ج ۲. مجروح اور جاں نثار اختر

لیاقت حسین (بہلسہ) ورلشیا

س ۱. ادریس بھیا جانی واکر کا اصلی نام کیا ہے

ج ۱. بدرالدین۔

جیدار ایلور

س ۱. خوب صورتی کا دوسرا نام؟

ج ۱. دل کا خون۔

محمد ادریس توپ چانچی

س ۱. کیا آپ نے بنگالی فلم "پاتھیر پنچالی"
دیکھی ہے؟ ذرا بتلایئے تو
اُس کی خوبی کیا ہے؟

ج ۱ جی ہاں دیکھی ہے، اُس کی خوبی ہے
عمدہ حقیقت نگاری اور جذبات نگاری

ابن میاں کلیم رامپور

س ۱ او۔پی نیر کی میوزک سب سے اچھی کونسی فلم
میں ہے۔

ج ۱ آرپار

ایاز احمد شمشیر بہادر گنج

س ۱ فلم "مستانی" کے ہیرو اور ہیروئین کون
کون ہیں۔

ج ۱. منہر ڈیسائی اور نگار

ایم۔ شمش الہدیٰ لاہور

س ۱. وہ کون سا کام ہے جو سب سے آسان ہے؟

ج ۱. محبت کرنا۔

س ۲. وہ کون سا کام ہے جو سب سے مشکل ہے؟

ج ۲ انتظار کرنا۔

سلیمہ نکہت امروہہ

س ۱. دل کیوں ڈوبتا ہے؟

ج ۱. اُسے تیرنا نہیں آتا۔

س ۲. ایک پھول، ایک کانٹا۔

ج ۲. ایک ہیروئن ایک ولن۔

رمیش چندر امرتسر

س ۱. کھانسی؟

ج ۱. کسی کی آمد کی اطلاع۔

س ۲ ہچکی؟

ج ۲ دل کے ٹیلیفون کی گھنٹی۔

س ۳. آہ سی؟

ج ۳. حلق کا معائنہ۔

تلوار علی پشاور

س ۱. آنکھوں کے آگے اندھیرا کب چھا جاتا ہے؟

ج ۱. جب بتی بجھ جائے۔

س ۲. انسان کیا چیز جلد بھول جاتا ہے؟

ج ۲. قرض۔

ایس۔ ایس۔ وردی۔ پونہ

س ۱ نرگس آج کل کونسی فلم میں آ رہی ہے۔

ج ۱ مدر انڈیا، مس انڈیا۔

س ۲. نرگس کتوں سے کیوں پیار کرتی ہے۔

ج ۲ آپ کو کتوں کی قسمت پر رشک آ رہا ہے کیا؟

کلونت رائے امرتسر

س ۱. آج کل مہنگائی بہت ہے۔ آمدنی کم اور
خرچ زیادہ۔ مفت سنیما دیکھنے کا کوئی
آسان طریقہ بتایئے؟

ج ۱. فلم ایڈیٹر یا پھر گیٹ کیپر بن جایئے۔

اکبری شاہانہ حیدرآباد

س ۱. جبیں آج کل کون سے فلموں میں کام کر رہی
ہے؟

ج ۱ سپیرن، ہم تم

بزم شمع

کتنی کفایت ہے! ایک ہی بار برش کرنے سے

کولگیٹ ڈینٹل کریم

ہر صبح کولگیٹ سے آپ کی پہلی ہی بار کی برشنگ (برش) سے دانتوں کی صفائی اور بدبو پیدا کرنے والے جراثیم کو ۸۵ فیصدی تک ختم کر دیتی ہے۔ سائنٹفک تجربوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ کولگیٹ ۱۰ میں سے ۷ حالتوں میں سانس کی اس بدبو کو جو منہ میں پیدا ہوتی ہے فوراً ختم کر دیتا ہے!

کولگیٹ ڈینٹل کریم سے کی جانے والی ہر برشنگ دانتوں میں سڑن پیدا کرنے والے جراثیم کو ۸۵ فیصدی تک ختم کر دیتی ہے۔ سائنٹفک تجربوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ کھانے کے فوراً بعد برش کر لینے کا کولگیٹ کا اصول دانتوں کے منجن کی پوری تاریخ میں پہلے کے کسی بھی زمانے کے مقابلے میں زیادہ لوگوں کے لئے دانتوں کی سڑن کو زیادہ روکتا ہے!

کولگیٹ کی حیرت انگیز فرحت بخش خوشبو سارے بھارت میں مردوں، عورتوں اور بچوں کو یکساں مرغوب ہے۔ اونچے درجے کے ٹوتھ پیسٹوں کے بارے میں ساری قوم کا جائزہ لینے پر ثابت ہوا ہے کہ دوسرے تمام جانچے ہوئے ٹوتھ پیسٹوں کی بہ نسبت کولگیٹ ہی کی خوشبو رکھنے والی لذت سبھوں کو زیادہ مرغوب ہے۔

دانتوں میں سڑن اور بدبو پیدا کرنیوالے جراثیم کو ۸۵ فیصدی تک ختم کر دیتا ہے!

صرف کولگیٹ کے اصول میں ہی یہ تینوں خوبیاں ہیں!
آپکی سانس کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ
دانتوں کو بھی صاف کرتا ہے
اور انھیں سڑن سے محفوظ رکھتا ہے

UCG/28 R

ہندوستان کا سب سے زیادہ بکنے والا ٹوتھ پیسٹ!
اکانومی سائز خریدیے - پیسے بچائیے!

جبین کہتی ہیں...
"میری خوبصورتی اس خالص اور سفید
صابن سے نکھر آتی ہے"
جی ہاں، لکس ٹائلیٹ صابن کی دودھ جیسی سفیدی اس کے خالص ہونے کا ثبوت ہے۔ اور بہت سے دوسرے فلمی ستاروں کی طرح جبین بھی اس کے ذریعے باقاعدہ اپنے حسن کو شاداب رکھتی ہیں۔ لکس ٹائلیٹ صابن کا بالائی دار جھاگ آپ کی جلد کو "ملائم" اور تازہ رکھتا ہے۔ اور اس کی خوشبو تو نہایت دلفریب ہوتی ہے۔
آپ بھی اپنے پسندیدہ فلمی ستاروں کی طرح لکس ٹائلیٹ صابن کے نرم جھاگ سے اپنی خوبصورتی میں چار چاند لگائیے۔
لکس
ٹائلیٹ صابن
LUX TOILET SOAP
LUX TOILET SOAP
LUX
فلمی ستاروں کا حسن بخش صابن
LTS, 493-X52 UD

پاکستانی اداکارہ زینت ــــ لگی چوٹ دل کو رہے داغ ہے

عبدالغفور کولمبو سیلون

س ۱۔ ادریس صاحب میں آپ کو دعوت دیتا ہوں آپ ضرور قبول فرمایئے سیلون میں بہت سے جنگلات ہیں شکار بھی ہو سکتا ہے بندوق لے کر یہاں آ جایئے۔

ج ۱۔ بھیا دعوت کا شکریہ، افسوس ہے مصروفیت کے باعث سیلون جانا فی الحال ممکن نہیں۔

زین العابدین کلکتہ

س ۱۔ فلم "نئی دہلی" میں جس شخص نے کشور کمار کے گھر میں نوکر کا پارٹ کیا ہے اس کا نام کیا ہے۔

ج ۱۔ دھال۔

س ۲۔ گورودت کی فلم "پیاسا" پردے پر کب آئے گی۔

ج ۲۔ دو ایک ماہ بعد

بادل بمبئی

س ۱۔ پلے بیک سنگر اوما دیوی جس نے فلم "درد" کے گانے گائے تھے وہی بے بی ٹن ٹن ہے۔

ج ۱۔ جی ہاں۔

ایم۔ ایس۔ اختر پورنیہ

س ۱۔ شکیلہ کی تعلیم کیا ہے۔

ج ۱۔ تعلیم گھریلو ہے، محبت کی باتیں جس زبان میں بھی کی جائیں سمجھ لیتی ہے۔

س ۲۔ پدمنی کی شادی ہوئی ہے یا نہیں؟

ج ۲۔ جی نہیں۔

عبدالحلیم خاں پروانہ اناؤ

س ۱۔ بزم شمع میں تین سوالوں کے جوابات میں آپ نے جو اشعار دیئے ہیں بہت پسند آئے لہٰذا میں بھی ان تین الفاظ سے متعلق چند اشعار تحریر کر رہا ہوں۔

انگڑائی۔

۱۔ انگڑائی بھی وہ لینے نہ پائے اٹھا کے ہاتھ
دیکھا جو مجھ کو چھوڑ دیئے مسکرا کے ہاتھ

۲۔ پھر تم اسی ادا سے انگڑائی لے کے ہنس دو
آ جائے گا پلٹ کر گزرا ہوا زمانہ

ہچکی۔

۱۔ زندگی اور موت میں اک عمر سے تھی کشمکش
وقت پر دو ہچکیوں نے پاک جھگڑا کر دیا

۲۔ رو رہی ہچکی میں ہوا بیمارِ غم کا فیصلہ
ایک ہچکی موت کی تھی اک تمہاری یاد کی

تصور۔

تصور میں چلے آتے تمہارا کیا بگڑ جاتا
تمہارا پردہ رہ جاتا ہمیں دیدار ہو جاتا

تصور سے ترے روشن ہے شام زندگی میری
ستاروں سے پرے آباد ہے دنیا نئی میری

ج ۱۔ آپ کی انگڑائی، ہچکی اور تصور سے پتہ چلتا ہے کہ چاندنی رات میں تارے اور اندھیری رات میں چھت کی کڑیاں گننے والوں میں آپ بھی شامل ہیں۔

معصوم علی دہلی

س ۱۔ عورت کا دل کیا ہے؟

ج ۱۔ گرگٹ، کیونکہ وہ ہر دم رنگ بدلتا ہے

س ۲۔ کیا آپ نے کبھی کسی پیڑ کی پتیاں گنی ہیں؟

ج ۲۔ جی نہیں، مجھے پیڑ کے نیچے انتظار کرنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا۔

عبدالستار انصاری حامی اینہ اسلام پور

س ۱۔ ایک عورت لاکھ کہانیوں کی خالق ہوتی ہے۔

ج ۱۔ ایک لاکھوں میں ہے

بزم شمع

آپ کی کہانی کا نمبر کیا ہے ؟

س ۲ کیا محبت ایک ذہنی عیاشی ہے ؟

ج ۲ جی نہیں مالی۔

تہذیب بیگم رامپور

س ۱۔ آپ کی رائے میں فلم بارہ دری کیسی ہے ؟

ج ۱ بس گوارہ ہے۔

محمد سلطان برق کلکتوی

س ۱۔ جس فلم میں او۔پی نیر کا میوزک ہوتا ہے اس فلم میں لتا منگیشکر کے گانے نہیں ہوتے آخر وجہ کیا ہے۔

ج ۱ دونوں فنکار ایک دوسرے سے روٹھے ہوئے ہیں۔

سردار سنگھ رام پور

س ۱۔ فلموں کا معیار کیوں گرتا جا رہا ہے۔

ج ۱۔ اس لئے کہ شائقین معیاری فلموں کو دیکھتے تک نہیں اور سستی اور بازاری فلموں کو بار بار دیکھتے نہیں تھکتے، معیاری فلمیں پہلے ہی ہفتہ میں ناکام بنا دی جاتی ہیں۔ جب کہ گندی اور گھٹیا درجہ کی فلمیں سلور جوبلی مناتی ہیں، فلموں کے گرتے ہوئے معیار کے ذمہ دار۔ شائقین زیادہ اور پروڈیوسر کم ہیں۔

انور حسین اکبر پور

س ۱۔ ہزاروں پریشانیوں میں بھی کسی لڑکی کے خط سے سکون کیوں ملتا ہے۔

ج ۱۔ اگر خط میں فرمائشیں لکھی ہوں تو پریشانیاں اور بڑھ جاتی ہیں اور پھر محکمہ ڈاک پر الزام لگا دیا جاتا ہے کہ خط ملا ہی نہیں۔

انتظار زیدی مراد آباد

س ۱۔ اداکارہ زبیدہ کا اصلی نام بتلایئے، اگر قسمت میں ہو تو اس کا محبوب مشغلہ بھی لکھئے

ج ۱۔ نام یہی ہے، محبوب مشغلہ کشتی چلانا، رقص کرنا، تاش اور بلیرڈ کھیلنا ہے، افسوس ہے ایک ہونہار اداکارہ کو خاندانی الجھنوں نے فلمی دنیا سے چھین لیا۔

س ۲۔ محبت آج کل بدنام کیوں ہے —؟

ج ۲۔ ہر بوالہوس نے عشق پرستی شعار کی

بے بی تبسم میرٹھ

س ۱۔ یہ گانا کس فلم کا ہے اور کس نے گایا ہے

"جن راتوں میں نیند اڑ جاتی ہے کیا قہر کی راتیں ہوتی ہیں — دروازوں سے ٹکرا جاتے ہیں، دیواروں سے باتیں ہوتی ہیں"

ج ۱۔ فلم رات کی رانی میں محمد رفیع نے گایا ہے۔

روپیہ کمانا سیکھو - روپیہ اگلنے والی مشہور اردو کتابیں

انگریزی بولنا سیکھو 3/-/-
اردو سے انگریزی سیکھو 4/-/-
اردو سے ہندی سیکھو 2/8/-
چھ پیسے میں میٹرک پاس کرو 6/-/-
انگریزی اردو ڈکشنری کلاں 8/-/-
اصلی جادو مسمریزم 3/8/-
مکمل روزگار کلاں 4/-/-
اسلامی خاندانی علم الطب 2/8/-
رزق روزگار 4/-/-
ریڈیو بنانا و مرمت کرنا 6/-/-
اصلی بنگال کا جادو 3/-/-
فلم ایکٹنگ ڈائریکٹری 5/-/-
اردو سے انگریزی خط و کتابت 3/8/-
اسرار عالم 3/-/-
خوشبودار تیل و عطر بنانا 3/-/-

مویشیوں کے ڈاکٹر بنو 4/8/-
دانتوں کے ڈاکٹر بنو 5/-/-
جڑی بوٹیوں سے علاج 5/-/-
ایلوپیتھک انجکشن بک 5/-/-
ایلوپیتھک میٹریا میڈیکا 6/-/-
کمپاؤنڈر گائیڈ تینوں حصے 7/4/-
ایلوپیتھک پریکٹس آف میڈیسن 6/8/-
ہومیوپیتھک پریکٹس آف میڈیسن مکمل دو حصے - ۱۵ میڈیکل گائیڈ 6/-/-
ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا 10/-/-
میگنیٹ مشین سے علاج 2/-/-
جرمن طب 2/-/-
مخزن حکمت - ۱۵ علاج مفرد 5/-/-
بن بجلی کا ریڈیو بنانا سیکھو 2/-/-
موٹر ڈرائیونگ مکینزم 4/8/-

رہنمائے شاعری و افسانہ نویسی 3/-/-
کپڑوں کی رنگائی چھپائی کا ہنر 3/-/-
مکمل آئینہ سازی 3/4/-
ہر طرح کے صابن بنانا 3/8/-
فلمی ہارمونیم کا استاد 3/-/-
تاش کے جادو کے کھیل سیکھو 2/8/-
فلمی پریوں سے پوشیدہ ملاقات 2/12/-
نفاست فیروزی 7/4/-
موٹر سائیکل گائیڈ 4/8/-
رہنمائے تشخیص الامراض 6/-/-
بنگالی انگریزی مٹھائیاں بنانا 3/-/-
مکمل بکری شکشا 3/4/-
جدید باورچی خانہ 5/-/-
اچار چٹنی مربے بنانا 3/4/-
تیل پالش سازی 2/3/-

خراد شکشا 3/-/-
ورکشاپ کا کام سیکھو 3/-/-
الیکٹرک گیس ویلڈنگ گائیڈ 4/8/-
موٹر مکینک ٹیچر 6/-/-
مستری میکینک شکشا 4/8/-
کروڈ آئیل انجن گائیڈ 6/-/-
مکمل الیکٹریکل انجینئرنگ 12/4/-
الیکٹرک وائرنگ گائیڈ 6/-/-
مکمل الیکٹرک گائیڈ 6/-/-
سلائی مشین مرمت شکشا 4/8/-
ٹیوشن بک 2/8 میوزک ٹیچر 5/-/-
آئیل انجن گائیڈ 6/-/-
وارنش سازی 2/8/-
ہر طرح کی سیاہی سازی 3/4/-
دوست دربان 6/-/-

تصویروں کی نمائش 9/-
زیور گائیڈ 6/-/-
مکمل مرغی خانہ تینوں حصے 9/-/-
کاشتکاری و باغبانی 5/-/-
سبزی کی معلومات 2/8/-
مکمل گھڑی سازی 3/8/-
استاد جیبی جاپانی باجہ 2/8/-
سوڈا واٹر مشین بنانا 3/-/-
ہارمونیم مرمت گائیڈ 4/8/-
سائیکل مرمت گائیڈ 4/8/-
فصلوں کی پیداوار 5/-/-
پھلوں کا باغ لگانا 5/-/-
جلد ساز بائنڈری گائیڈ 3/-/-
دلچسپ فلمی گانے 3/-/-
دلہن کشیدہ کاری 4/-/-

قصہ حاتم طائی 2/8/-
رنگ برنگی آتش بازیاں 3/4/-
ہنسی کا گول گپا 2/-/-
اصلی قصہ طوطا مینا 2/8/-
پان کے خوش ذائقہ مسالے 3/-/-
وکیل گائیڈ 10/-/-

ان کے علاوہ ہر فن کی دیگر کتب ہمارے ہاں سے طلب فرماویں

ہر آرڈر کے ساتھ دوست عالم جنتری ۱۹۵۷ء مفت بھیجی جاتی ہے

ہر کتاب پر محصول ڈاک علاوہ ہوگا

ہر طرح کی کتابیں منگانے کا پتہ

مشہور بک ڈپو (S-3) رام نگر گاندھی نگر دہلی

شمع کے دفتر میں جینت مسز جینت اور ان کے دو لڑکے مدیر تصاویر ادریس دہلوی کے ساتھ

رشید احمد بنگلور

س ۱۔ کیا عصمت چغتائی ہدایت کار شاہد لطیف کی بیوی ہیں۔

ج ۱۔ جی ہاں۔

س ۲۔ آپ ان کو نمبر دیجیے۔
جانی واکر۔ کشور کمار۔ آغا۔ اوم پرکاش

ج ۲۔ میں سکول ماسٹر نہیں ہوں۔

سعیدہ بیگم کراچی

س ۱۔ دنیا میں بے وقوفوں کی تعداد زیادہ ہے یا عقلمندوں کی۔

ج ۱۔ آپ کس تعداد میں شامل ہیں۔

جان محمد آزاد پیلی بھیت

س ۱۔ چترا کی شادی کس سے ہوئی ہے؟

ج ۱۔ بہتوں سے، ہر فلم میں نئے ہیرو سے شادی ہوتی ہے۔

رفیق النساء بیگم۔ کراچی

س ۱۔ دلیپ کمار کا اصلی نام؟

ج ۱۔ یوسف۔

س ۲۔ شکیلہ کا اصلی نام؟

ج ۲۔ بادشاہ جہاں۔

ایم۔ قاسم۔ جنگاؤں

س ۱۔ وحیدہ رحمان نے سب سے پہلے کس فلم میں کام کیا۔

ج ۱۔ تیلگو فلم روجلو ماری۔

زبیدہ خانم کراچی

س ۱۔ معلوم ہوا ہے کہ کامنی کوشل نے نئی فلموں میں کام کرنے سے انکار کر دیا ہے کیا یہ بات سچ ہے۔

ج ۱۔ جی نہیں، کامنی کئی ایک فلموں میں آرہی ہے

محمد اقبال روڑکی

س ۱۔ انسان کی ایسی کونسی چیز ہے جو پیدا ہونے سے بڑے ہونے تک اسی طرح رہتی ہے نہ بڑھتی ہے اور نہ گھٹتی ہے

ج ۱۔ نام

نفیس جہاں لکھنؤ

س ۱۔ انسان کی سب سے بڑی آرزو کیا ہے۔

ج ۱۔ یہی کہ اس کی ہر آرزو پوری ہو جائے۔

س ۲۔ پدمنی کی پہلی فلم نام اور تعلیم سے آگاہ کیجیے

ج ۲۔ کلپنا۔

ہربنس سنگھ بٹالہ

س ۱ آپ نے جو سرورق کی کہانی کا ۲۵ روپے کی کتابوں کا انعام رکھا ہے۔ اس میں کیا سب حصہ لے سکتے ہیں یا صرف سالانہ خریدار؟

ج ۱۔ شمع پڑھنے والے تمام پروانے خواہ وہ سالانہ خریدار ہوں یا نہ ہوں۔

س ۲۔ فلم "نیو دہلی" میں جو جینتی مالا کے باپ بنتے ہیں وہ صاحب کون ہیں؟

ج ۲۔ نانا پلسکر۔

احمد میاں انصاری الہ آباد

س ۱۔ اے، وی، ایم کی فلم بھائی بھائی کی شوٹنگ مدراس میں ہوئی ہے یا بمبئی میں

ج ۱۔ صرف چند مناظر کے علاوہ جو بمبئی میں لیے گئے ہیں ساری فلم کی شوٹنگ مدراس ہی میں ہوئی ہے۔

ادریس احمد خاں منجن پور

س ۱۔ زندگی کی الجھنیں کب بڑھ جاتی ہیں؟

ج ۱۔ جب ایک ہی وقت میں دو کو دل دے دیا جائے۔

س ۲۔ کیا آپ امرود پسند کرتے ہیں؟

ج ۲۔ آپ کے پاس مفت کے آگئے ہیں کیا؟

بزم شمع

وکیل احمد رائے گڑھ

س ۱۔ فلم شرد ا کی موسیقی کس نے دی تھی؟

ج ۱۔ ہیمنت کمار نے۔

سلطان جہاں بریلی۔

س ۱۔ دھڑکن تیز ہو تو کیا کرنا چاہئے۔

ج ۱۔ محبت سے توبہ۔

ایس اے زراق کلکتہ

س ۱۔ مرد کی زندگی میں عورت کیا حیثیت رکھتی ہے۔

ج ۱۔ عورت ماں، بیوی، بیٹی اور بہن سب کچھ ہے ہر عورت علیحدہ حیثیت رکھتی ہے۔

س ۲۔ انسان کی آخری منزل کیا ہے؟

ج ۲۔ قبرستان۔

محمد نظام الدین پٹنہ

س ۱۔ بمبئی میں مدھوبالا کہاں پر رہتی ہے۔

ج ۱۔ پالی روڈ، باندرہ میں۔

الیس۔ این۔ اے ٹیٹاگڑھ

س ۱۔ "مغل اعظم" آپ کے خیال سے کس درجہ کی فلم ہوگی؟

ج ۱۔ جتنی محنت اور لاگت صرف کی جا رہی ہے اُس سے بہت زیادہ اُمیدیں وابستہ ہیں۔

حسن نواب لکھنؤ۔

س ۱۔ کیا ناصر خاں دلیپ کمار کا سگا بھائی ہے اگر بھائی ہے تو وہ دلیپ سے چھوٹا ہے یا بڑا۔

ج ۱۔ جی ہاں دونوں سگے بھائی ہیں، دلیپ کمار ناصر خاں سے بڑا ہے۔

س ۲۔ فلم دیدار میں اشوک کمار اور نرگس ہیرو ہیروئین ہیں یا دلیپ اور نمی۔

ج ۲۔ دلیپ کمار اور نرگس۔

شاہدہ بانو شوخ کلکتہ

س ۱۔ مرد محبت کو کھیل سمجھ کر توڑ کیوں دیتے ہیں؟

ج ۱۔ بے چارے مردوں کا اس میں کیا قصور عورتوں کی محبت ہی کمزور ہے وہ تو خود بخود ٹوٹ جاتی ہے۔

س ۲۔ محبت کے کیا معنی ہیں؟

ج ۲۔ آنکھیں بند، اور جیب خالی۔

محمد ابراہیم کمرہٹی

س ۱۔ گانے کی دھن شاعر نکالتا ہے یا میوزک ڈائرکٹر۔

ج ۱۔ میوزک ڈائرکٹر، لیکن شاعر بھی اکثر مشورہ دیا کرتا ہے۔

مرزینہ بیگم چندر نگر

س ۱۔ کرن دیوان کا اصلی نام۔

ج ۱۔ یہی ہے۔

جے راج اور اوشا کرن ـــ ابھی آئے ہو ابھی مجھ سے ہے رخصت کا سوال

ایس اے۔ ایچ زیدی سینتھل

س ۱۔ حسن۔

ج ۱۔ نظر کا دھوکہ۔

س ۲۔ اگر کسی سے محبت ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے

ج ۲۔ محبت کا ڈھنڈورا پیٹ کر کسی کو بدنام نہیں کرنا چاہیئے۔

ایس۔ آئی۔ منصوری راما کونا

س ۱۔ فلم آندھیاں کے میوزک ڈائریکٹر کون ہیں؟

ج ۱۔ اُستاد علی اکبر۔

س ۲۔ جاڑے کی سرد راتوں میں، تنہا جوانی کو کیا کرنا چاہیئے؟

ج ۲۔ چائے پینی چاہیئے۔

سی۔ ایل۔ ایس پونچھی

س ۱۔ عورت کے کتنے دل ہوتے ہیں۔

ج ۱۔ اپنا صرف ایک، دوسروں کے ان گنت

پیارے لعل سری نگر کشمیر

س ۱۔ فلم چندر کانتا میں نے بینا رائے کو بہت پسند کیا۔ آخر کیوں؟

ج ۱۔ آپ کی نگاہ کمزور معلوم ہوتی ہے۔

زاہدہ تاج حیدرآباد

س ۱۔ جب انسان دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی سے بیزار ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہیئے جب کہ خودکشی بھی کرنا جرم ہے۔

ج ۱۔ مایوس ہونے کی بجائے قدرتی مناظر میں دلچسپی لینی چاہیئے، اچھے ادیبوں اور شاعروں کی کتابیں پڑھنی چاہئیں، کھویا ہوا سکون ہونٹوں کا مسکان اور دل کا قرار مل ہی جائے گا پھر زندگی سے نفرت نہیں محبت ہو جائے گی۔

عبدالحلیم خاں اناؤ

س ۱۔ کیا فلم ایکٹر اور ایکٹریس فلموں میں آرٹ کی خدمت کے لئے کام کرتے ہیں؟

ج ۱۔ جی نہیں پیٹ کی خدمت کے لئے۔

س ۲۔ اگر قدرت حسن اتفاق سے کسی نسوانی مجسمہ میں راگنی کی آنکھ، مدھوبالا کی سی شرمیلی مسکراہٹ، جیسی جبیں معصومانہ بے ساختگی، تا کی آواز، اور روپ مالا سی چلبلاہٹ یک جا جمع کر دے تو آپ اس کا کیا نام تجویز کریں گے ـــ؟

ج ۲۔ عجوبہ جان۔

شیخ علی۔ کیپ ٹاؤن افریقہ

س ۱۔ شمع ماہ ستمبر میں فلم چندر کانتا کی کہانی دیتے ہوئے آپ نے لکھا ہے۔ کہ ظالم وبرجال کا پارٹ (رام لعل) نے کیا تھا۔ مگر نیچے لکھتے ہیں ستارے۔ بینا رائے۔ بھارت بھوشن ہیرا لعل وغیرہ۔ تو کیا یہ دونوں نے چندر کانتا میں کام کیا ہے۔ یا غلطی سے رام کے جگہ ہیرا ہوا؟

ج ۱۔ کتابت کی غلطی سے ہیرا لعل کی جگہ رام لعل لکھا گیا ہے۔

مس کہکشاں ناہید جمشید پور

س ۱۔ کیا فلم چوری چوری نرگس راج کپور کی آخری فلم ہے؟

ج ۱۔ جی نہیں۔

س ۲۔ راج کپور کی فلم اجنتا کب تک جنتا کے سامنے پیش کی جائے گی؟

ج ۲۔ ابھی کچھ کہنا مشکل ہے کیوں کہ شوٹنگ بہت تھوڑی سی ہی ہوئی ہے۔

ریحانہ فاروقی کریم نگر

س ۱۔ نادرہ اب غالباً مسز عبدالوہاب الفضلی ہو گئی ہیں نادرہ کا پورا نام اور مذہب؟

ج ۱۔ نام فرحت ازا ئیل ہے، مذہب کے لحاظ سے یہودی ہے۔

س ۲۔ حیدرآباد دکن کے فلمی ستاروں کے نام؟

ج ۲۔ نگار سلطانہ، چترا، چندر شیکھر وغیرہ۔

بزم شمع

محبوب الٰہی نکہت انگلینڈ

س ۱۔ اپنا وطن چھوڑا۔ آب و ہوا کی تبدیلی کے علاوہ دل بھی تبدیل کیا لیکن محبت پھر بھی راس نہ آئی اب کیا کیا جائے ؟

ج ۱۔ کسی اچھے دل کے ڈاکٹر سے مشورہ کیجئے

زبیدہ بیگم بمبئی

س ۱۔ محبت کی آخری منزل کونسی ہے ؟

ج ۱۔ شادی، جہاں پہنچ کر محبت ختم ہو جاتی ہے

شاہین کراچی

س ۱۔ میں نے تو چاند ستاروں کی تمنا کی تھی مجھ کو راتوں کی سیاہی کے سوا کچھ نہ ملا۔

ج ۱۔ چندر کانتا۔

قربان احمد صدیقی دھرمپور

س ۱۔ جب دل میں آگ لگ جائے تو ؟

ج ۱۔ آگ بجھانے والے انجن کو ٹیلیفون کرکے بلائیے۔

س ۲۔ مجبوری ؟

ج ۲۔ انکار کا دوسرا نام۔

ایم، نظامی دیوریا

س ۱۔ میوزک ڈائرکٹر نوشاد کس طرح فلمی دنیا میں داخل ہوئے ؟

ج ۱۔ ایک معمولی سازندہ کی حیثیت سے وہ بھی بہت محنت اور سفارش کے بعد۔

س ۲۔ بھارت بھوشن کا وطن 'یو۔ پی' کا کونسا ضلع یا شہر ہے ؟

ج ۲۔ شہر میرٹھ۔

سید عزادار رضا زیدی بریلی

س ۱۔ برائے مہربانی لکھیں کہ یہ گانا کس فلم کا ہے ؟
بڑے ارمانوں سے رکھا ہے بلم تیری قسم
پیار کی دنیا میں یہ پہلا قدم

ج ۱۔ ملہار۔

س ۲۔ فلم چالیس بابا ایک چور کا ہیرو اور ہیروئن کون تھے ؟

ج ۲۔ بلراج اور کامنی کوشل۔

ایچ۔ خاتون گورکھپور

س ۱۔ عورت کی سب سے بڑی آرزو اور سب سے بڑی تمنا کیا ہوتی ہے ؟

ج ۱۔ اچھا خاوند نیک اور صالح اولاد

رابعہ روحی

س ۱۔ ہالی وڈ کی ایکٹرسوں میں ڈائنا ڈورس ویم ایستھر آوا گارڈنر ریٹا ہیورتھ میری لن مانرو ڈورس ڈے اور ٹرینزا میں خوبصورت کون ہے۔

ج ۱۔ نظر اپنی اپنی، پسند اپنی اپنی، کبھی آوا گارڈنر کو ملکہ حسن سمجھا جاتا تھا، آج میری لن منرو کو بہت سے لوگ حسن کی دیوی سمجھتے ہیں

نگار سلطانہ کی ننھی لڑکی کی "بسم اللہ پارٹی" کا ایک منظر

نظام الدین خاں وثوق سیوان

س ۱۔ دلیپ کمار اور نمی نے سب سے پہلے ایک ساتھ کس فلم میں کام کیا تھا؟

ج ۱۔ دیدار۔

الومیرا ہمایوں اختر بٹ بغداد

س ۱۔ اگر اچانک کوئی آجائے .... تو ....؟

ج ۱۔ آپ کی خوش قسمتی ہے۔

س ۲۔ فلم ایکٹریسوں کا آخری انجام ....؟

ج ۲۔ دوزخ کا ایندھن۔

محمد بارک اللہ میسور

س ۱۔ مندرجہ ذیل فلموں میں جانی واکر نے کس فلم میں عمدہ اداکاری کی ہے۔

ملاپ۔ چھو منتر۔ ریلوے پلیٹ فارم اور آرپار۔

ج ۱۔ ریلوے پلیٹ فارم۔

سارہ بیگم مظفر نگر

س ۱۔ مرد بیوفا کیوں ہوتے ہیں؟

ج ۱۔ مجھے آپ سے ہمدردی ہے۔

س ۲۔ عورت کو شادی کے بارے میں کس کی رائے لینی چاہیے۔

ج ۲۔ شادی شدہ سہیلیوں سے۔

ایم سلطان جملانہ دہلی

س ۱۔ رنجیت کمپنی کی پرانی فلمیں چلنی کیوں بند ہوگئیں جس میں بلموریا مادھوری ایشورلال وغیرہ کام کر رہے ہیں۔

ج ۱۔ ڈیڑھ سو کے قریب فلمیں بنانے کے بعد رنجیت بند ہوگئی ہے، اس کے کرتا دھرتا چندولعل شاہ دیوالیہ ہو گئے ہیں، پرانی فلموں کو دوبارہ پیش کرنے میں بہت سی مشکلات ہیں، نیگیٹو اوّل تو ہوں گے نہیں اور اگر ہوئے بھی تو ناقابل استعمال، ان پرانی فلموں کو دوبارہ سنسر کیے بغیر پیش نہیں کیا جاسکتا اور سنسر کی فیس بہت زیادہ ہے، آج تکنیک کے اعتبار سے ہماری فلمیں اتنی آگے بڑھ گئی ہیں کہ انہیں کوئی دیکھنا اور ڈسٹری بیوٹر خریدنا پسند نہیں کرے گا۔

دہلی میں فلم دیکھنے سے پہلے

کوئی فلم دیکھنے کا خیال آتے ہی ذہن میں یہ سوال آتا ہے کونسی فلم دیکھیں اور کہاں دیکھیں؟ شمع آپ کے لئے اس سوال کا مناسب جواب مہیا کرنے کی کوشش کرے گا۔ آپ شمع کے شعبہ فلمی اطلاعات کو چھٹیوں کے علاوہ، کسی بھی دن صبح دس بجے سے شام پانچ بجے تک ۲۶۰۲۶/۶ یا ۲۶۰۶۷/۶ یا ۲۶۰۶۸/۶ پر ٹیلی فون کیجئے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے گا، ان فلموں پر شمع کی رائے اور ہفتہ کی سب سے اہم فلمی خبر بھی مختصراً سنادی جائے گی۔ شمع اس خدمت کے لئے کوئی معاوضہ نہیں لے گا۔ مگر مہیا کی ہوئی اطلاعات کے لئے کسی قسم کی کوئی ذمہ داری شمع پر نہ ہوگی۔

شمع سے مشورہ کیجئے

یہ ہے ۔ آگیا! نیا

دو ڈھکنا ڈبّہ

اس میں ڈالڈا خالص اور تازہ رہتا ہے

• خالص اور تازہ ۔
جب بھی خریدیں! کیونکہ اس کا اندرونی ہوا روک ڈھکن ڈالڈا کو، بننے کے وقت سے بالکل محفوظ رکھتا ہے۔

• خالص اور تازہ!
باورچی خانے میں ڈالڈا کو یہ پوری گرفت والا بیرونی ڈھکن مکھی اور مٹی سے بچائے رکھتا ہے۔

• ڈبّہ کھولنے میں اتنے آسان ۔
اور استعمال میں بھی!

• اور اتنا کار آمد!
ڈالڈا کے خالی ڈبوں میں آپ گھر کی کئی چیزیں رکھ سکتے ہیں ۔

ڈالڈا ½ پونڈ، ۱ پونڈ، *۲ پونڈ، *۵ پونڈ، اور *۱۰ پونڈ کے ڈبوں میں بکتا ہے ۔ * دو ڈھکنے ڈبے

ڈالڈا چھاپ وناسپتی

HVM. 287-50 UD

بازگشت

اس عنوان کے تحت مدیران شمع کے نام آئے ہوئے کچھ خطوط یا ان کے اقتباسات ہر ماہ پیش کئے جائیں گے ضروری نہیں کہ مدیران شمع لکھنے والوں کے خیالات سے متفق بھی ہوں۔ خط بھیجتے وقت اپنا پورا پتہ لکھئے ورنہ آپ کا خط شائع نہ ہو سکے گا۔

فلم

محترمی

کسی عابدہ پروین صاحبہ نے (شمع: نومبر ۱۹۵۶) بوس وکنار کی غیر مشروط حمایت کی ہے۔ آپ نے سوریہ کماری اور جبیں کی آڑ میں رہ کر اپنے ترقی پسند نہیں بلکہ ترقی یافتہ ہونے کا ڈھنڈورہ پیٹا ہے۔ مغربی تہذیب کی تقلید کے شوق میں سوسائٹی میں بے حیائی کے جراثیم پھیلانے کی کوشش کرنا نجابت دشمنی کی علامت ہے۔

عابدہ پروین صاحبہ نے مدیر شمع کو "بوڑھے بابا" سے خطاب کر کے اپنی نوجوانی کا بھی اشتہار دیا ہے۔ لیکن نفس مضمون میں چودہ سال پہلے چل چکے فلم کا ذکر چھیڑ کر اپنے دعوے کی خود ہی تردید کر دی ہے....

اپنے دعوے کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے میں عابدہ پروین صاحبہ نے فلمساز میاں اے۔ آر کاردار کی اہلیہ محترمہ بہار اختر پر بہتان تراشنے میں بھی کسی گریز سے کام نہیں لیا اور یہاں تک واہی تباہی بک دیا ہے کہ ہدایت کار و اداکار نذیر نے فلم "شیر کے پنجے" میں بہار اختر کا پیار لیا ہے....

بہار اختر صاحبہ نے "شیر کا پنجہ" نامی فلم میں کبھی کام ہی نہیں کیا۔ ایک گھریلو چھ بچوں کی ماں پر ایسا بے بنیاد بہتان.... حد درجہ معیوب ہے۔

.... عابدہ پروین ایسے ترقی یافتہ جوان دلوں کو مدیر شمع دہلی ایسے "بوڑھے باباؤں" پر پھبتی کسنا کسی عنوان سے زیب نہیں دیتا۔

آغا خلش کاشمیری

بمبئی

محترمی:

.... اگر چند خواتین و حضرات کو بوسہ بازی سے دلچسپی ہے تو دوسروں کو اس پر کیوں مجبور کیا جا رہا ہے؟ خدا کرے حکومت اس کی کبھی اجازت نہ دے، اس سے ہندوستانی تہذیب کی رہی سہی آن بھی مٹی میں مل جائے گی۔ ہندوستانی تہذیب میں بوسہ بازی کی اجازت ہے لیکن نمائش کے لئے نہیں....

ایم۔ اے۔ قریشی

حیدر آباد دکن۔

محترمی:

.... اگر انگریزی فلموں میں بوسہ بازی کے مناظر ہوتے ہیں تو ہوا کریں ہمیں اس سے کیا غرض؟ یہ کیا کم آفت ہے کہ آج کل ہمارے یہاں کے پروڈیوسر و ہدایت کار فلموں میں کہانی کو چھوڑ کر بلا وجہ عورتوں کو نیم عریاں لباس میں پردے پر لا رہے ہیں۔ ان کا یہ نظریہ کس حد تک صحیح اور فائدہ بخش ہے وہ تو خود ہی جانتے ہیں۔

اگر بد قسمتی سے انہیں فلموں میں بوسہ بازی کے مناظر فلمانے کی اجازت مل جائے تو یہ لوگ عمدہ کہانی، اچھی موسیقی اور مکالمے سب چھوڑ چھاڑ کر ہر قدم پر بوسہ بازی کے مناظر ٹھونس دیں گے اور پھر جب ایسی فلمیں منظر عام پر آنے لگیں گی تو ہمارا نوجوان طبقہ کون سا بھیانک راستہ اختیار کرے گا اسے یہ اندھا دھند نقل نویس و ہدایت کار کیا جانیں!

محمد حمید الدین قریشی

حیدر آباد دکن۔

ادب

محترمی:

"کھڑکی"، (شمع: دسمبر ۱۹۵۶) اگرچہ ایک مختصر مختصر کہانی "ہے، مگر اس میں پرکاش پنڈت نے بڑی خوبصورتی سے بتا دیا کہ جو لڑکیاں پسند کئے جانے پر غصہ ظاہر کرتی ہیں، پسند نہ کئے جانے پر مایوس ہو جاتی ہیں.... آئندہ بھی ایسے مختصر افسانے پیش کرتے رہیئے....

کرشن لال

دہلی۔

محترمی:

.... کھڑکی انتہائی بکواس ہے، پرکاش پنڈت کو چاہئے کہ اس کھڑکی سے کود کر خودکشی کر لیں....

ن احمد

ملتان۔

گدھا

محترمی:

آپ کو یہ جان کر یقیناً خوشی ہوگی کہ لکھنؤ میں ہم کچھ نوجوانوں نے مل کر ایک "گدھا کلب" قائم کیا ہے.... انسان کی بڑھتی ہوئی بے وقوفیاں اور گدھے کی روز افزوں لیاقت کو دیکھتے ہوئے، اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار ہی نہ تھا، کہ ہم انسان ہونے سے توبہ کر کے گدھے بننے کی کوشش کریں.... شاید آپ جیسے خر دماغ اسے ہمارے گدھے پن کی نشانی کہیں گے، لیکن اگر ہم اپنے خیال و عمل میں کرشن چندر کے گدھے کی گرد کو بھی پالیں تو اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھیں گے....

ن، احمد

لکھنؤ۔

محترمی:

... صاحب یہ آپ کا گدھا تو بالکل ہی گدھا نکلا۔ کہاں تو انسان کو انسانیت سکھانے چلا تھا، اور کہاں یہ اکڑ کہ اونچی سوسائٹی میں دو چار دن رہ کر افسروں، سرمایہ داروں اور ان کی رنگی رنگائی بیٹیوں اور بیویوں سے دوستی بڑھا کر اب وہ اپنے پرانے مالک اور اپنے اصلی ماں باپ کو بھی بھول گیا.... افسوس، نیک دل گدھے پر اس کاروباری دنیا کا رنگ چڑھ گیا.... اس سے پہلے میں اس حقیقت سے بے خبر تھا، کہ سوسائٹی میں ذرا سی عزت پا کر ایک گدھا بھی اپنی اصلیت بھول جاتا ہے....

ہر پرشاد

ورنگل (دکن)

محترمی:

.... اب تو مجھے بھی کرشن چندر کے اس گدھے کی دانشمندی اور سیاستدانی سے وہ دن دور نہیں نظر آتا جب ایں صاحب دنیا میں ایک عالمی حکومت قائم کر کے پردھان منتری کا عہدہ سنبھال لیں گے۔

کاش۔ میں بھی کسی نہ کسی طرح سیٹھ من سکھ لال جی سے سفارشی چٹھی حاصل کر کے شمع معمہ نمبر ۹، کے بارے میں ان گدھے، صاحب کا مشورہ حاصل کر سکتا!

نرسی رام شرما

سنگرور۔

محترمی:

خدارا کرشن کو روکئے۔ جناب ابھی بھی گدھا پرستی کس کام کی جس میں انسان کا نہیں تو انسانیت کا بھی لحاظ نہ کیا جائے۔ گدھے کی شادی کا اعلان پڑھنے کے بعد اشرف المخلوقات کا وقار ایک گدھے کے مقابل تشویش ناک حد پر پہنچ چکا ہے اور پھر شادی بھی سیٹھ من سکھ لال کی اکلوتی بیٹی روپ وتی کے ساتھ!.... اب تو مجھے ہر گدھے کے مقابلے میں بے پناہ کم تری کا احساس ہوتا ہے، سوچتا ہوں کہ اگر دوسرے گدھوں کو اس گدھے کی بین الاقوامی شہرت کا پتہ چل گیا تو پھر حضرتِ انسان سے برابری کا دعویٰ بہت قریب رہ جاتا ہے اور اُس وقت ہماری اور آپ کی پوزیشن کیا ہوگی؟

بہر کیف ہم غیر مطمئن ہیں اور ساتھ ہی منتظر ہیں کہ مسز گدھے یعنی مس روپ وتی ہنی مون منانے کہاں جاتی ہیں اور شادی کے بعد دونوں کی خانگی زندگی کیسی گزرتی ہے؟

عبدالحفیظ افسر ارشدی

ساگر۔

شمع معمے

محترمی:

شمع معمے ہند و پاک کے اردو کے سادہ اور عام فہم اشارات کے ساتھ بہترین معمے ہیں۔ مگر پھر بھی ان میں ایک نقص ہے، وہ یہ کہ اگر آپ جلیبائی اشارے نکال دیں تو شمع معمے حل کرنے والوں کو ایک بہت بڑی الجھن سے نجات مل جائے گی۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک طرف سے جو لفظ صحیح بنتا ہے مگر دوسری طرف سے پہلے لفظ کے ساتھ بننے والا ضروری لفظ اشارے کے بالکل مخالف مگر مجبوراً لکھنا پڑتا ہے۔ میری ناچیز رائے میں شمع معموں میں صرف اکہرے اشارے ہونے چاہئیں۔ دو اور تین غلطی کا انعام پانے والے اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا صرف ایک جلیبائی اشارہ غلط تھا مگر ایک غلطی کے بدلے دو تین غلطیاں ہوئیں اور انعام ملا مگر نہ ملنے کے برابر۔ کیا میں امید کروں کہ آپ شمع معمے حل کرنے والوں کی خواہش کا احترام کریں گے؟

محمد سعید قصوری

اچھرہ لاہور۔

★ ایڈیٹر معمہ ہمیشہ ایسے ہی دو یا تین اشاروں کو جلیبائی اشاروں کے طور پر پیش کرتا ہے، جن کے صرف درست جواب ہی ایک دوسرے سے منسلک ہو سکیں۔ مدیران

جب دوست احباب آئیں۔
چائے سے
ان کی خاطر کیجئے
چائے کی سماجی خصوصیات کیا ہیں؟
اوّل یہ ہے کہ وقتی تقویت حاصل کرنے کے لئے کوئی بھی
دن میں جتنی بار چاہے پی سکتا ہے، دوم چائے دوستانہ
کی فضا پیدا کر دیتی ہے۔ اور اس طرح باہمی گفت و
شنید کے فن کی ہمت افزائی ہوتی ہے۔ اسی لئے
مختصر الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ چائے
اتحاد پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔
میں چائے ہوں — میزبانی کی علامت
TEA BOARD INDIA
PST 170

کمر کا درد

کمر کے درد، پٹھوں کے درد، راتوں کو جاگ اٹھنے، کمزوریِ اعصاب
پھولے ہوئے ٹخنوں، چکر آنے، سر درد، زکام، کمزوری جو گُردے اور
مثانے کی خرابیوں سے ہوتی ہے ـــــ ان سب کو جلد از جلد دُور کرنے کے لئے آج
Cystex ہی اپنے دوا فروش سے سائیٹیکس لیجئے۔
سائیٹیکس تیس سال میں لاکھوں مریضوں کی مدد کر چکی ہے۔
سائیٹیکس کی گارنٹی ہے کہ اطمینان نہ ہو تو رقم واپس

تمبول رنجن

پان کا خوشبودار و لذیذ دار مسالہ
پان میں کتھا چونا سپاری وغیرہ ڈالنے
کی ضرورت نہیں۔ پان میں تھوڑا سا
تمبول رنجن ڈال دینے سے سب چیزوں کا
ذائقہ آتا ہے اور منہ بھر جاتا ہے

نیست فی ڈبہ بارہ روپے ڈاک خرچ ایک روپیہ ایک
پانچ روپیہ پیشگی بھیجئے سے ڈاک خرچ معاف

(سس) اگروال کیمیکل ورکس • نمبر ۵۸ کلا کار اسٹریٹ کلکتہ

یونانی طب اور ویدک کی دوائیں

آپ کی ہیں
ان کا آپ پر حق ہے
ان کو استعمال کرنا اقتصاد اور حبِّ وطن کا فرض ادا کرنا ہے
اگر معتبر یونانی اور ویدک دوائیں درکار ہیں
تو
دواخانہ مجرّبات دہلی (کالی مسجد)
یہ پتہ یاد رکھئے

مایوس بیماروں کی اُمیدگاہ

حضرت حکیم سکندر شاہ صاحب قبلہ

آپ مسیح الملک جناب حکیم اجمل خاں صاحب دہلوی کے خصوصی شاگرد ہیں۔ آپ چالیس برس کے تجربہ کار
فن اور کمالِ استاد کا زندہ نمونہ اور ان کی قابلیت کی زندہ یادگار ہیں۔ آپ کا تذکرہ کتاب حیاتِ اجمل میں بھی شائع ہو چکا
ہے۔ آپ ہر قسم کے بیماروں کو روزانہ بلا معاوضہ ملاحظہ فرماتے اور باہر کے مریضوں کا بذریعہ خط و کتابت جناب حکیم اجمل خاں
اور اپنے مجربات و مفید ادویات سے علاج کرتے ہیں۔ اپنے بیماری کے حالات لکھ کر ایسے قابل طبیب سے مشورہ اور ان کے
مجرب ادویات سے فائدہ حاصل کیجئے۔ جواب کے لئے ٹکٹ ڈاک آنا ضروری ہے۔
پتہ: منیجر مطب حکیم سکندر شاہ صاحب قبلہ نئی سڑک کانپور

سرورق کی کہانی

دسمبر ۱۹۵۶ کے شمع میں پروانوں کو "سرورق کی کہانی" لکھنے کی دعوت دی گئی تھی ـــــ جس کے جواب میں ہمیں سینکڑوں پروانوں نے اپنی کوششیں بھیجیں۔ ان تمام کو بہت غور سے پڑھا گیا، اور ججوں نے اتفاق رائے سے جناب سریندر پرکاش سکسینہ ایم اے ایل ایل بی معرفت جناب رام چندر سکسینہ پیر غیب مراد آباد کی لکھی ہوئی کہانی پر انہیں پچیس روپے کی کتابیں انعام میں دینے کا فیصلہ کیا۔ اس کے علاوہ چند اور اچھی کہانیاں بھی، جو ہمیں پسند آئیں، شائع کی جا رہی ہیں ـــــ جنوری ۱۹۵۷ کے سرورق کی تصویر یقیناً آپ کے ذہن میں نئی نئی کہانیوں کو جنم دے گی۔ اپنی کہانی زیادہ سے زیادہ تین سو الفاظ میں لکھ کر "سرورق کی کہانی" ادارہ ماہنامہ شمع، آصف علی روڈ، نئی دہلی کو بھیج دیجئے۔ کہانی کے آخر میں کل الفاظ کی تعداد تحریر فرمائیں۔ ۵ جنوری ۱۹۵۷ تک ہمیں ملنے والی کہانیوں میں سے بہترین پر انعام، پچیس روپے کی کتابیں۔ ادارہ شمع کا فیصلہ آخری اور ہر حالت میں قابل قبول ہوگا۔ سرورق کی کہانی کے لئے بھیجے گئے خطوط میں شمع کے دوسرے شعبوں کے لئے کچھ نہ لکھئے۔ جواب کے لئے ٹکٹ نہ بھیجئے۔ اس سلسلے میں کوئی خط و کتابت نہیں کی جائے گی۔ بھیجنے والے کا پورا نام و پتہ ہونا ضروری ہے۔ انعام پانے والی کہانی، یا مقابلے کے لئے آئی ہوئی کوئی بھی کہانی، کسی بھی طرح بلا معاوضہ شمع یا اس سے متعلقہ مطبوعات میں شائع کی جا سکتی ہے ـــــ ہر کہانی بھیجنے والے کی اپنی کوششوں کا نتیجہ ہونی چاہیے۔

انعام

سریندر پرکاش سکسینہ، مراد آباد

سکھی!

تو نے دیکھا یہ بالا جو ابھی سبز ساڑی اور گلابی بلاؤز پہنے کھڑی ہے

گلاب کی پنکھڑیوں جیسے اس کے ہونٹ

سوکھے کیوں ہیں؟

ان پر ہر دم ناچنے والی مسکراہٹ کہاں گئی؟

جن ہونٹوں پر ہر دم گیت ناچتے رہتے تھے

اب ان پر گرم گرم آہیں رہتی ہیں۔

جن گورے گورے گالوں پر

گلابی رنگت جھلکتی تھی۔

ان پر آنسوؤں کی نیلی لکیریں کیوں ہیں؟

سکھی!

کیا بالا نے بھی

اپنے سینے میں پریم کی بھٹی تو نہیں سلگالی؟

من کی بات چھپانے والی! اچھی!!

آخر میں نے اس کی چوری پکڑ لی نا؟ ●

منیزہ خاتون، بریلی

دیکھو کیسی محبت ہے وہ لڑکا اس لڑکی کی مانگ میں پھول لگا رہا ہے۔ اور لڑکی کو تو دیکھو ـــــ غضب خدا کا ـــــ کیسی ہنس ہنس کر اسے دیکھ رہی ہے جیسے کوئی انہیں دیکھ ہی نہیں رہا ـــــ نہیں نہیں ـــــ وہ اس کا شوہر نہیں ہے۔ میں تو خوب جانتی ہوں ان دونوں کو ـــــ یہ لڑکی بھنا ـــــ میرے گھر کے نزدیک ہی رہتی ہے۔ نیتا نام ہے اس کا ـــــ اور یہ جو لڑکا ہے نا، یہ پردیسی ہے یہ نیتا کے مکان کے نچلے حصے میں کرائے پر آ کر رہا ہے۔ میں تو ان دونوں کی رگ رگ سے واقف ہوں مجھ سے کچھ ڈھکا چھپا تھوڑی ہے ـــــ بچارے کو نیتا کے یہاں آتے ہی عشق کا روگ لگ گیا تھا اب تم جانو آج کل تو عشق بھی چھوت کی بیماری بن گیا ہے اس سے اڑ کر یہ بیماری نیتا کو لگی خوب چھپ چھپ کر ملاقاتیں ہوئیں ـــــ تحفے دیئے گئے۔ ساتھ جینے ساتھ مرنے کی قسمیں کھائی گئیں۔ پہلے تو خیر چھپ چھپ کر عشق ہوتا تھا مگر اب دیکھو کیسے پر نکالے ہیں دونوں نے وہ تو کہو ابھی نیتا کے ماں باپ کو پتہ نہیں جس دن پتہ چل گیا اس نیتا کی بچی کی تو وہ شامت آئے گی کہ سب عشق رفو چکر ہو جائے گا اور یہ صاحبزادے جنگل میں دالے کسی سڑے کا پتہ معلوم کرتے نظر آئیں گے ـــــ بس تمام تماشے ختم ـــــ نہ نیتا جدائی کے غم میں زہر کھائے گی نہ یہ حضرت اسے حاصل کرنے کو جان کی بازی لگائیں گے ـــــ خیر اچھا ہے جتنے دن ہنس بول لیں ـــــ ہمیں راج اور کرشن سے مطلب۔ کسی سے کیا ہماری بلا سے کوئی کچھ کرے ●

نور ظفر بی اے، ناگپور

شمی۔ وہ شام کو آ گئے۔ ایسے اچانک آئے کہ میں تو بالکل گھبرا گئی۔ شام کو میں ماتاجی کے پاس بیٹھی چائے پی رہی تھی کہ وہ ایک دم تیزی سے کمرے میں داخل ہوئے اور ماتاجی سے بڑے ادب سے نمستے کیا۔ میرے تو ہونٹوں سے کپ ایک دم چھوٹ گیا۔ وہ کیا آئے جیسے اچانک باد صبا کا ایک جھونکا آ گیا۔ میرا دل انتہائی زور سے دھڑکا کہ میں فوراً دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ وہ ماتاجی سے کہہ رہے تھے "دوستوں کے خطوط آنے لگے تھے وہ ملنے کے لئے بہت بیقرار ہو رہے تھے اس لئے چلا آیا" سچ ہی تو ہے شمی۔ تو نے اب کے بہت ہی سنجیدہ خط لکھ دیا ہے کتنی گمبھیرتا اور کتنا تاثر تھا اس خط میں۔ اب ان کو پورا یقین ہو چکا ہے کہ ان کی محبت کا پھول دل کی گہرائیوں میں جڑ پکڑ چکا ہے۔ اس طرح کے اظہار پہ مجھے تو اپنی شکست کا احساس ہو رہا تھی۔ یہ سچ ہے کہ وہ مجھے بہت ہی اچھے لگتے ہیں مگر ان کو یہ بات بتانا نہیں چاہیے تھا۔

اب میرا جی بالکل نہیں چاہ رہا ہے ان سے ملنے کو۔ بات یہ ہے شمی تو نے خط میں بڑی سنجیدگی کا اظہار کر دیا ہے اور تو جانتی ہے کہ وہ کتنے شریر ہیں اب مجھے بار بار شرمندہ کرتے رہیں گے مجھے رات بھر نیند نہیں آئی شمی۔ میں سوچتی رہی دنیا میں آج بھی دلوں کے رشتے کتنے مضبوطی سے بندھ جاتے ہیں۔ ورنہ وہ اتنے شریر اس طرح کیسے چلے آتے۔

تو نے اب کے میرا خط اپنے ہاتھ سے لکھ کر ان کو بلا تو لیا مگر اب میرے بس کی بات نہیں ہے کہ ان سے ملوں۔ دل کو کتنا ابھارتی ہوں مگر وہ تیار نہیں ہوتا۔ خیال آتے ہی دھڑکتا ہے اور اتنی زور سے دھڑکتا ہے کہ شاید ابھی باہر نکل پڑے۔ میں رات بھر سوچتی رہی کہ اگر میں ان سے نہیں ملوں گی اور سچ تو یہ ہے شمی کہ مجھ سے اب ان سے پہلے کی طرح بیباکی سے ملا ہی نہیں جاتا تو وہ کیا خیال کریں گے۔ مگر یہ عشق ظالم ـــــ مجھے ایک ترکیب سوجھی ہے۔ سن ذرا قریب آ۔ میں نے سوچا ہے کہ جب رات کو وہ سو جائیں گے تو چپکے سے دبے پاؤں ان کے کمرے میں جا کر اس آسمانی جذبہ کو ان کے

گورے گورے پاؤں کے گلابی تلوے پر ایک بوسہ کی شکل میں جڑ کر دوں اور ان کی آنکھ کھلنے سے پہلے بھاگ جاؤں ——— کیوں؟ کیا اس سے وہ جان جائیں گے کہ میں ان کو دل کی گہرائیوں سے پیار کرتی ہوں۔ بول نا! ●

سید اقبال جعفری بھوپال

کانتا تو دیکھ رہی ہے گھر کتنا سجا ہوا ہے۔ اسی لئے تو نے پوچھا بھی نہیں تھا کہ کون آ رہا ہے۔ جانتی ہے کانتا ہمارے گھر کون آ رہا ہے؟ وہی کتابی چہرے والے ——— کھڑی ناک والے ——— خوب صورت سے ——— وہی جو فوج میں کپتان ہیں ——— ارے وہی جو پچھلے سال بھی آئے تھے لیکن کانتا پچھلے سال میں ان کو صرف ایک نظر ہی دیکھ سکی تھی۔ اس مرتبہ وہ ایک ہفتے کے لئے آ رہے ہیں ——— کانتا ایک ہفتے کے لئے ——— ادھر کانتا تم سمجھ کیوں نہیں جاتیں کہ کون آ رہے ہیں۔ وہی ——— وہی ——— بھئی وہی ——— کانتا تو بالکل بدھو ہے ——— ارے بھئی وہ ہیں ——— نا ——— اپنے اب بھی نہیں سمجھی۔ اچھا ادھر کان لا سُن۔

وہی میرے من مندر کے دیوتا! ●

عبدالاحد صوفی، نئی دہلی

اے دیکھنا، کالی شیروانی پہنے ہوئے جو صاحب ابھی ابھی یہاں سے گزرے ہیں وہ میرے خالہ زاد بھائی ہیں۔ ان کا شمار علی گڑھ کے ممتاز اور صف اوّل کے طلبا میں ہوتا ہے۔ اس سال ایل ایل بی کا امتحان دے رہے ہیں بیچارے یتیم ہیں۔ امی ان پر بہت مہربان ہیں۔ میرے کانوں میں یہ بھنک پڑ چکی ہے کہ امی مجھے ان کے حوالے کر دینا چاہتی ہیں۔ مگر میں ——— میں راشد سے وعدہ کر چکی ہوں۔ تو چاہے تو اپنے لئے منتخب کر لے۔ جب وہ یہاں سے گزر رہے تھے، تجھے کتنے شوق سے دیکھا ہے انہوں نے! ان کے لبوں پر پُراسرار مسکراہٹ نمایاں تھی ——— بس بجھ جا اب، اور ان کی طرف دیکھ کر تیری آنکھوں میں بھی تو حیا کی سُرخ لکیر کھنچ گئی تھی! — پیاری، خواہ مخواہ جھینپ مت، اب بھی تیرا متبسم چہرہ اور پُرشوق نگاہیں اس کی غمازی کر رہی ہیں کہ اُن کی شخصیت نے تجھ پر کتنا اثر ڈالا ہے ضرور تیرے دل میں لڈو پھوٹ رہے ہیں۔ آ، میں ان سے تیرا تعارف کراؤں۔ دیکھ، بات چیت کرتے ہوئے شرمانا مت، جھجکنا نہیں کھل کر ملنا ہاں ——— پھر تم دونوں ملتے تو رہنا ملتے رہنا۔ آگے تیرے لئے "موقع" ہے۔ تیری اُمید پوری ہوگی اور میں بھی آسانی کے ساتھ اپنے راشد کو پالوں گی۔ تو بھی راضی، میں بھی خوش۔ اری تو سوچ تو سہی، اگر ایسا ہو گیا تو ——— تو کتنا اچھا ہوگا، کتنا اچھا ہوگا!! ●

ممتاز یعقوب، کراچی

پہچانا تم نے نیلو! سامنے کون نائلون کی پیلی ساڑی اور کندن کا سیٹ پہنے ہوئے کھڑی ہے؟ کیسے مونہہ بنا بنا کر مرزا سفیہ کے لڑکے کے ساتھ ہنس رہی ہے۔ ارے یہ وہی تو ہے روپ وتی، سیٹھ من سکھ لال کی دختر نیک۔ جب سے ولنگڈن کلب کے مقابلۂ حسن میں چُنی گئی ہے، میم صاحب کے پیر ہی زمین پر نہیں پڑ رہے بڑی قلو پطرہ بنی پھر رہی ہے۔ پر صورت تو دیکھو ذرا! جب ہنستی ہے پوری بتیسی باہر نکل آتی ہے۔ اور ناک کی چونچ دیکھ کر فوراً یاد آ جاتا ہے میاں مٹھو چوری کھاتا ہے ——— لیکن جناب کون دیکھتا ہے خوب صورتی کے معیار کو جب جج ہی گدھا ہو۔ مذاق نہیں نیلو، بائی گاڈ وہ سچ مچ گدھا ہے۔ ابھی یہاں ہی کہیں تم کو چلتا پھرتا نظر آ جائے گا تب تو یقین کرو گی۔

اور نیلو وہ گدھا انسانوں کی طرح باتیں بھی کرتا ہے۔ شبنم کہہ رہی تھی کہ انگریزی اتنی نفیس بولتا ہے کہ آکسفورڈ کا گریجویٹ بھی شرما جائے۔ سیٹھ من سکھ لال نے اس گدھے کو اپنے ہاں ہی ٹھیرایا ہوا ہے یہی تو وجہ ہے کہ روپ وتی مقابلۂ حسن میں اوّل آ گئی ہے شمی تو بڑی لمبی چوڑی باتیں بتا رہی تھی۔ بھئی کوئی کہاں تک یقین کرے۔ کہہ رہی تھی کہ سیٹھ من سکھ لال گدھے کے ساتھ مل کر پنڈت نہرو سے پچیس تیس کروڑ کا کوئی ٹھیکہ لے رہے ہیں اور ساتھ ساتھ روپ وتی کی شادی بھی گدھے سے کر رہے ہیں۔ آج کلب کی یہ دعوت اسی خوشی میں تو ہو رہی ہے۔ بھئی عجیب عجیب باتیں ہیں۔ سنا کرتے تھے کہ ضرورت کے وقت گدھا بھی باپ بن جاتا ہے پر آج تو یہ داماد بن رہا ہے ●

ایس۔ ایم۔ ثریا، احمد آباد

میری پیاری سکھی!

اپنا کان ادھر لا۔ تجھے چند ایک مزے دار باتیں سناؤں۔

پہلے میں "شمع" لینے بازار جاتی تھی۔ تو صرف آٹھ آنے لے کر جاتی تھی مگر پچھلے چند ماہ سے دو آنے زائد لے کر جاتی ہوں۔

تو پوچھے گی کیوں؟

تو سُن!

سرورق کی کہانی پڑھنے کے لئے ایک ٹکیہ "ساریڈان" کی ساتھ لیتی آتی ہوں تاکہ بار بار بازار نہ جانا پڑے۔

ہائے مدیران کو خیال تو آیا کہ دلچسپ کہانی پروانے بھی لکھ سکتے ہیں۔ پر میں کہتی ہوں پچیس روپے کی کتابیں پروانہ بیچارہ کہاں اپنی پیٹھ پر لادے لادے پھرے گا۔ پروانہ نہ ہوا بابا جی کا گدھا ہو گیا۔ حالانکہ روپے نقد لیتے تو ان ہی سے وہ معمے حل کر سکتا تھا۔

اور ہاں! ایک بات اور

یہ جو ہر پرچے پر لکھا ہوتا ہے "چیف ایڈیٹر یوسف دہلوی آٹھ آنے میں"

آخر اس کا مطلب کیا ہے؟

پر دیکھ! کسی سے کہنا نہیں۔ سب راز کی باتیں ہیں اپنے "اُن" سے بھی مت کہنا

مردوں کے دل میں بات پچتی ہی نہیں۔

مثل مشہور ہے "دیوار ہم گوش دارد"

کہیں "شمع" والوں کو معلوم ہو گیا تو نقد اور ادھار سب کچھ چھوڑ چھاڑ، کپڑے لتے پھاڑ جنگل کو چل دیں گے ●

محمد حمید زیدی، خان پور (پاکستان)

او رجنی، دیکھتی ہے اس پارک کے کونے میں وہ گیندے کی کیاری کے پاس ایک شخص بیٹھا کیسا ٹکٹکی باندھے ہمیں دیکھ رہا ہے تجھے معلوم ہے وہ کون ہے؟ ..... اری وہ "شمع" کا آرٹسٹ ہے۔ دیکھ تو سہی انداز سے ایسا دکھائی پڑتا ہے کہ ہماری تصویر ہی کھینچ ڈالے گا تجھے خبر بھی ہے یہ آرٹسٹ کیسے ہوتے ہیں کوئی منظر کوئی چیز دل کو بھا جائے بس کاغذ پر اُتار کر دم لیتے ہیں ..... اگر ہمارے نقش کہیں "شمع" میں آ گئے تو دیکھ لینا ستیش کو کیسا آڑے ہاتھوں لیتی ہوں۔ پچھلے دنوں پچو کی ایک چھوٹی سی تصویر اخبار میں کیا چھپ گئی تھی گردن اکڑائے اکڑائے پھرتے تھے۔ رام کرے ایسا ہو جائے تو تو بھی تو اپنے منگیتر کیلاش پر خوب رعب گانٹھے گی!

بہترین طور پر جاننے والے لوگ
پی آئی اے
کے ذریعے
پرواز کرتے ہیں

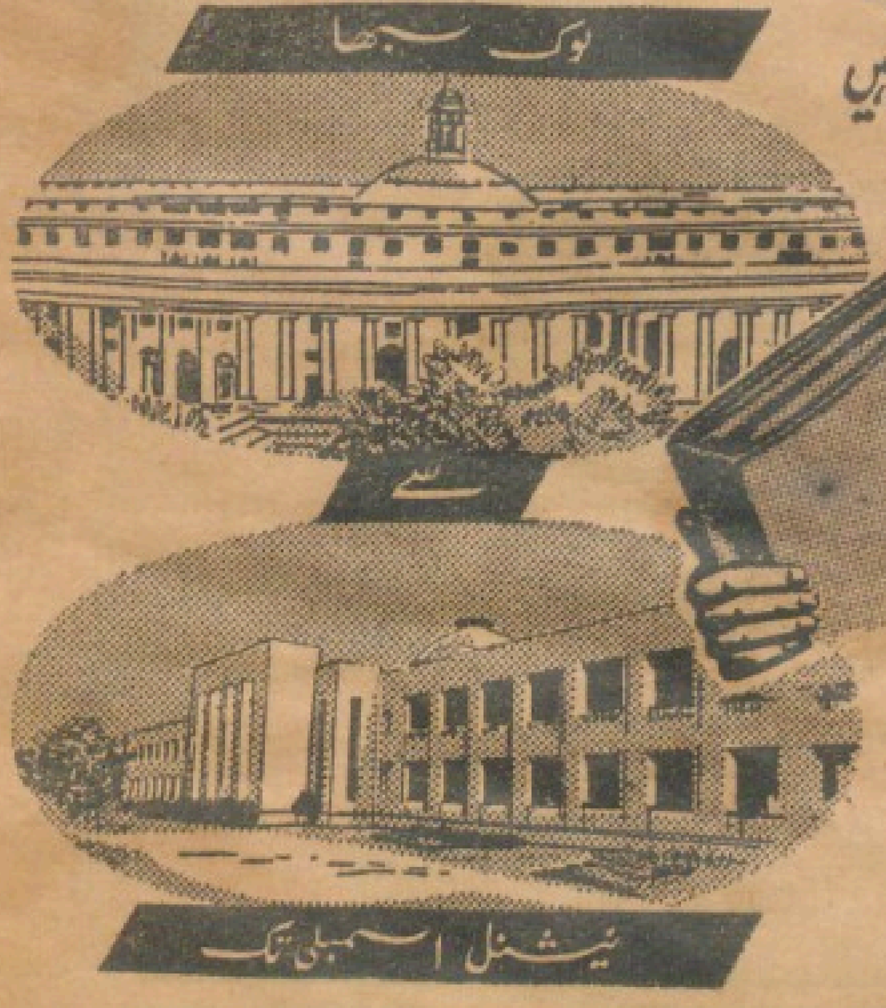

ڈپلومیٹ
پی آئی اے کی
"کیپٹل" سروس سے پرواز کرتا ہے

پی آئی اے کی کیپٹل سروس ہندوستان کی راجدھانی کو پاکستان کی راجدھانی سے جوڑ دیتی ہے۔
تجربہ کار مسافر، وہ لوگ جو معلومات رکھتے ہیں، ہمیشہ پی آئی اے کے ذریعے پرواز کرتے ہیں۔ تیز رفتار، آرامدہ اور ہم نشینی کے قابل دلچسپ ہم سفروں کے ساتھ خوشگوار سفر کا لطف اٹھانے کے لئے پی آئی اے کی "کیپٹل" سروس سے پرواز کیجئے۔

دہلی سے
کراچی تک

ہر ہفتہ پرواز کرنے والے چار تیز رفتار کہیں نہ رکنے والے طیارے

اپنے ٹریول ایجنٹ سے ملاقات کیجئے یا اس پتہ پر ملئے

میٹرو ہوٹل، دہلی
فون نمبر، ۴۲۶۴۵

پاکستان
انٹرنیشنل ایرلائنس

امرت انجن

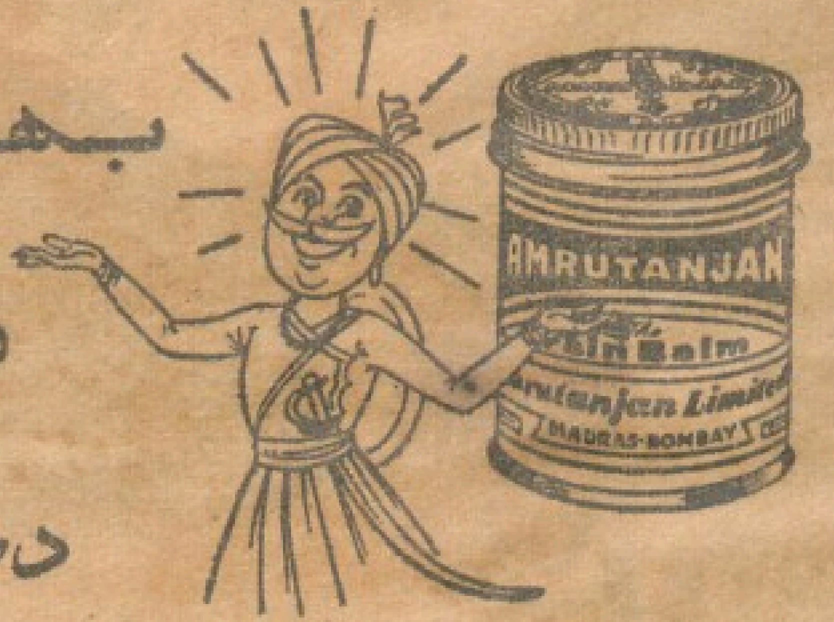

بہترین

فاتح

درد

امرت انجن لیمیٹڈ، مدراس ۴، بمبئی ۱ اور کلکتہ ۷ میں بھی اس کی آفسیں ہیں

AL-E6-6 URDU

دن بھر بالوں کو

درست رکھنے کے لئے

پرلائن

فرنچ

لیونڈر

بریلین ٹائن

استعمال کیجئے

PEARLINE PARIS PRIVATE LTD.
P.O. Box 493 BOMBAY 1.

قیمت: ایک روپیہ پندرہ آنے فی جار۔ علاوہ مقامی ٹیکس

تنقید نگار

کسوٹی

بے لاگ فلمی تبصرے

بندھن | انصاف | گوتم بدھ | پریوار

بندھن

سرکار پروڈکشنز کی فلم بندھن جسے نیو تھیٹرز کے نامور فلم ساز بی این سرکار کے لڑکے دیپ سرکار نے پروڈیوس کیا ہے، موجودہ دور کے فلم سازوں کی عام روش سے ہٹ کر، ایک بامقصد کہانی ہے جس میں خصوصاً اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ شادی کے وقت پڑھے جانے والے منتر انتہائی موثر اور اہم ہوتے ہیں۔ بندھن کا افسانہ انوروپا دیوی کے مشہور بنگالی ناول "منتر شکتی" سے لیا گیا ہے اور اگرچہ فلم کے واقعات سست رفتاری سے ظہور پذیر ہوتے ہیں، تاہم یہ فلم پاکیزگی، ستھراپن . . . غرضیکہ نیو تھیٹرز کی تمام مخصوص خوبیوں کی حامل ہے۔

بندھن کی کہانی بانی کے اردگرد گھومتی ہے جو میرا کی طرح بچپن ہی سے رادھا گوبند کو اپنا خاوند تصور کر لیتی ہے۔ اس کا دادا مرتے وقت اس امر کی وصیت کر جاتا ہے کہ اس کی جائداد بانی کو ملے گی مگر اس شرط پر کہ وہ اپنی برادری کے کسی شریف خدا پرست نوجوان سے شادی کرلے۔ بصورت دیگر، اس کی تمام جائداد رادھا گوبند کے مندر کو دی جائے۔ بانی مندر چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات، بانی کی "قدامت پسندی" مندر کے پجاری امر (پردیپ کمار) کی "ترقی پسندی" سے ٹکرا جاتی ہے۔ پجاری امر کا نظریہ یہ ہے کہ بھگوان کو حاصل کرنے کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ اس کی دنیا کے باشندوں کی سیوا کی جائے۔ اب بانی کے سامنے، اس کے سوائے کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ امر سے شادی کرے۔ آخر وہ اس شرط پر شادی کے لئے راضی ہو جاتی ہے کہ وہ اُسے شادی کی رات ہی چھوڑ جائے گا۔

شادی کے فوراً بعد پجاری امر آسام چلا جاتا ہے اور اپنی بیوی کو خدمتِ خلق کے لئے چھوڑ جاتا ہے ——— اور اس طرح بانی کو بہت دیر کے بعد یہ احساس ہوتا ہے کہ اسے امر کی ضرورت ہے اور امر کو اس کی!———

بندھن کی جذباتی کہانی، بامقصد اور حقیقت کو اجاگر کرنے والی ہے اور ہدایت کار ہیم چندر نے شادی کے قدامت پسند اور ترقی پسند ——— دونوں نظریوں کو نہایت دل چسپی اور تفریحی عناصر سے سجا کر پیش کیا ہے۔

پجاری امر کے کردار میں پردیپ کمار کی اداکاری عامیانہ رنگ لئے ہوئے ہے۔ موتی لال، ڈیوڈ اور اچلا سچدیو کی اداکاری، بندھن ایسی جذباتی اور مجلسی کہانی میں، خصوصاً قابلِ تعریف ہے ——— ہیمنت کمار کے نغمے، کانوں کو بھلے معلوم دیتے ہیں۔ مختصر یہ کہ بندھن، ان لوگوں کو ضرور پسند آئے گی جو نیو تھیٹرز چھاپ کی تصویروں کو ہمیشہ پسند کرتے آئے ہیں . . . لیکن بہتر ہوتا، اگر اس فلم کا نام، کچھ اور ہوتا۔ تاکہ اسے دیکھنے سے پہلے بمبئی ٹاکیز کی مشہور فلم بندھن کی یاد تازہ نہ ہوتی۔

نمّی بشکریہ فلم انصاف

انصاف

بھگیہ ُیودیا پکچرز کی فلم انصاف، ایک ڈرامائی کہانی ہے اور بعض شدید قسم کی ہدایت کارانہ غفلتوں کے باوجود، دل چسپ ہے۔ ہمارے ملک میں، کاسٹیوم ڈرامائی فلمیں، باکس آفس کے اعتبار سے، اکثر اوقات کامیاب رہتی ہیں اس لئے کہ ایسی فلموں میں، لڑائی کے علاوہ دل پر اثر ہونے والے، جذباتی مناظر پیش کرنے کی بھی گنجائش رہتی ہے۔ اسی نقطۂ نظر سے، انصاف بھی ایک کامیاب فلم ہے کیوں کہ اس میں وہ سب کچھ ہے

جسے عام تماشائی بے حد پسند کرتے ہیں۔

انصاف، ایک ایسے بادشاہ (تیواڑی) کے عدل وانصاف کی کہانی ہے جو شکار کے وقت، غلطی سے ایک کسان کو ہلاک کر دیتا ہے اور جب اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسان کی بیوی کے ہاں بچّہ پیدا ہونے والا ہے تو دربار کی طرف سے اس کی اور اس کے بچّے کی پرورش اور نگہبانی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ کسان کی بیوہ صابرہ (درگا کھوٹے) کے ذمّے، بعدازاں بادشاہ کے نوزائیدہ لڑکے یوسف کی پرورش کا کام بھی سپرد کیا جاتا ہے۔ اور جب یوسف جوان ہوتا ہے تو صابرہ یوسف کی جگہ، اپنے بیٹے سلیم کو محلوں میں بھیج دیتی ہے —— لڑکوں کا یہ تبادلہ، انصاف کی کہانی کی بنیاد ہے۔ اس کے بعد، کہانی معمولی ہے، راز کا افشاں ہونا، صابرہ کی قربانی، —— اور یوسف اور سلیم کے تصادم کے مناظر جن کی غیر موثر فلم بندی سے، ہدایت کار کی ناپختہ ذہنی کا ثبوت ملتا ہے۔

درگا کھوٹے فلم کی جان ہے اور اس نے صابرہ کا کردار بڑے باوقار طریقے سے ادا کیا ہے۔ یوسف اور وزیر کی لڑکی شبنم کے کردار میں اجیت اور نلنی جینت کا رومانی جوڑا، خوبصورت اداکاری کا مظہر ہے غالباً تلوار سونتنے والی لڑکی کے کردار میں، نلنی جینت نے پہلی بار کام کیا ہے۔ کمل کپور اور کمل، فلمی کہانیوں کے مخصوص ولین ہیں مگر ان کی اداکاری میں کوئی خاص بات نہیں۔

جے راج، اوشاکرن، انور حسین، کمل، سجن، کملا شنکر، اشیم کمار اور سیتا چیٹرجی فلم پریوار میں

گوتم بدھ

حکومتِ ہند کے فلم ڈویژن کے لئے، فلم ساز بمل رائے کی تیار کردہ پوری لمبائی کی دستاویزی فلم گوتم بدھ، بمل رائے اور ان کے ساتھیوں کے سر پر، کامیابی کا ایک اور سہرا باندھتی ہے۔ نوجوان ہدایت کار رَجونس کھنّہ اور عکاس دلیپ گپتا گوتم بدھ کے بتوں، مندروں اور تعلیم کو سلولائیڈ میں منتقل کرنے کے لئے پچھلے ایک ڈیڑھ سال سے ملک کے طول وعرض کا جو دورہ کرتے رہے ہیں، وہ رائگاں نہیں گیا۔ یہ فلم جسے حال ہی میں انگریزی کمینٹری کے ساتھ ریلیز کیا گیا ہے، بجا طور پر، فخر سے غیر ملکوں میں نمائش کے لئے پیش کی جا سکتی ہے۔ فلم کی سب سے بڑی خوبی ہے، اس کی فلم بندی کے بعد، خوبصورت تدوین! —— تدوین کے ماہر رشی کیش مکرجی نے اپنے شعبے میں، کچھ ایسا کمال دکھایا ہے کہ نہ صرف فلم تیز رفتار اور دلچسپ بن گئی ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خاموش بُت، خود بخود اپنی خاموش زبان سے، اپنی کہانی بیان کر رہے ہیں۔ سلیل چودھری کی موسیقی سے خالص "ہندوستانیت" جھلکتی ہے —— اس فلم کی تیاری پر، حکومتِ ہند خصوصاً مبارک باد کی حق دار ہے جس نے گوتم بدھ کی زندگی اور تعلیم کو ہندوستانی عوام اور دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کا اقدام کیا۔

پریوار

بمل رائے پروڈکشنز کی فلم پریوار، ایک گھریلو کہانی ہے جس کی واحد خوبی ہے اس کے قہقہے اور کہانی کا خالص ہندوستانی رنگ! —— یہ فلم بنگالی زبان کی فلم کا ہندوستانی ترجمہ ہے جس کی کہانی پنچو گوپال مکرجی نے لکھی ہے اور ہندی مکالمے پال مہندرا نے! بپن گپتا، درگا کھوٹے —— جے راج، اوشا کرن —— انور حسین، کمل —— سجن اور کملا شنکر —— اشیم کمار، سیتا چیٹرجی۔ . . . یہ پانچوں جوڑے، گھریلو جھگڑوں، گھریلو شرارتوں اور گھریلو قہقہوں کی ایک ایسی داستان پیش کرتے ہیں جسے دیکھ کر تماشائی ہنسے بغیر نہیں رہتا۔ فلم کے مکالمے غنیمت ہیں اور سلیل چودھری کی موسیقی بھی عامیانہ درجے کی ہے۔ کشور کمار کو ایک مہمان آرٹسٹ کے طور پر، کہانی میں بلاوجہ نہ گھسیڑا جاتا تو بہتر ہوتا —— بہر حال، پریوار، خاوندوں اور بیویوں کی کہانی ہے۔ اور خاوندوں اور بیویوں کو . . . . ہمیں یقین ہے . . . . ضرور پسند آنی چاہئے!

Yesterday's Glory-

To-day's Pride!

SOWAR PRIMA CALENDAR
Centre-Second 10½"
Everbright Steel .. Rs. 185

اعلیٰ فن کاری کی ہندوستانی روایت صدیوں پہلے سے چلی آتی
ہے اس نے ہندوستانی معمار کو ہمیشہ امتیازی شان بخشی ہے۔ آج
بھی یہ روایت طرح طرح کے ڈیزائنوں میں اور سنگ تراشی
کے نادر نمونوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اعلیٰ فن کاری کی یہی روایت
تو ہے جس نے تین چوتھائی صدی سے بھی زیادہ سے 'ویسٹ اینڈ'
کے نام کو ایسی گھڑیوں کے لئے مشہور کر رکھا ہے جو نہ صرف یہ کہ
مضبوط ساخت کی ہوتی ہیں، بلکہ انتہائی درست وقت پیما بھی
ہیں، جن میں خوش نمائی اور اعتماد یک جا کر دئے گئے ہیں۔ اب
یہ کوئی حیرت کی بات نہیں رہی ہے کہ آج بہت سے لوگ اپنی
ویسٹ اینڈ گھڑیوں پر فخر کرتے ہیں۔

WEST END WATCH CO.
BOMBAY CALCUTTA

MARKET LIGHTS مشعل خرید

خود بخود جوڑنے اور گھٹانے والی حیرت انگیز جرمن مشینیں

صرف اسے ہی تک پڑھ سکنے والا انسان............ اتنک لگاتار جوڑ اور گھٹا سکتا ہے۔ ۱۴ اونس وزن۔ سگریٹ کیس کے برابر سے ٹائپ رائٹر سائز تک ہر قسم کی مشینیں موجود ہیں۔ لکھئے پوسٹ بکس نمبر ۱۳۔ الہ آباد

Office and Pocket Models of German Adding-Subtraeting Machines.

Available in all sizes and for all systems of coinage and currency. For Orders, Agency or Exclusive Selling Rights, address :—

POST BOX 13, ALLAHABAD.

دمہ کا بلغم پہلے ہی دن تحلیل ہوگیا

ہزاروں مریض دم گھٹنے، کھانسی، سانس کی خرخراہٹ دمہ اور برانکائٹس جیسے موذی امراض کے حملوں سے مینڈیکو Mendaco کے استعمال کے ذریعے نجات حاصل کر چکے ہیں یہ نیا سائنٹیفک امریکن فارمولا خون کے ذریعے پھیپھڑوں اور نالیوں کی جھلیوں سے ہو کر ناک تک اثر کرتا ہے اور گاڑھے بلغم کو گھلا کر خارج کرتا ہے، جس سے آپ سانس با آسانی لے سکتے ہیں۔ کھانسی اور گھٹن کو ختم کر کے بچوں کی طرح آرام کی نیند سویئے مینڈیکو Mendaco اپنے دوا فروش سے حاصل کیجئے۔ آپ کی تسلی یا دام کی واپسی کی گارنٹی دیجاتی ہے

سات رنگ

سات رنگوں میں چھپی ہوئی کتاب "گڑوں گوں" بچوں نے اس قدر پسند کی کہ اسی طرح کی چھ اور نئی کتابیں "سچے دوست۔ بے وقوف بندر۔ بے وقوف راجہ۔ ڈرپوک چوہا۔ شیر کا انعام۔ ظالم بلی" ہم نے چھاپی ہیں۔ ہر کتاب نہ صرف نصیحت آموز ہے بلکہ ہر صفحے پر سات سات رنگوں میں چھپی ہوئی تصویریں بھی ہیں ہر کتاب کی قیمت چھ آنے ہے۔ لیکن یہ ساتوں کتابیں ایک ساتھ منگانے میں اتنا ہی محصول ڈاک لگتا ہے جتنا ہر کتاب علیحدہ علیحدہ منگانے پر۔

کھلونا بک ڈپو۔ پھاٹک حبش خاں۔ دہلی

بلی، میرا محبوب

ایگفا بلی نے ٹورسٹ اور تعطیلات کی چھٹیاں منانیوالے لوگوں کا محبوب ترین کیمرہ ہے۔ یہ قابل اعتماد۔ ہلکا اور ہر لحاظ سے مکمل و موزوں ترین کیمرہ ہے۔ کفایت شعارانہ B2 (120) فلم پر یہ کیمرہ، بم سائز کی آٹھ شاندار تصویریں کھینچ سکتا ہے اس کے اگنر ایف 6.3 لینز پر آپ آسانی سے رنگدار تصویریں کھینچ سکتے ہیں
دیگر خصوصیات: آئی لیول اوپٹکل فائنڈر، فلیش سائنکرو نائزڈ شٹر ۳½ فٹ سے بے پایاں فوکس۔ سونگ آؤٹ سپول ہولڈرز۔ آٹومیٹک۔ اوپننگ وغیرہ

وبرو 3 سپیڈ شٹر کے ہمراہ =/۱۶۹ روپیہ
(علاوہ مقامی ٹیکس)

Agfa ایگفا بلی - ۱

مفت - باتصویر میگزین ایگفا فوٹوگیلری پڑھ کر اپنی فوٹوگرافی میں اصلاح کیجئے جو کسی بھی ایگفا ڈیلر سے مفت مل سکتی ہے۔

ایگفا انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ

بمبئی ۔ نئی دہلی ۔ کلکتہ ۔ مدراس

وہ چار خوش نصیب

جنہوں نے شمع معمہ نمبر ۷۷ میں پہلا انعام حاصل کیا

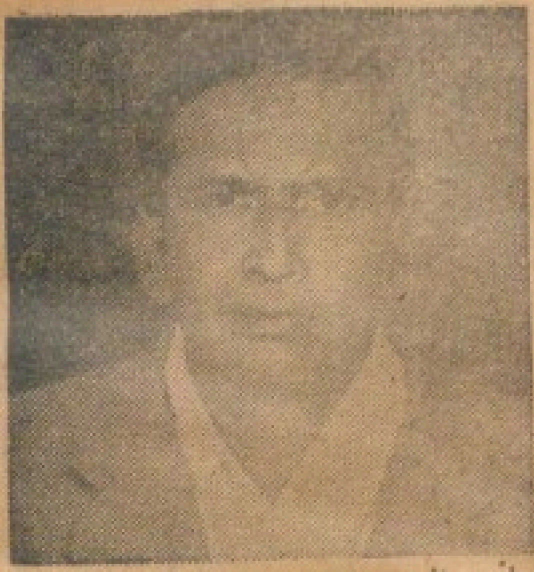

محمد نسیم جھانسی

نگار سلطانہ غازی پور

ایم صدیقی چوہان وزیرآباد

اشتیاق النساء (انہوں نے اپنا فوٹو نہیں بھیجا)

شمع معمہ نمبر ۷۹ کے ذریعے دو لاکھ روپے حاصل کیجئے

سپریم کورٹ کے حکم سے معموں کا نیا قانون، شمع معموں پر نافذ نہیں ہوتا

غلط افواہوں پر یقین نہ کیجئے ..... اپنے حل برابر بھیجتے رہیئے

مطبوعہ نئی دہلی فروری ۱۹۷۵ء

پہلا انعام ایک لاکھ پچیس ہزار روپے نقد

125000

ضرور حاصل کیجئے

دوسرا انعام ایک غلطی والے حل پر بیس ہزار روپے، تیسرا انعام دو غلطیوں پر پچیس ہزار روپے اور چوتھا انعام تین غلطیوں پر بیس ہزار روپے۔ صحیح حل وہی سمجھا جائے گا جو ہمارے سربمہر حل سے (جو لائیڈز بنک لمیٹیڈ دہلی میں محفوظ ہے) بالکل مل جائے۔ صحیح حل اور انعام پانے والوں کے نام شمع نئی دہلی فروری ۱۹۵۷، اور ماہنامہ شمع لاہور فروری ۱۹۵۷ میں شائع ہوں گے۔ ایک خاکے کی فیس داخلہ ایک روپیہ (یا ایک شلنگ چھ پنس) اور تین خاکوں کی فیس داخلہ دو روپے آٹھ آنے (یا چار شلنگ) ہے۔ آپ جتنے خاکے چاہیں اسی حساب سے بھیج سکتے ہیں۔ شمع معمہ نمبر ۷۹، کے سب خاکوں کے ساتھ صرف ایک ٹوکن شمع معمہ نمبر ۷۹، ضرور بھیجئے جو ماہنامہ شمع نئی دہلی یا ماہنامہ شمع لاہور میں سے کاٹا گیا ہو۔ مفصل شرائط ماہنامہ شمع نئی دہلی اور ماہنامہ شمع لاہور میں ہر ماہ شائع کی جاتی ہیں ان کی پابندی ضروری ہے

ٹوکن شمع معمہ نمبر ۷۹

شمع معموں کی شرائط پڑھ کر منظور کر لینے کے بعد شمع معمہ نمبر ۷۹ کے حل ارسال ہیں۔ میں ایڈیٹر معمہ کے ہر فیصلے کا پابند رہوں گا۔

نام و پتہ ____________________

____

____

شمع معمّے اردو کے عظیم ترین ایمان دار معمّے ہیں

شمع معمہ، آصف علی روڈ، اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا

یہ آسان شمع معمہ صرف اکیس (۲۱) حروف درست بھرنے پر پہلا انعام مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار (۱،۲۵،۰۰۰) روپے آپ کو دلا سکتا ہے!

شمع معمے، نئے سال کی خوشی میں خاص طور سے پیش کرتے ہیں ——

۲۰۰۰۰۰

دو لاکھ روپے کے نقد انعامات

دفاتر شمع دہلی اور نئی دہلی میں دستی حل وصول ہونے کی آخری تاریخ ۸ جنوری ۱۹۵۷ء ۸ بجے رات تک

ڈاک سے حل وصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۵۷ء ایک بجے دوپہر تک —

اشارے

دائیں سے بائیں

۱. دو لاکھ روپے کے انعامات میں سے اپنا حصہ حاصل کیجئے! — کر چند آسان اشاروں کے جواب لکھئے۔

۴. شمع معمے — کے لئے ایک بار پھر دو لاکھ روپے کے انعام پیش کرتے ہیں۔ اپنا حصہ حاصل کیجئے۔

۶. دیوالی کا وہ سماں کتنا حسین اور دل کش ہوتا ہے جب ایک طرف خوبصورت — اور جگمگ جگمگ کرتے ہوئے بازار ہوں اور دوسری طرف ہر گھر دلہن کی طرح سجا ہوا!

۷. اپنے دوستوں کو بھی — بڑے انعام حاصل کرنے کے لئے یہ شمع معمہ حل کرنے کی دعوت دیجئے۔

۱۰. جنگل میں ناچتا ہے۔

۱۱. شریف آدمی گالی سن کر چپ ہو جاتا ہے، لیکن ذلیل ایک کی — سناتا ہے، اور پھر بھی چپ نہیں ہوتا۔

۱۲. سات میں سے ایک دن، اور بہا تھا!

۱۴. اس غریب دیہاتی کا دل — نئی چیزوں کو دیکھ کر مچل جاتا ہے جسے اپنی عمر میں پہلی بار شہر کا کوئی بارونق بازار دیکھنے کا اتفاق ہوا ہو۔

۱۵. عوام میں زبردست خوف و ہراس پھیل جاتا ہے، جب سیلاب کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا پانی روز بروز — رہا ہو اور ایک کے بعد دوسرے علاقے کو اپنی زد میں لے رہا ہو۔

۱۶. جو گل کر واپس نہیں آتا۔

۱۷. ہند اور پاکستان میں اس سال بھی کتنے ہی دیہات سیلاب آنے کی وجہ سے جھیلوں اور دریاؤں کی مانند — گئے۔

۱۸. چوٹ اور سانپ۔ ۱۹. کھلا ہوا۔

۲۰. ایک کمزور اور بزدل آدمی اگر — سے بھی خوف کھائے تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔

۲۲. اسرائیلی حملے کو بہانہ بنا کر برطانیہ اور فرانس نے جو — فوجی کارروائی کی ہے، دنیا بھر کے امن پسند لوگوں کی طرف سے اس کی شدید مذمت ہوئی۔

۲۴. عیاش دولت مند کے دسترخوان پر — اور لذیذ غذائیں تو ضروری ہوتی ہیں۔

۲۵. سامنے کوئی غریب آدمی بھوک سے تڑپ رہا ہو اور انتہائی بری حالت میں ہو — بھی ایک ظالم آدمی کا دل نہیں پسیجتا۔

۲۶. دنیا کے مختلف مذاہب کی الہامی کتابیں مختلف — میں مختلف پیغمبروں پر نازل ہوئی ہیں۔

اوپر سے نیچے

۱. بندگی، تسلیمات۔

۲. جس کے حساب سے پیر پھیلانے چاہئیں۔

۳. بلند قد کا ایک درخت۔

۵. ووٹ، کاغذ کا ایک معمولی — ہی سہی لیکن اس کی قدر و قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

۸. آج کل زمانہ ہی اس قسم کا ہو گیا ہے، نہ تو مسلمان خدا کی طرف دھیان دیتا ہے اور نہ ہی ہندو بھگوان کو — ہے۔

۹. لادی ہوئی۔

۱۳. اس آدمی کا چہرہ قابل دید ہوتا ہے جو اردگرد کے ماحول سے بےخبر ہو کر سگریٹ کے کش لے رہا ہو اور اس کا — فضاؤں میں پرواز کر رہا ہو۔

۱۷. اگر ناول مزے دار اور دلچسپ ہو تو ایک ہی — پڑھ کر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔

۱۸. یقیناً وہ نوجوان — کے قابل ہے، جو راہ چلتی ہر لڑکی پر آوازے کستا ہو! ۱۹. کھلا ہوا۔

۲۰. بسنتا — کی آب و ہوا خوشگوار اور معتدل ہوتی ہے۔

۲۱. ہندوستان کے لئے فخر کی بات ہے کہ گوتم بدھ اور مہاتما گاندھی دونوں نے — سے ساری دنیا کو امن اور عدم تشدد کا پیغام دیا تھا۔

۲۳. عموماً دیکھا گیا ہے کہ بے — آدمی ہر قسم کا لحاظ اور شرم بالائے طاق رکھ کر بےباکی سے بات کرتا ہے۔

شمع معمہ نمبر ۷۹

پ		شمع معمے	■	جھ	م	س		و	س
ر		ن	م	■	■	ر	ا	■	ل
	■	■	کھ	ا	ل		د	پ	ا
ہ	د	ب	■		د	■	ر	و	
دو	ہ	ڑ		■	ی		■		دو
لاکھ		■		ب	■	ر	ی	ت	لاکھ
ے	ا		■	ا		■	ر	ا	م
ہ	ن	ا			ا	ج	■	■	
	■	و	ی	■	■		غ	ر	م
ن	و	ن	ا		ز	شمع معمے	■		ت

اپنے حل اس پتے پر بھیجئے:

شمع معمہ نمبر ۷۹، شمع معمے آصف علی روڈ، اجمیری گیٹ، نئی دہلی

ہندوستان اور دوسرے ممالک سے فیس بھی اسی پتے پر آنی چاہیے

پاکستان میں اس پتے پر بھیجئے:

شمع (اوورسیز) پرائیویٹ لمیٹڈ شاہ عالم گیٹ، لاہور

۹ جنوری کو اتوار ہونے کے باوجود دفاتر شمع دہلی اور نئی دہلی حل لینے کے لئے کھلے رہیں گے۔ ڈاک کی تعطیل کے خیال سے اپنے حل جلد از جلد بھیجئے —

شمع معمے، آصف علی روڈ، اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا۔

نرس کا کہنا ہے:
"نزلہ زکام
کو جلد از جلد
دور کرنے
کا
یہ جدید طریقہ ہے"
جب بچے کو نزلہ زکام ہو جائے تو آپ اُسکی تکلیفوں کو وکس ویپوریب کے ذریعہ جلد از جلد دور کر سکتے ہیں۔ آپ اس فرحت بخش دوائی کو سینے گلے اور پیٹھ پر سوتے وقت مل دیجئے
اکثر ملکوں کی نرسیں اور ڈاکٹر وکس ویپوریب کی زور دار سفارش کرتے ہیں کیونکہ یہ نزلہ زکام کو ۲ طرح سے دور کرتا ہے۔
۱- اگرچہ وکس ویپوریب کو عام طور پر فقط بام ہی کی طرح مل دیا جاتا ہے مگر اس کا آرام دینے کا طریقہ بالکل نرالا ہے۔ یہ لاجواب دوا جلد میں جذب ہو کر بچے کے سینے کے درد کو اور جکڑن کو دور کرتی ہے۔
۲- جوں جوں آپ وکس ویپوریب کو ملتے ہیں اس میں سے تیز اور دوائی اثر لئے ہوئے ایک دل پسند مہک اُٹھتی ہے جو آپ کے بچے کے سانس کے ساتھ اندر داخل ہوتی ہے۔ یہ بند نتھنوں کو صاف کرتی ہے گلے کی خراش کو دور کرتی ہے اور کھانسی کو آرام دیتی ہے۔
ساری رات بچے کے نزلہ زکام کے ساتھ وکس ویپوریب کی جدوجہد اِن دو جدید طریقوں پر جاری رہتی ہے اور اکثر صبح ہوتے بیماری کی شدت بڑی حد تک کم ہو جاتی ہے۔
جلد میں جذب ہو کر سینے کے درد کو دور کرتا ہے
نزلہ زکام کو ۲ طرح سے دور کرتا ہے
ناک کی راہ سے عمل کر کے سانس کی تکلیف کو دور کرتا ہے
VICKS VAPORUB
نزلہ زکام کی بہترین دوا
"فقط مل دیجئے"
وِکس وَیپورب
وکس ویپورب ٹریڈ مارک ہے
NAS
AD 222

کسی بھی تقریب پر
دینے کے لئے ایک مثالی تحفہ

ایسا تحفہ کہ دینے والے اور لینے والے دونوں کے لئے فخر کی بات ہو بوڑھوں، بچوں سب کے لئے تعلیم اور تفریح کا مستقل ذریعہ۔ زیادہ واضح عکس کے لئے ڈی لکس ویو ماسٹر میں روشنی کا مناسب انتظام ہے۔ ساتھ میں (تین پیکٹوں میں) نو بہترین ریلیں اور ایک شاندار خوبصورت تحفہ کا ڈبہ بھی بغیر زائد قیمت ادا کئے ملے گا۔

جن جگہوں پر ہمارے ڈیلر نہیں ہیں
وہاں ڈیلروں کی ضرورت ہے۔

VIEW-MASTER

ویو ماسٹر

سارے خاندان کے لئے تفریح

تفصیلات کے لئے لکھئے:

پٹیل انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ
۱۹۰، ہارن بی روڈ، بمبئی ۱۰۔
شاخیں، نئی دہلی کلکتہ اور مدراس

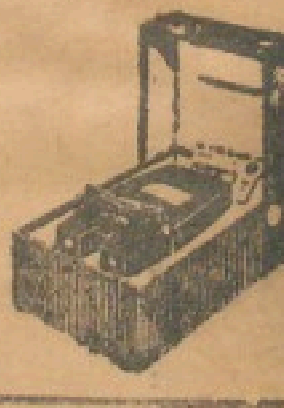

قیمت
۴۹/۱۲/- روپے
مقامی ٹیکس کے علاوہ

شمع معمّوں کے صحیح حل گھر بیٹھے منگائیے

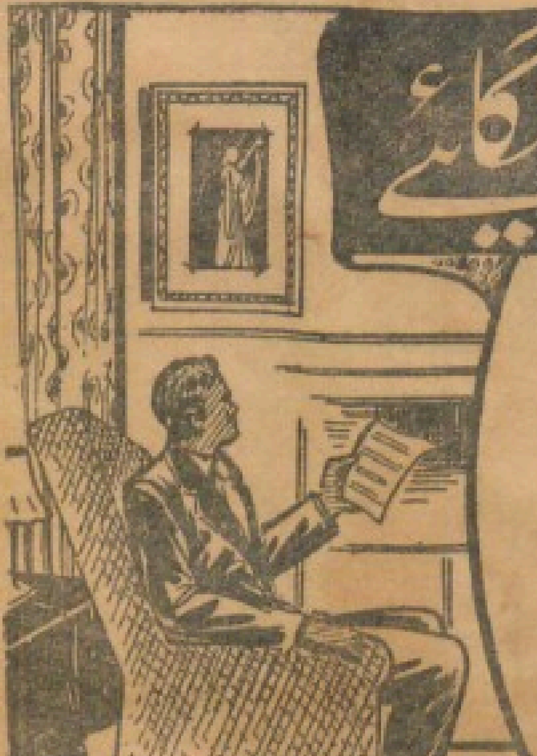

شمع معمے کا صحیح حل دن کے ایک بجے بینک سے برآمد ہوتا ہے —— اور اسی دن تین بجے تک صرف دو گھنٹے بعد دو رنگوں میں چھپی ہوئی اس کی ہزاروں نقلیں معمے حل کرنے والوں کو ڈاک سے روانہ کر دی جاتی ہیں۔ اتنی جلدی صحیح حل روانہ کرنے کیلئے دفاتر شمع میں ہزارہا روپے کی نئی مشینری لگائی گئی ہے اور وقت بچانے کا ہر ممکن طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحیح حل برآمد ہونے کے دوسرے ہی دن سے ہندوستان اور پاکستان کے ہزارہا پروانوں کو صحیح حل کی نقلیں گھر بیٹھے پہنچنی شروع ہو جاتی ہیں۔

آپ بھی اس نئی خدمت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اپنے حلوں کی فیس کے ساتھ چار آنے زائد بھیجئے —— (یہ رقم اپنے منی آرڈر میں بڑھا لیجئے یا پوسٹل آرڈر پر زیادہ سے زیادہ دو ٹکٹوں کی صورت میں اس مقصد کیلئے بنی ہوئی جگہ پر چپکا دیجئے) اپنا نام اور پورا پتہ لکھا ہوا بغیر ٹکٹ لگا ہوا لفافہ اپنے حلوں کے ساتھ بھیجئے۔ ہم حل برآمد ہوتے ہی ہر ممکن عجلت سے صحیح حل کی نقل آپ کو بھیج دیں گے۔ چار آنے فیس کے ساتھ نہ آنے یا حسب ہدایت پتہ لکھا ہوا لفافہ نہ آنے کی صورت میں ہم حل آپ کو بھیجنے کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ اس سلسلہ میں مزید خط و کتابت نہ کی جائے گی بغیر حل بھیجے چار آنے کے ٹکٹ اور پتہ لکھا ہوا لفافہ بھیج کر بھی صحیح حل کی نقل منگائی جا سکتی ہے۔

گھر بیٹھے، ہر ممکن عجلت سے صحیح حل حاصل کیجئے

شمع معمّے

خدمت خلوص اور خوش انتظامی سے خطیر رقم تقسیم کرتے ہیں

پہلا انعام: پینسٹھ ہزار روپے نقد

ضرور حاصل کیجیے

دوسرا انعام ایک غلطی والے حل پر: بارہ ہزار پانچ سو روپے۔ تیسرا انعام دو غلطیوں پر گیارہ ہزار پانچ سو روپے اور چوتھا انعام تین غلطیوں پر: گیارہ ہزار روپے۔ صحیح حل وہی سمجھا جائے گا جو ہمارے سربمہر حل سے (جو لائیڈز بنک لمیٹڈ دہلی میں محفوظ ہے) بالکل مل جائے۔ صحیح حل اور انعام پانے والوں کے نام ماہنامہ شمع نئی دہلی مارچ ۱۹۵۷ء اور ماہنامہ شمع لاہور مارچ ۱۹۵۷ء میں شائع ہوں گے۔ ایک خاکے کی فیس داخلہ ایک روپیہ (یا ایک شلنگ چھ پنس) اور تین خاکوں کی فیس داخلہ دو روپے آٹھ آنے (یا چار شلنگ) ہے۔ آپ جتنے خاکے چاہیں اسی حساب سے بھیج سکتے ہیں۔ شمع معمہ نمبر ۸۰ کے سب خاکوں کے ساتھ صرف ایک ٹوکن شمع معمہ نمبر ۸۰ ضرور بھیجیے جو ماہنامہ شمع نئی دہلی یا ماہنامہ شمع لاہور میں سے کاٹا گیا ہو۔ مفصل شرائط ماہنامہ شمع نئی دہلی، ماہنامہ شمع لاہور میں ہر ماہ شائع کی جاتی ہیں، ان کی پابندی ضروری ہے۔

65,000

ٹوکن شمع معمہ نمبر ۸۰

شمع معموں کی شرائط پڑھ کر منظور کر لینے کے بعد شمع معمہ نمبر ۸۰ کے حل ارسال ہیں۔ میں ایڈیٹر معمہ کے ہر فیصلے کا پابند رہوں گا۔

نام و پتہ ________

____

____

شمع معمے اردو کے عظیم ترین ایمان دار معمے ہیں

شمع معمے آصف علی روڈ اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا

ایک لاکھ روپے کے نقد انعامات

یہ آسان معمہ صرف بائیس (۲۲) حروف درست بھرنے پر آپ کو پہلا انعام پینسٹھ ہزار (۶۵۰۰۰) روپے دلا سکتا ہے۔ آج ہی حل کیجئے!

شمع معموں میں آپ ابھی تک حاصل کرسکتے ہیں

دفاتر شمع دہلی اور نئی دہلی میں دستی حل وصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری ۱۹۵۷ء، ۸ بجے رات تک

ڈاک سے حل وصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۲ فروری ۱۹۵۷ء، ایک بجے دوپہر تک

اشارے

دائیں سے بائیں

۱۔ یہ بیعہ — یاد رکھئے کہ حکومت ہند کا معموں کا نیا قانون شمع معموں پر نافذ نہیں ہوا ہے، اور پہلے کی طرح اب بھی شمع معمے لاکھوں روپے کے انعام ایمانداری سے تقسیم کرتے ہیں۔

۳۔ جھوٹ کا اُلٹا۔

۵۔ وہی اداکار ایک بڈھے کے — میں زیادہ کامیاب ہو سکتا ہے جو خود بھی بوڑھا ہو۔ ۸۔ شراب۔

۹۔ برف — ہوا اور طوفان، یہ سب چیزیں اونچے پہاڑوں پر چڑھنے والے کوہ پیماؤں کی راہ میں بری طرح حائل ہو جاتی ہیں۔

۱۰۔ جو پکے نہ ہوں۔

۱۳۔ نالائق لڑکا اگر باتونی ہو تو اس کی قابلیت کا سکہ ہر ایک پر جم جاتا ہے لیکن امتحان کے موقع پر اس کی — کا پتہ چل ہی جاتا ہے۔

۱۴۔ دس سال میں ایک برس کم۔ ۱۶۔ کنبہ، خاندان۔

۲۰۔ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ — بہت سے لوگوں کے نزدیک بائیں ہاتھ کا کھیل ہوتا ہے۔

۲۳۔ بہانہ اور لکڑی کا ڈھیر۔ ۲۵۔ گیت۔

۲۸۔ — کی چال چل کر بڑے سے بڑے دشمن کو زیر کیا جا سکتا ہے۔

۲۹۔ کسی شریف آدمی کی پگڑی سرِ بازار اچھالنا اور پھر — سے باندھ کر اس کی خوب مار پیٹ کرنا غنڈہ گردی کی انتہا ہوتی ہے۔

اوپر سے نیچے

۱۔ تباہی کا آلہ۔ ۲۔ گنتی کی ابتدا۔

۴۔ گاندھی جی اگرچہ اب اس دنیا میں موجود نہیں لیکن ان کی تعلیمات آج بھی ہندوستانیوں کے لئے مشعلِ راہ ہیں اور جگہ جگہ ان کا — پہلے سے بھی زیادہ زور شور سے چلتا ہے۔

۶۔ اس تصویر کو ہر ایک ہی پسند کرتا ہے جو کسی خوبصورت — میں ایک اچھے فوٹوگرافر سے کھنچوائی گئی ہو۔

۷۔ کمزور اور شریف آدمی بچے اور لفنگوں کے ہاتھوں عموماً — جاتے ہیں۔

۹۔ اس آدمی کی خوش قسمتی کے کیا کہنے جس کا — تند و تیز موجوں میں ڈوبتے ڈوبتے بچ جائے۔

۱۱۔ کھدر کا کرتا اور پاجامہ، اس لحاظ سے بہت اچھی پوشاک ہے کہ وہ — ہونے کے ساتھ ساتھ کم قیمت بھی ہوتی ہے۔

۱۲۔ کرکٹ کا نیا کھلاڑی بہت ہی حوصلہ پاتا ہے اگر شائقین پہلے ہی — سے تالیاں بجا بجا کر اس کی ہمت بڑھائیں۔

۱۵۔ جو دیکھا گیا ہے کہ جہاز میں جتنے بھی — ہوتے ہیں، ان میں منزل تک صحیح سلامت پہنچ جانے کی ضرور کوئی نہ کوئی بات ہوتی ہے۔

۱۷۔ ملک کے نونہال — یقیناً مستقبل میں خوب پھولیں پھلیں گے، اگر ان کی پرورش اور نگہداشت اچھی طرح کی جائے۔

۱۸۔ بیچ سواری کا گاڑی۔ ۱۹۔ "بیس" کی جمع۔

۲۱۔ دنیا کی — سیاسی صورت حالات تمام امن پسند لوگوں کے لئے گہری تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔

۲۲۔ برطانیہ اور فرانس نے مصر کے علاقوں پر اندھا دھند بمباری کر کے ہزاروں مکانوں کو اس طرح — دیا کہ وہ راکھ کا ڈھیر بن کر رہ گئے۔

۲۴۔ سوگ۔ ماتم۔ افسوس۔

۲۶۔ چند گنے چنے اداکاروں کو بار بار فلموں میں پیش کرنے کا کیا فائدہ؟ بہتر یہ ہے کہ — جوانوں کو کام کرنے کا موقع دے کر ان کی صلاحیتوں سے پورا فائدہ اٹھایا جائے۔

۲۷۔ برطانیہ اور فرانس نے فوجی کارروائی کے ذریعے مصر کو پامال کرنے کی جو کوشش کی، اس کے نتیجے میں وہ خود — بھاری مصیبتوں میں مبتلا ہو گئے۔

شمع معمہ نمبر ۸۰

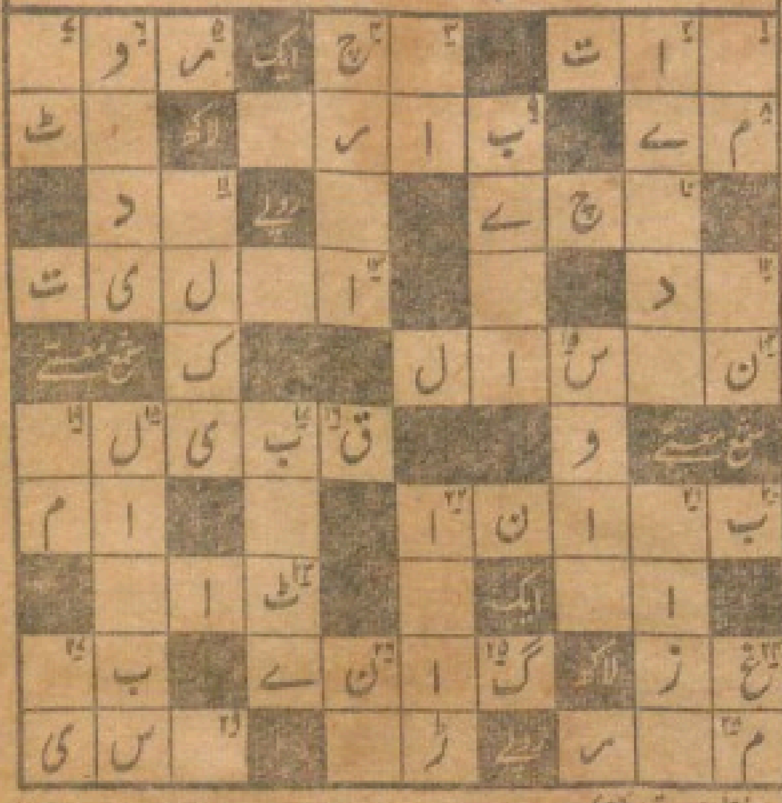

اپنے حل اس پتے پر بھیجئے:

شمع معمہ نمبر ۸۰ شمع معمے آصف علی روڈ اجمیری گیٹ، نئی دہلی

ہندوستان اور دوسرے ممالک سے حل بھی اسی پتے پر آنے چاہئیں

پاکستان اپنی فیس اس پتے پر بھیجئے:

شمع (اوورسیز) پرائیویٹ لمیٹڈ شاہ عالم گیٹ، لاہور

۱۰ فروری کو اتوار ہونے کے باوجود دفاتر شمع دہلی اور نئی دہلی حل لینے کے لئے کھلے رہیں گے۔ ڈاک کی تعطیل کے خیال سے اپنے حل جلد از جلد بھیجئے!

شمع معمے، آصف علی روڈ، اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا

تین لاکھ (۳۰۰۰۰۰) روپے کے نقد انعامات

شمع معمہ نمبر ۷۹ اور نمبر ۸۰ کے ذریعے پیش کئے جارہے ہیں۔ اس بڑی رقم میں سے اپنا حصہ حاصل کرنے کیلئے کوشش فرمائیے۔ پوری تفصیلات اندرونی صفحات پر دیکھئے۔

شمع معمے

خدمت، خلوص اور ایمان داری سے ایک خطیر رقم ہر ماہ تقسیم کرتے ہیں۔

شمع معموں کی شرائط

۱۔ تمام حل چھپے ہوئے یا سادہ کاغذ پر ہاتھ سے بنائے گئے خاکوں کی صورت میں آنے ضروری ہیں۔ خاکے روشنائی سے پُر کرنا اور ہر خاکہ علیحدہ کاغذ پر ہونا ضروری ہے۔ ہر خاکے کے نیچے بھیجنے والے کا پورا نام اور پتہ روشنائی سے لکھا ہونا لازمی ہے۔ پنسل یا ڈائی انک سے لکھے ہوئے، پھٹے ہوئے یا کٹے پھٹے یا مشکوک خاکے غیر مستحق قرار دیئے جائیں گے۔ ایک بار حل بھیجنے کے بعد ان میں ترمیم کرنا ممکن نہیں ہے۔

۲۔ ایک لفافہ میں صرف ایک شخص ایک ہی نمبر کے شمع معمے کے اپنے حل بھیج سکتا ہے۔ ایک شخص کی طرف سے ایک ساتھ بھیجے گئے تمام حلوں کے ہمراہ ماہنامہ شمع نئی دہلی یا ماہنامہ شمع لاہور میں سے کاٹا ہوا متعلقہ شمع معمہ کا ایک کوپن آنا لازمی ہے نیز لفافہ کی پشت پر حل بھیجنے والے کا پورا نام اور پتہ درج ہونا ضروری ہے۔ ان تمام حلوں کی فیس کی منی آرڈر رسید یا پوسٹل آرڈر یا نقد نامے حلوں کے ساتھ ہی، اسی لفافہ میں وصول ہونے لازمی ہیں۔ بند لفافہ کھلنے پر اس سے جو حل یا ان کے متعلق کاغذات نکلیں ان کی تعداد اور نوعیت کے متعلق، نیز کسی لفافے میں سے کوئی بھی حل نہ نکلنے یا اس سے متعلقہ ضروری کاغذات، کوپن یا رسید منی آرڈر وغیرہ برآمد نہ ہونے کے متعلق، مالکان ماہنامہ شمع یا ان کی طرف سے اس کام کے لیے مقرر کردہ کسی بھی افسر کی تصدیق صحیح اور درست تسلیم کی جائے گی، اور اس کے خلاف کسی قسم کا کوئی اعتراض قابل قبول نہ ہوگا۔

۳۔ تمام حل متعلقہ شمع معمے کے ساتھ ہی شمع میں شائع کی جانے والی تاریخوں پر مقررہ اوقات تک یا ان سے پیشتر دفتر شمع میں موصول ہو جانے چاہئیں۔ ڈاک سے حل بھیجتے وقت لفافہ پر متعلقہ شمع معمہ کا نمبر واضح طور پر لکھیے۔ حلوں کے وصول نہ ہونے، دیر سے موصول ہونے، ضائع ہو جانے یا گم ہو جانے کی صورت میں "شمع" کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

۴۔ ایک خانے میں ایک اور صرف ایک حرف بھرنا ضروری ہے۔ بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، کھ اور گھ ایک ایک حرف ہیں، مگر دھ، ڈھ، لا اور نھ دو دو۔ زیر، زبر، پیش، ء، ۂ، ً اور مد کا کوئی خیال نہیں رکھا جائے گا۔ ہ اور ھ، ن اور ں (نون غنہ) میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ی اور ے کا فرق صرف اس صورت میں سمجھا جائے گا جب یہ کسی لفظ کے آخر میں ہو۔ یٰ کی جگہ الف لکھا جائے، مثلاً "دعویٰ" کو "دعوا" اور "لیلیٰ" کو "لیلا"۔

۵۔ صحیح حل وہی ہوگا جو ایڈیٹر شمع کے حل سے مل جائے۔ ایڈیٹر شمع کا حل سربمہر لفافہ میں لائیڈز بینک لمیٹڈ دہلی میں محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اس حل سے نہ ملنے والے ہر لفظ یا کٹے پھٹے یا تبدیل شدہ یا پنسل سے لکھے گئے یا مٹائے گئے یا مشکوک یا نامکمل لفظ کی ایک غلطی شمار کی جائے گی۔ پہلا انعام بالکل صحیح حل بھیجنے والے شخص یا اشخاص کو دیا جائے گا۔ کوئی صحیح حل وصول نہ ہونے کی صورت میں پہلا انعام سب سے کم غلطیوں والے حل بھیجنے والے شخص یا اشخاص کو دیا جائے گا۔ اور بقیہ انعامات بھی نسبتاً زائد غلطی والے حل بھیجنے والوں کو دیئے جائیں گے۔

۶۔ ایک شخص ایک شمع معمہ میں صرف ایک انعام یا اس کا کوئی حصہ حاصل کر سکتا ہے۔ مگر بڑے انعام کو چھوٹے انعام پر ترجیح دی جائے گی۔ اگر انعامات کی تقسیم کے اعلان کے بعد کسی وقت کسی انعام کا کوئی اور حقدار پایا گیا یا کسی انعام پانے والے کی غلطیاں زیادہ پائی گئیں تو اس کی روشنی میں انعامات کی تقسیم میں اسی حساب سے ترمیم، اضافہ یا کمی کی جا سکے گی مگر انعامات کی روانگی کے بعد ایسی کوئی تبدیلی نہ ہو سکے گی اور اس تقسیم کو قطعی اور ناقابل تغیر قرار دیتے ہوئے، ادا شدہ انعامات یا ان کے کسی بھی حصے کے لیے کسی کا کوئی مطالبہ جائز تسلیم نہیں کیا جا سکے گا۔

۷۔ فیس داخلہ فی خاکہ ایک روپیہ (یا ایک شلنگ چھ پنس) ہے، اور ایک شمع معمے کے ایک ہی شخص کے نام سے بیک وقت بھیجے گئے ہر تین خاکوں کی فیس داخلہ دو روپے آٹھ آنے (یا چار شلنگ) ہے۔ اسی حساب سے جتنے حل چاہیں بھیجے جا سکتے ہیں۔ ہر خاکے کی فیس داخلہ بھیجنی لازمی ہے۔ یہ فیس داخلہ ہندوستانی یا برٹش پوسٹل آرڈر، شمع یا شمع (اوورسیز) لمیٹڈ دہلی کے جاری کردہ نقد نامے یا منی آرڈر کے ذریعہ بھیجنی ضروری ہے۔ پوسٹل آرڈر، نقد نامے یا رسید منی آرڈر حلوں کے ساتھ منسلک ہونی لازمی ہے۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک سے فیس اسی پتہ پر بھیجیے جس پر حل بھیجنے لازمی ہیں۔ پاکستان سے فیس بذریعہ منی آرڈر شمع (اوورسیز) لمیٹڈ، ۳ شاہ عالم گیٹ، لاہور کو بھیجنی ضروری ہے اور منی آرڈر رسید حل اور کوپن کے ساتھ ہی بھیجنی لازمی ہے۔ منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر یہ ضرور لکھ دیجیے کہ یہ شمع معمہ نمبر...... کے حلوں کی فیس ہے۔ ایک منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر سے صرف ایک شخص کی طرف سے ایک نمبر کے شمع معمہ کی فیس بھیجیے۔ دفتر کے دوسرے شعبوں کی کوئی رقم اس میں شامل نہ کیجیے۔ پاکستانی پوسٹل آرڈر قبول نہیں کیے جائیں گے۔

۸۔ ماہنامہ شمع یا اس سے متعلقہ مطبوعات یا شمع (اوورسیز) لمیٹڈ کا کوئی کارکن شمع معمے میں حصہ نہیں لے سکتا۔

۹۔ کوئی خاکہ جو ان شرائط یا شمع معمے کے ساتھ شمع میں شائع ہونے والی تمام ہدایات کی پابندی نہیں کرتا، غیر مستحق قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس طرح غیر مستحق قرار دیے جانے والے کسی بھی خاکہ کی فیس داخلہ واپس نہیں کی جائے گی۔ اگر کسی کے ارسال کردہ خاکوں کے لیے ادا کردہ فیس ناکافی ہوئی تو اس کے کوئی سے خاکے غیر مستحق قرار دیے جا سکتے ہیں۔ اگر کسی کی ادا کردہ فیس اس کے بھیجے ہوئے خاکوں کے حساب سے زیادہ ہوئی تو ایسی زائد ادا کردہ فیس واپس نہیں کی جائے گی۔ شمع معموں میں شرکت کی یہ ایک واضح شرط ہے کہ شمع معموں سے متعلقہ تمام معاملات میں ایڈیٹر شمع نئی دہلی کا ہر فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا اور حل بھیجنے والا قانونی طور پر اس فیصلہ کا پابند ہوگا۔

۱۰۔ شمع معموں کی یہ شرائط مالکان ماہنامہ شمع اور ہر حل بھیجنے والے کے درمیان ایک ایسے معاہدے کی حیثیت رکھتی ہیں جو ہر حالت میں دہلی میں قرار پایا ہے اور دہلی میں ہی مکمل طور سے حل پذیر ہونا طے پایا ہے۔ شمع معموں سے متعلقہ امور و تنازعہ میں حق سماعت صرف عدالت ہائے دہلی کو ہے۔ دہلی کی عدالتوں کے علاوہ کسی عدالت کو ان معاملات میں حق سماعت حاصل نہیں ہوگا۔ ان شرائط میں سے کسی بھی شرط کی خلاف ورزی کرنے والے انعام کے مستحق نہ ہوں گے۔

۱۱۔ ہر شمع معمے کے انعامات کی روانگی کے بعد اس کے لیے آئے ہوئے حل ضائع کیے جا سکتے ہیں۔ کسی شمع معمے کے کسی انعام کے مطالبے کے سلسلہ میں کوئی دعویٰ دائر نہیں کیا جائے گا، جب تک اس مطالبے سے متعلقہ پوری پوری تفصیلات کی واضح تحریری اطلاع ایڈیٹر متعلقہ ماہنامہ شمع نئی دہلی کو اس معمے کے انعام پانے والوں کی فہرست کی شمع میں اشاعت کے پندرہ یوم کے اندر اندر اس فہرست کے آخر میں چھپنے والے نوٹ کے تحت نہ دی گئی ہو۔ نیز کسی انعام کی ایک بار ادائیگی یا روانگی کے بعد اس انعام کی رقم کسی بھی شخص کو دوبارہ ادا کرنے کے لیے کوئی ذمہ داری نہ ہوگی اور انعامات ادا ہونے کے بعد تقسیم انعامات کا ہر حل بھیجنے والا پابند ہوگا۔

طابع و ناشر محمد یونس دہلوی، مطبوعہ انڈین پرنٹنگ ورکس نئی دہلی۔ سرورق لیبل آرٹ پریس دہلی میں چھپا۔

۹۰۲ مشمس نمبر (دہلی) ۵۷

ایک لاکھ روپے کے نقد انعامات کی شان دار تقسیم

پینسٹھ ہزار روپے کا پہلا انعام صحیح حل بھیجنے والے چار خوش نصیبوں نے حاصل کیا

شمع معمہ نمبر ۷۸ میں چار صحیح حل وصول ہوئے جن پر پہلا انعام مبلغ پینسٹھ ہزار روپے بحساب سولہ ہزار دو سو پچاس روپے (۱۶۲۵۰/-/-) فی کس تقسیم کئے گئے

(انہیں انعام پانے کی اطلاع ۲۴ دسمبر ۱۹۵۶ کو تار سے دے دی گئی)

۱۔ وِدیا ساگر صاحب ورما۔ سگنلر ریلوے اسٹیشن۔ جاکھل (این۔ آر)

۲۔ محمد عمر صاحب انبالوی چوڑی فروش مکان نمبر ۵ گلی نمبر ۳ محلہ آنویاں عبدالکریم روڈ۔ قلعہ گوجر سنگھ۔ لاہور

۳۔ مقبول حسین صاحب پنشنر۔ دوکان دار کریانہ۔ گڑھی روڈ مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ

۴۔ مبین احمد صاحب گھڑی ساز۔ اسٹار واچ ریپیرنگ شاپ جواہر گیٹ۔ امراوتی

ایک غلطی والے ۷۲ حل وصول ہوئے جن پر دوسرا انعام مبلغ بارہ ہزار پانچ سو روپے بحساب ایک سو تہتر روپے دس آنے (۱۷۳/۱۰/-) فی کس تقسیم کئے گئے۔

۱۔ حبیب قدر بنیا مل ۲۔ شیو دیال چوڑ گروہ ۳۔ ارشد علی حیدرآباد ۴۔ میلا رام باسیورہ ۵۔ شجاعت میر فرخ آباد ۶۔ فضل الرحمن سودی ۷۔ رام موہن کرناٹک ۸۔ باقر حسین کانپور ۹۔ محمد شفیع جموں ۱۰۔ پریتم چند نرل ۱۱۔ محمد سراج احمد چاچاسہ ۱۲۔ شمس الدین راجی ۱۳۔ حبیب الرحمن بردوہ ۱۴۔ سرش کمار نوگاؤں ۱۵۔ جے پال سنگھ ارشے گرھو ۱۶۔ شمس الہدیٰ بناسی ہاٹ ۱۷۔ گلاب سنگھ سیہورہ ۱۸۔ گنگا رام نرل ۱۹۔ اطہر علی نینی تال ۲۰۔ محمد امیر تروال ۲۱۔ جین کلار بمبئی ۲۲۔ علی رضا راجہ پور ۲۳۔ سری دھر چند لبھادر برودی ۲۴۔ امیر الدین حیدرآباد ۲۵۔ ایس ایم غوث حیدرآباد ۲۶۔ طاہر بیگم کلکتہ ۲۷۔ سی ایچ ارون نظام آباد ۲۸۔ احمد دیوی آگرہ ۲۹۔ عزیز الرحمن بلرام پور ۳۰۔ سکھنے لال دہلی ۳۱۔ نہال چند جالندھر ۳۲۔ عابد علی نینی تال ۳۳۔ علی احمد لکھنؤ ۳۴۔ فریدہ بیگم رامپور ۳۵۔ ساجد فیروز کان پور ۳۶۔ کے ایل سری واستوا لکھنؤ ۳۷۔ گنپت راؤ بمبئی ۳۸۔ ولی اللہ چندام پور ۳۹۔ نہال بابا بمبئی ۴۰۔ حمید اشرف اٹاوہ ۴۱۔ نرگس بیگم بمبئی ۴۲۔ شیخ احمد حیدرآباد ۴۳۔ اصغری بیگم گرڈیہہ ۴۴۔ رمضان علی راولپنڈی ۴۵۔ اشرف سیالکوٹ ۴۶۔ غلام احمد راولپنڈی ۴۷۔ عظمت رسول لاہور ۴۸۔ تفضل حسین خیرپور ۴۹۔ ممتاز شفقت قصور ۵۰۔ عبدالمجید کیمبل پور ۵۱۔ حسین جاوید ڈیرہ ۵۲۔ خداداد خاں لاہور ۵۳۔ اے۔ آر جہانگیری کراچی ۵۴۔ نصرت اقبال کراچی ۵۵۔ عبدالغفور لاہور ۵۶۔ محمد طاہر لاہور ۵۷۔ رنتار ڈی حیدرآباد ۵۸۔ نور الٰہی دیپال پور ۵۹۔ محمد یونس گوجرانوالہ ۶۰۔ علی لراز ملتان ۶۱۔ معراج الدین وزیرآباد ۶۲۔ انوری خانم جھنگ ۶۳۔ کوٹ بتی ۶۴۔ محمد انور پشاور ۶۵۔ خیر النساء ڈھاکہ ۶۶۔ پیر خاں سیالکوٹ ۶۷۔ محمد وزیر ابراہیم ٹنڈو آدم ۶۸۔ حفیظ الکبیر لائلپور ۶۹۔ جمیل چٹاگانگ ۷۰۔ عبدالحق سرگودھا ۷۱۔ محمد حق شاہ ڈھاکہ ۷۲۔ گوپال سنگھ گرڈیہہ۔

دو غلطی والے ۴۸۷ حل وصول ہوئے جن پر تیسرا انعام مبلغ گیارہ ہزار پانچ سو روپے بحساب تئیس روپے دس آنے (۲۳/۱۰/-) فی کس تقسیم کئے گئے۔

صحیح حل شمع معمہ نمبر ۷۸

ش	م	ع		ل	ا	کھ		غ	بھ
م		د	ا	ب			ت	ر	ک
ا	چھ	و	ت		م	ر	ح	ب	ا
ر	ڑ			کھ	و	ج		ی	ر
	ا	ک	ب	ر			د		ن
س		چھ			م	ل	و	ن	
ا	پ		س	ح	ت			ے	ت
ت	و	ڑ	ک	ر		م	ح	ا	ل
د	ر	د			م	د	د		م
ن	ی		س	و	د		ت	بھ	ی

۱۔ محمد یوسف جہانسی ۲۔ آفاق احمد جہانسی ۳۔ متھرا داس دہلی ۴۔ سکینہ خاتون جبلپور ۵۔ عبدالعزیز بلند شہر ۶۔ مجیدہ خاتون مرادآباد ۷۔ احمد اللہ شاہجہانپور ۸۔ حامد لکھنؤ ۹۔ محمد صدیق بلرام پور ۱۰۔ ستیہ پرکاش مظفرنگر ۱۱۔ ایس ایم دہرا کانپور ۱۲۔ یسین کانپور ۱۳۔ وحید الحق کانپور ۱۴۔ افتخار احمد کانپور ۱۵۔ عبدالرؤف دہلی ۱۶۔ ظفر حسین بریلی ۱۷۔ محمد آصف دہلی ۱۸۔ عنایت اللہ رام پور ۱۹۔ علی حسن آگرہ ۲۰۔ موہن لال دہلی ۲۱۔ خیر اللہ بریلی ۲۲۔ شفیق احمد مرادآباد ۲۳۔ دھرم پال دہلی ۲۴۔ سورج بھگاری سوہوانوالی ۲۵۔ سی۔ کے دہرا کانپور ۲۶۔ کے بھوشن نئی دہلی ۲۷۔ محمد حسنین دہلی ۲۸۔ عبدالماجد دہلی ۲۹۔ بابو رام کانپور ۳۰۔ مدھان سنگھ نئی دہلی ۳۱۔ شبیر احمد دہلی ۳۲۔ علی عباس مرادآباد ۳۳۔ عبدالشکیل نیو دیا ۳۴۔ درست لکھنؤ ۳۵۔ ارشاد علی دہلی ۳۶۔ صاحب رام فرخ آباد ۳۷۔ تلسی رام بریلی ۳۸۔ درگا دیوی ہوشیارپور ۳۹۔ بسری لال کانپور ۴۰۔ رشید بیگم بریلی ۴۱۔ حسن لکھنؤ ۴۲۔ حمیدہ خاتون مرادآباد ۴۳۔ موہن لال میرٹھ ۴۴۔ کشن داس نئی دہلی ۴۵۔ رام کشن مرادآباد ۴۶۔ رام کلی دہلی ۴۷۔ برج بہادر بریلی ۴۸۔ محمد حنیف مرادآباد ۴۹۔ نیاز احمد سہارنپور ۵۰۔ کرشن لال دہرہ دون ۵۱۔ دھنی رام باندہ ۵۲۔ محمد نقی دہلی ۵۳۔ مقدس کانپور ۵۴۔ کسم لتا میرٹھ ۵۵۔ ونود کمار دہلی ۵۶۔ عبدالمجید دہلی ۵۷۔ ایم فاروق کانپور ۵۸۔ ہری سنگھ شاہجہانپور ۵۹۔ فاخرہ خاتون لکھنؤ ۶۰۔ بابو رام شاہجہانپور ۶۱۔ رام داس کوٹہ ۶۲۔ جمیل حسن سورت ۶۳۔ جودھیا پرشاد پور ۶۴۔ ندائی بیگم بانکورہ ۶۵۔ ثروت جمال جودھپور ۶۶۔ بسنتی دیوی شاملی ۶۷۔ وحید خاں سندیلہ ۶۸۔ جگدیش سابر نزیری باغ ۶۹۔ میر امین ڈیرہ گڈھ ۷۰۔ محمد نجم مردانی ۷۱۔ حیدر غازی پور ۷۲۔ برج لال بھٹنڈہ ۷۳۔ محمد یوسف سری نگر ۷۴۔ علی رضا جھوکی ۷۵۔ عبدالشکور ادیبن ۷۶۔ سندر لال چتر گڈھ ۷۷۔ ہنستہ رائے ۷۸۔ عزیز احمد بریلی ۷۹۔ گنگا لال ڈیسہ ۸۰۔ ہری چند دہلی

شمع معمے کا مصدقہ حل روشن جی گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا

۹۰ محمود الحق مجھوہ ۹۱ ... ۹۲ ... دہلی ۹۳ ... ۹۴ ... فیض آباد ۹۵ زبیدہ خاتون ...
۹۶ ... مظفر نگر ... شاہد علی ... ۹۷
... ۹۸ ... دہلی ... کانپور ...
۹۹ ... کانپور ... دہلی ... ہوشیارپور ...
۱۰۱ جمیل احمد میسور ... جالندھر ...
... محمد امین سرینگر ۱۱۰
[illegible]

حیدرآباد ... اشرف الدین ... اسماعیل ... ۲۹۱
فیض الرحمن حیدرآباد ۲۹۳ اشفاق ... ۲۹۴ ... سراج فاطمہ حیدرآباد
۲۹۶ اوم پرکاش ... عاشق علی فرخ آباد ۲۹۹ شانتی دیوی ...
۳۰۰ شمشاد حسین ... فرخ آباد ...
۳۰۴ ... لدھیانہ ۳۰۵ ... فرخ آباد ۳۰۶ ...
۳۰۸ عقیلہ خاتون لاہور ۳۰۹ ... محمد اسمٰعیل ...
عبدالمجید بہار ... فرحت بیگم حیدرآباد ...
... ڈیرہ دون ... جموں ...
۳۲۰ عبدالشکور ... کراچی ...
۳۲۴ انوار حسین کراچی ۳۲۵ ... سیالکوٹ ...
[illegible]

تین غلطی والے ۱۸۵۸ حل وصول ہوئے جن پر چوتھا انعام مبلغ گیارہ ہزار روپے بحساب پانچ روپے پندرہ آنے فی کس تقسیم کئے گئے

[illegible]

شمع معمہ ... کی طرف سے جاری کیا گیا

پریم دیوی لکھنؤ ۸۹ پیارے لال دہلی ۹۰ سردار سنگھ جہانسی ۹۱ معین الدین کانپور ۹۲ پریم کشن مراد آباد ۹۳ دھرم چند امرتسر ۹۴ جگن ناتھ بریلی ۹۵ ہری چند سنگھ مراد آباد ۹۶ محمد ابراہیم مراد آباد ۹۷ دوست پال بنارس ۹۸ پرتھوی ونی سورا ۹۹ محمد اقبال سکندر آباد ۱۰۰ محمد یوسف دہلی ۱۰۱ رام نرائن لکھنؤ ۱۰۲ عائشہ بیگم بریلی ۱۰۳ محمد عارف بریلی ۱۰۴ کندن لال نئی دہلی ۱۰۵ عبدالرب میرٹھ ۱۰۶ نسیم خان کانپور ۱۰۷ شاہ حسین بریلی ۱۰۸ رام سنگھ مرادپور ۱۰۹ امر چند پیلی بھیت ۱۱۰ مہندر سنگھ پیلی بھیت ۱۱۱ راج چند کمار دہلی ۱۱۲ طارق صدیقی بلرامپور ۱۱۳ جگدیش چند بہاری ۱۱۴ فیاض احمد میرٹھ ۱۱۵ اشوک پرکاش پیلی بھیت ۱۱۶ علی حسن شاہجہانپور ۱۱۷ دہلی ۱۱۸ غلام حسین بریلی ۱۱۹ پرشوتم داس بلاری ۱۲۰ کشور پرشاد کانپور ۱۲۱ رفیق الرحمٰن لکھنؤ ۱۲۲ محمد فاروق احمد جان بریلی ۱۲۳ حکم چند پال دیوبند ۱۲۴ نریندر سنگھ مظفر نگر ۱۲۵ زین بیگ بریلی ۱۲۶ عائشہ بیگم بریلی ۱۲۷ رفیق احمد میرٹھ ۱۲۸ سرور جہاں آگرہ ۱۲۹ محمد اکرم آگرہ ۱۳۰ ظفر محمد آگرہ ۱۳۱ حنیفہ بیگم رامپور ۱۳۲ بشیر احمد بریلی ۱۳۳ ذاکر علی رامپور ۱۳۴ نیک احمد کانپور ۱۳۵ دیپ کمار دہلی ۱۳۶ دینا ناتھ موہن ۱۳۷ بی بی سکینہ رامپور ۱۳۸ ستیہ دیوی نئی دہلی ۱۳۹ جیوتی لال نئی دہلی ۱۴۰ صغریٰ بیگم کانپور ۱۴۱ سمیع احمد بریلی ۱۴۲ جوہر لکھنؤ ۱۴۳ محمد مصطفیٰ بارہ بنکی ۱۴۴ ستیہ کشن کمار امروہہ ۱۴۵ کیشو لال دہلی ۱۴۶ صدیق رضا امروہہ ۱۴۷ محمد علی بریلی ۱۴۸ منوہر لال دہلی ۱۴۹ محمد احمد مراد آباد ۱۵۰ امی لال دہلی ۱۵۱ عبدالشکور لکھنؤ ۱۵۲ سلیم بانو بلند شہر ۱۵۳ اشفاق احمد مظفر نگر ۱۵۴ رام دلو ہوشیار پور ۱۵۵ نواب علی مظفر نگر ۱۵۶ ظہیر دہلی ۱۵۷ پرکاش پیلی بھیت ۱۵۸ سبحان خان جہانسی ۱۵۹ احمد بانو دہلی ۱۶۰ پریم پرکاش بہرائچ ۱۶۱ آر بی گپتا دہلی ۱۶۲ محبوب حسین بریلی ۱۶۳ مقصود احمد مظفر نگر ۱۶۴ محمد عمر رامپور ۱۶۵ رشی راج گڑگاؤں ۱۶۶ بی ایل گپتا مراد آباد ۱۶۷ پیارے میاں رامپور ۱۶۸ مولی رضا لکھنؤ ۱۶۹ کرشنا دائی دہلی ۱۷۰ وشن چند بریلی ۱۷۱ بہاری لال کانپور ۱۷۲ محمد قاسم کانپور ۱۷۳ رام سنگھ دہلی ۱۷۴ جگدیش پیاری لال نئی دہلی ۱۷۵ ہیرا لال نئی دہلی ۱۷۶ تارا چند امرتسر ۱۷۷ رام سنگھ میرٹھ ۱۷۸ کیلاش دیوی نئی دہلی ۱۷۹ کلیم اللہ بلرامپور ۱۸۰ جلیل احمد کانپور ۱۸۱ سروپ سنگھ دہلی ۱۸۲ بالکرشن میرٹھ ۱۸۳ نور جہاں میرٹھ ۱۸۴ نند کشور رامپور ۱۸۵ جانکی دیوی کانپور ۱۸۶ عبدالعلی مراد آباد ۱۸۷ محمود خان مراد آباد ۱۸۸ پرتاپ چند سیتاپور ۱۸۹ رفیق احمد بلرامپور ۱۹۰ جتی لال کاکوری ۱۹۱ راشد خاتون بلرامپور ۱۹۲ تراوک ناتھ دہلی ۱۹۳ راجندر کمار غازی آباد ۱۹۴ محمد احمد دہلی ۱۹۵ پریم شنکر دہلی ۱۹۶ اوم پرکاش دہرادون ۱۹۷ کیلاش چند نئی دہلی ۱۹۸ ہربنس طبیب دہلی ۱۹۹ افضال نئی دہلی ۲۰۰ محمد سلیم بدایوں ۲۰۱ دیوی دہلی ۲۰۲ پرکاش دہلی ۲۰۳ محمد رضا مراد آباد ۲۰۴ خلیل الدین کانپور ۲۰۵ سرش چند لکھنؤ ۲۰۶ دیا شنکر سیتاپور ۲۰۷ سوم دت کانپور ۲۰۸ ترلوک کاری دہلی ۲۰۹ زاہد حسن لکھنؤ ۲۱۰ پریم شنکر لال بریلی ۲۱۱ رام پرتاپ انبالہ ۲۱۲ جیون ریحان دہلی ۲۱۳ کیشو دھرم دیو نئی دہلی ۲۱۴ سردار سنگھ ٹونک دہلی ۲۱۵ محمد صدیق کانپور ۲۱۶ ٹونڈلہ ۲۱۷ تفضل حسین میرٹھ ۲۱۸ تحسین چند فرید آباد ۲۱۹ ہرچرن سنگھ جالندھر ۲۲۰ عبدالصمد مراد آباد ۲۲۱ محمد ادریس کرنال ۲۲۲ نظر حسن مراد آباد ۲۲۳ امتیاز خاتون میرٹھ ۲۲۴ سی کے وما کانپور ۲۲۵ کرشن لال کانپور ۲۲۶ زبیدہ بیگم بجنور ۲۲۷ معین الدین لکھنؤ ۲۲۸ انوار علی مراد آباد ۲۲۹ پورن چند نئی دہلی ۲۳۰ شیو چرن دہلی ۲۳۱ امام مراد آباد ۲۳۲ حبیب اللہ آگرہ ۲۳۳ بھگت سنگھ بدایوں ۲۳۴ بی سیتل نئی دہلی ۲۳۵ کنیز فاطمہ بریلی ۲۳۶ امجد کرنال ۲۳۷ شکیل الرحمٰن مراد آباد ۲۳۸ محمد صدیق کیرانہ ۲۳۹ رفیق احمد رامپور ۲۴۰ روپ داس رامپور ۲۴۱ ستیہ دیو بریلی ۲۴۲ محمد طاہر حسن دیوبند ۲۴۳ زرینہ بیگم مراد آباد ۲۴۴ شوک پرکاش رامپور ۲۴۵ احسان اللہ شاہجہانپور ۲۴۶ نور جہاں بیگم شاہجہانپور ۲۴۷ سری رام بلرامپور ۲۴۸ نور جہاں کانپور ۲۴۹ علی احمد امروہہ ۲۵۰ چونی دیوی لکھنؤ ۲۵۱ زرینہ بیگم جہانسی ۲۵۲ زین حسین کانپور ۲۵۳ رام شنکر لال ناگپور ۲۵۴ خلیق احمد آگرہ ۲۵۵ راجیندر کور ۲۵۶ بدن سنگھ کانپور ۲۵۷ نظر فاطمہ مظفر نگر ۲۵۸ منوہر لال دہلی ۲۵۹ زاہدہ بیگم کانپور ۲۶۰ اشتیاق کانپور ۲۶۱ رام دہن سہارنپور ۲۶۲ زہرہ بیگم رامپور ۲۶۳ گھنشیام داس رامپور ۲۶۴ محمد حنیف کانپور ۲۶۵ کرشن کمار لکھنؤ ۲۶۶ عابد حسین کانپور ۲۶۷ فرخندہ خان سنبھل ۲۶۸ بیگم پیلی بھیت ۲۶۹ معین الدین پیلی بھیت ۲۷۰ صاحب بیگم آگرہ ۲۷۱ احمد علی کانپور ۲۷۲ تبریز بیگم شاہجہانپور ۲۷۳ نسیم اختر کانپور ۲۷۴ جگت بریلی ۲۷۵ بہادر سنگھ سیتاپور ۲۷۶ شفاعت اللہ بریلی ۲۷۷ لکھنؤ ۲۷۸ کرشنا بریلی ۲۷۹ شیر چند بریلی ۲۸۰ نگر چند لکھنؤ ۲۸۱ کانپور ۲۸۲ محمد صبیح بلرامپور ۲۸۳ گرچرن سنگھ لکھنؤ ۲۸۴ محبوب علی بدایوں ۲۸۵ رقیہ بیگم لکھنؤ ۲۸۶ حمیدہ خاتون غازی آباد ۲۸۷ محمودہ خاتون غازی آباد ۲۸۸ سرور بلال ۲۸۹ گرداس بدایوں ۲۹۰ شیام بہاری لال لکھنؤ ۲۹۱ محسن لکھنؤ ۲۹۲ تراوک لدھیانہ ۲۹۳ سعید بریلی ۲۹۴ محمد حسین دہلی ۲۹۵ قطب الدین علی گڑھ ۲۹۶ دگرچرن سنگھ بریلی ۲۹۷ سیوا رام بریلی ۲۹۸ محمد فاروق بریلی ۲۹۹ عبدالحفیظ پیلی بھیت ۳۰۰ محمد طارق پیلی بھیت ۳۰۱ اقبال حسن بریلی ۳۰۲ محمد حنیف دہلی ۳۰۳ مشتاق بیگ ۳۰۴ آر کے دوبے لکھنؤ ۳۰۵ پرم کانپور ۳۰۶ حنیف علی لکھنؤ ۳۰۷ عبدالحفیظ لکھنؤ ۳۰۸ ستیندر ناتھ لکھنؤ ۳۰۹ کرشن پرشاد سعادت گنج ۳۱۰ محمد شاہد مراد آباد ۳۱۱ رفیع اللہ شاہجہانپور ۳۱۲ میتا رانی ہوشیار پور ۳۱۳ کرشن سمیع دہلی ۳۱۴ جعفر داس دہلی ۳۱۵ عبدالرحمٰن کانپور ۳۱۶ شاہ نواز مراد آباد ۳۱۷ رام بخش کانپور ۳۱۸ غلام اللہ مراد آباد ۳۱۹ رام گوپال مراد آباد ۳۲۰ کنہیا لال جلال پور ۳۲۱ شمیم الدین لکھنؤ ۳۲۲ دوارکا ناتھ کاری ۳۲۳ دہلی ۳۲۴ سہائے شاہجہانپور ۳۲۵ جتیندر بہاری لال پیلی بھیت ۳۲۶ محمد نسیم کانپور ۳۲۷ آنند کانپور ۳۲۸ کرشن موہن پیلی بھیت ۳۲۹ دیوی لال ۳۳۰ امام قریشی نظام ۳۳۱ عبدالغنی دہلی ۳۳۲ راجندر سنگھ بہرائچ ۳۳۳ محمد اشتیاق ۳۳۴ محمد جعفر لکھنؤ ۳۳۵ اشفاق احمد لکھنؤ ۳۳۶ پیارا صاحب لکھنؤ ۳۳۷ محمد اختر رامپور ۳۳۸ حسینہ بیگم ۳۳۹ پوروشی ۳۴۰ اشتیاق حسین مراد آباد ۳۴۱ رتن ناتھ بریلی ۳۴۲ عشرت جہاں ۳۴۳ مرزا آباد ۳۴۴ عبدالعزیز دہلی ۳۴۵ ایس کے مراد آباد ۳۴۶ رام سنگھ بریلی ۳۴۷ جگت بہاری لال مراد آباد ۳۴۸ کرشن لکھنؤ ۳۴۹ بیا دین کانپور ۳۵۰ سید شاہ مظفر نگر ۳۵۱ اسرار احمد غازی آباد ۳۵۲ حبیب علی لکھنؤ ۳۵۳ پیارے لال بریلی ۳۵۴ حبیب اللہ کانپور ۳۵۵ منور بیگم بریلی ۳۵۶ غلام علی حیدر آباد ۳۵۷ محمد سعید پورنیہ ۳۵۸ غلام حسین پور ۳۵۹ افسری بیگم بریلی ۳۶۰ صغریٰ بیگم

غلام جیلانی بجنور ۳۶۱ ... [illegible]

شیخ منتخب اسعد علی روڈ اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کی گئی

نشر شدہ نئی دہلی جنوری ۱۹۵۷ء

۵۹۹ درشن کمار اروم پور ۶۰۰ محمد یحییٰ مظفر پور ۶۰۱ یعقوب لکھنؤ ۶۰۲ محمد عاقل گنگرایاں ۶۰۳ امیر اعظم
تماران ۶۰۶ محمد اسعد بمبئی ۶۰۷ محمد ابراہیم رشید پور ۶۰۸ پرسان چند جموں ۶۰۹ نرملا بھوپال ۶۱۰ شیر علی
بھوپال ۶۱۱ جی سی ماتھر سرینگر ۶۱۲ سیف الدین بھوپال ۶۱۳ محمد خواجہ پربھنی ۶۱۴ خورشید دیوی
لکھنؤ ۶۱۵ چھنی لال نہٹور ۶۱۶ محمد صالح گڑھوا ۶۱۷ چھندو رام گرسنڈی ۶۱۸ جگ بہادر بھٹیا
۶۱۹ عزیز الرحمن رام نگر ۶۲۰ عبدالقیوم مٹیالی ۶۲۱ حریت سنگھ منظفرہ ۶۲۲ بی لے بچا بمبئی
۶۲۳ ظہور احمد آگرہ ۶۲۴ روشن گوہر سنگھ ۶۲۵ جعفر علی ادھیپور ۶۲۶ احسان اللہ گلبرگہ ۶۲۷ اوم پرکاش
لال شہر ۶۲۸ قاسم علی دربھنگہ ۶۲۹ کرشن لال جگادھری ۶۳۰ عبدالشکور افضل گڑھ ۶۳۱ رام سروپ
جموں ۶۳۲ فرمانی بیگم مارول ۶۳۳ عبدالحکیم گلبرگہ ۶۳۴ جی احمد بٹ سرینگر ۶۳۵ عنایت اللہ
ڈرول ۶۳۶ مجالال کٹور ۶۳۷ بی ویر یادو رنگل ۶۳۸ عبدالسلام بمبئی ۶۳۹ گلشن لال ناگر ۶۴۰
فتح حبیب پٹنہ ۶۴۱ شجاعت خاں سریم پور ۶۴۲ کرشن چندا ہردوار ۶۴۳ ماتھے رام بھوانی
۶۴۴ کھالام جیور دہلی ۶۴۵ ظفر عباس جونپور ۶۴۶ حمیدہ بیگم امترولہ ۶۴۷ عبدالقادر بمبئی ۶۴۸ شفیق احمد
۶۴۹ صنیف پی سنجلپور ۶۵۰ محبوب اندر سوئی پٹنہ ۶۵۱ شیو چرن بھوانی ۶۵۲ فدا احمد اوڑہ ۶۵۳
کے ایل کھوسلا منڈال ۶۵۴ عبدالغفور مہو ۶۵۵ عبدالولی متوناتھ بھنجن ۶۵۶ شہناز بانو آرہ ۶۵۷
راجندر پرشاد موری نگر ۶۵۸ سوشیلا دیوی جونپور ۶۵۹ محمد حنیف نوادہ ۶۶۰ محمد حسین یادگیر ۶۶۱
چندر داس سوجانپور ۶۶۲ بیلی رام اورنگ ۶۶۳ گونت سنگھ فیروز پور ۶۶۴ ارجیت انبالہ ۶۶۵ محمد شفیع مجرایوں
۶۶۶ غلام محمد اکبر پور ۶۶۷ رام ناتھ جھیانی ۶۶۸ شبیر حسین کرنال گنج ۶۶۹ ندا بیگم بنارس ۶۷۰ برج پال جالم
۶۷۱ ایس راجیا سکندرآباد ۶۷۲ صاحب سنگھ نارنول ۶۷۳ محمد شفیق بڑاسیور ۶۷۴ بالاجی کوپرگاؤں ۶۷۵ محمد علی
محمودآباد ۶۷۶ فقیر چند دھاریوال ۶۷۷ سیا دیوی متوناتھ بھنجن ۶۷۸ شمیم النساء متوناتھ ۶۷۹ پریم ناتھ ڈیرہ دون
۶۸۰ آصف حسین گوالیار ۶۸۱ کرن ناتھ ۶۸۲ شیخ محبوب گڑھ وز ۶۸۳ گھنشام سنگھ آرہ ۶۸۴ خورشید بیگم
بمبئی ۶۸۵ محمد اسرائیل جوگی ۶۸۶ بودھ سنگھ نشل ٹاؤن شپ ۶۸۷ شبیر حسن حیدرآباد ۶۸۸ محمد رحیم آباد
۶۸۹ کیلاش چند نارنگ ۶۹۰ شمس الدین دھنباد ۶۹۱ مصطفیٰ علی تانفوڑ ۶۹۲ دوارکا کماری چھپرہ
نصیر الدین بنارس ۶۹۳ ممتاز بیگم گلبرگہ ۶۹۴ ہرجیت لال سرینگر ۶۹۵ امرناتھ جموں ۶۹۶ مسلم خاں ٹانڈہ
۶۹۷ عزیز فخر رضوی ویلور ۶۹۸ شیخ احمد علی سرینگر ۶۹۹ عبدالسبحان چھپرہ ۷۰۰ ضیاء الحق ۷۰۱ آرہ
۷۰۲ اختر جہاں پربھنی ۷۰۳ سی اے ستار بھیونڈی ۷۰۴ آفتاب احمد پٹنہ ۷۰۵ مسز رام ایس متھرا ۷۰۶ اقبال احمد ۷۰۷
زین العابدین شب پور ۷۰۸ محمد حسین کانپور ۷۰۹ ریاض احمد جمشید پور ۷۱۰ عائشہ خاتون جالنہ ۷۱۱ ہرام داس سیونی
۷۱۲ رام نرائن کورنگ ۷۱۳ عبدالغفار پالڈیہ ۷۱۴ محمد یعقوب کلکتہ ۷۱۵ جگت پرکاش پٹیالہ ۷۱۶ کنہیا لال بلرام پور ۷۱۷ رضیہ بیگم
پٹنہ ۷۱۸ ہرنام سنگھ کلکتہ ۷۱۹ پیارے رام جگت ۷۲۰ پریم چند گجور ۷۲۱ شوم لال سیالکوٹ ۷۲۲ جگت سنگھ انبالہ
۷۲۳ عبدالحلیم جام چند ۷۲۴ محبوب حسن کلکتہ ۷۲۵ حمایت احمد الگاؤں ۷۲۶ چندر موہن ترن تارن ۷۲۷ ہربھجن سنگھ لکھنؤ
۷۲۸ محمد شفیع متوناتھ بھنجن ۷۲۹ جوگندر سنگھ ۷۳۰ وصیت علی احمد آباد ۷۳۱ عبداللہ احمد آباد ۷۳۲ محمد یعقوب کلکتہ
۷۳۳ ایس ستیہ سکندرآباد ۷۳۴ روشن لال امرتسر ۷۳۵ عبدالرشید اندور ۷۳۶ انعام الحق رانی گنج ۷۳۷ قاضی
ایوب کورنگ ۷۳۸ وشسٹی کانت کشن پور ۷۳۹ جمیل الرحمان مرادآباد ۷۴۰ ولی اللہ سلطان پور ۷۴۱ بال کشن پالی ۷۴۲
اعجاز حسین جلال آباد ۷۴۳ انعام علی بریلی ۷۴۴ امین خاں سری نگر ۷۴۵ لطیف گلاب سانگلی ۷۴۶ شاہینہ مرادآباد
۷۴۷ سردول سنگھ جالندھر ۷۴۸ جھنوا مرادتی ۷۴۹ معین الدین احمد حیدرآباد ۷۵۰ خضر محمد سری نگر ۷۵۱ احمدی بیگم کریم نگر
۷۵۲ محمد حسن بھاگلپور ۷۵۳ گرنند رام چندی گڑھ ۷۵۴ منتلال مجیر پور ۷۵۵ غازی خاں پٹنہ ۷۵۶ زیتون بی بی ۷۵۷
انور حسین بیلیا ۷۵۸ ایشر داس جموں توی ۷۵۹ ایم رحمان جالی ۷۶۰ گلشن شیوا پور ۷۶۱ الانجنی اودین ۷۶۲ کرتار
سنگھ دہلی ۷۶۳ منتلال حیدرآباد ۷۶۴ عبدالعزیز دانبازی ۷۶۵ ایم آئی شریف مالیگاؤں ۷۶۶ مدن بی سرولا پور ۷۶۷
عزیز فاطمہ حیدرآباد ۷۶۸ انور محمد کانپور ۷۶۹ انصاف بریلی ۷۷۰ فاخر حسین بنارس ۷۷۱ کبرابی بمبئی ۷۷۲ عبدالقادر گلبرگہ ۷۷۳
لے بی لال ساروہ ۷۷۴ نثار احمد کشتیان ۷۷۵ محمد ابراہیم آنگ پور ۷۷۶ محمد عاشق بنارس ۷۷۷ کریم بار اورنگ آباد ۷۷۸
حفظ الصغیر مہد پور ۷۷۹ نثار علی بالاکرپاد ۷۸۰ محمد جمیل جمشید پور ۷۸۱ حلیمہ بیگم ۷۸۲ شائستہ لاہور ۷۸۳
عثمان کراچی ۷۸۴ مستجاب حیدر راولپنڈی ۷۸۵ محمد حسین کراچی ۷۸۶ محمد حسین لاہور ۷۸۷ رشید احمد کراچی ۷۸۸ عبدالمجید
جبر وروٹی ۷۸۸ محمد انور گکھڑ ۷۸۹ سلطانہ بیگم کراچی ۷۹۰ عظمت اللہ کراچی ۷۹۱ غیاث الدین احمد کراچی ۷۹۲
ناظم حسین لاہور ۷۹۳ مشتاق حسین کراچی ۷۹۴ مسعود اختر کراچی ۷۹۵ نورالدین کراچی ۷۹۶ سجاد حسین لاہور
۷۹۷ جی ایم یسین کراچی ۷۹۸ اختر قریشی ملتان ۷۹۹ ملک رفیق کراچی ۸۰۰ عبدالواحد حسان لاہور
۸۰۱ شبیر احمد ملتان ۸۰۲ سراج دین لاہور ۸۰۳ اختر بیگم راولپنڈی ۸۰۴ مسز جبریل کراچی ۸۰۵ عمر خاں کوئٹہ ۸۰۶
اللہ بچایا بالانیو ۸۰۷ رضوانہ منور لاہور ۸۰۸ شوکت علی لائلپور ۸۰۹ محمد نواز ڈیرہ غازی خان ۸۱۰ گل خاں
کراچی ۸۱۱ عائشہ لائلپور ۸۱۲ رستم علی لاہور ۸۱۳ شریف احمد کراچی ۸۱۴ عارف پرویز کراچی ۸۱۵ رفیق احمد
لاہور ۸۱۶ منظور احمد لاہور ۸۱۷ شائستہ بیگم لاہور ۸۱۸ آلِ نقی رضوی کراچی ۸۱۹ ایس اقبال لاہور ۸۲۰
مصباح عمران لاہور ۸۲۱ ایم سلیم حیدرآباد ۸۲۲ خالد عنایت اللہ حیدرآباد ۸۲۳ ایس ابراہیم جمشید پور
۸۲۴ جی سنگنا یادگیری ۸۲۵ بدری پرشاد فیروزآباد ۸۲۶ انور بیگ بودھن ۸۲۷ محمد سلطان پٹنہ ۸۲۸
سکینہ بانی کلکتہ ۸۲۹ راجندر سنگھ نابھہ ۸۳۰ خورشید بیگم گلبرگہ ۸۳۱ قطب الدین حیدرآباد ۸۳۲ دوارکا داس
چپلا نوال ۸۳۳ منظور اللہ خاں نینی تال ۸۳۴ کیلاش سوہنلی ۸۳۵ شیو پرشاد طرام پور ۸۳۶ جگجیت آنگائی

۸۳۷ کرن بالی سمبلپور ۸۳۸ رجپال صرونج ۸۳۹ بشیر حسن مالیر کوٹلہ ۸۴۰ حفیظ الدین بلندہ ۸۴۱ رشیدہ
رامپور ۸۴۲ عبداللہ خاں کوئٹہ ۸۴۳ بریم سنگھ مالیر کوٹلہ ۸۴۴ محمد یوسف ٹٹیلا گڑھ ۸۴۵ سید عباس برلانج
۸۴۶ ہارون رشید بہار شریف ۸۴۷ کے جی نام بمبئی ۸۴۸ شریفہ بانو مالیگاؤں ۸۴۹ سید یعقوب حسن بیاور
۸۵۰ عزیزہ مرزا مانوت ۸۵۱ لاڈلے شولاپور ۸۵۲ ذکی لبابادری کاماریڈی ۸۵۳ قورام دنگا پورہ گمیپ
۸۵۴ سجاد حسین سکندرآباد ۸۵۵ ایم اے انیس انصاری لکھنؤ ۸۵۶ اے ایل تندا فیروزپور ۸۵۷
سرفراز علی کلکتہ ۸۵۸ اختر کلیم لکھنؤ ۸۵۹ ایم عبداللہ بمبئی ۸۶۰ قاضی علی الدین حیدرآباد دکن ۸۶۱ منظور احمد
چنار ۸۶۲ مشاہد رضا رامپور ۸۶۳ جگ موہن رنگی ۸۶۴ ابوالظفر گریڈیہہ ۸۶۵ نظیر احمد دولت پور ۸۶۶
ابراہیم گمم ۸۶۷ مناظر الحسن گریڈیہہ ۸۶۸ سادھو رام اٹاوہ ۸۶۹ حفیظ النساء بیگم آرہ ۸۷۰ سید رضا
مومن آباد ۸۷۱ بی وینکٹ رام حضورآباد ۸۷۲ ناگیشور ریڈی جگریال ۸۷۳ وی لنگا ریڈی جاگتیال
۸۷۴ عبدالمجید پانی پت ۸۷۵ ضمیر احمد بی کھیر ۸۷۶ لکشمی دیوی اجے پلی ۸۷۷ شیخ محبوب کاماریڈی ۸۷۸
محمد الحسن پٹنہ ۸۷۹ ایوب خاں اورنگ آباد ۸۸۰ ممتاز بیگم سوسرہ ۸۸۱ بشیر احمد سرینگر ۸۸۲
خورشید کاماریڈی ۸۸۳ یوسف محمود کلیان ۸۸۴ مہندر سنگھ ہوشیارپور ۸۸۵ قاضی اسمٰعیل حیدرآباد
۸۸۶ دی عبدالحفیظ کرنول ۸۸۷ احمد بیگ ۸۸۸ سلطانہ بیگم حیدرآباد دکن ۸۸۹ ایم اسمٰعیل تیروکانی
۸۹۰ دھوداس اروے پور ۸۹۱ جنت النساء مالیگاؤں ۸۹۲ محمد ادریس جھانسی ۸۹۳ اے مجید
چائی باسہ ۸۹۴ جگ کشور ناتھ آرہ ۸۹۵ تلسی پرشاد آرہ ۸۹۶ سعید احمد بیدر ۸۹۷
لاج رانی کشن پورہ ۸۹۸ اے ایم دانی سرینگر ۸۹۹ انوار الحسن جمشید پور ۹۰۰ فضل علی کریم نگر
۹۰۱ محمد حسین لاہور ۹۰۲ بیگم شاہنواز لاہور ۹۰۳ فخر الدین کراچی ۹۰۴ قمر عثمانی کراچی ۹۰۵ بیگم اوصاف کراچی
۹۰۶ محمد عبداللہ منٹگمری ۹۰۷ میجر عبداللہ سیالکوٹ ۹۰۸ حبیب اللہ کراچی ۹۰۹ ظہیر الدین لاہور ۹۱۰ شاہدہ بیگم
کراچی ۹۱۱ عبدالمجید لاہور ۹۱۲ غلام نبی کراچی ۹۱۳ فضل الرحمان لاہور ۹۱۴ معز الدین لاہور ۹۱۵ حاجی بیگم کراچی
۹۱۶ ایس اے حمید کراچی ۹۱۷ اختر رانگ کیرج ۹۱۸ محمد شفیع گوجرانوالہ ۹۱۹ رضوان الحق لاہور ۹۲۰ افتخار حسین
لاہور ۹۲۱ منظور حسین کراچی ۹۲۲ عبدالستار ملتان ۹۲۳ مرتضیٰ حسن کراچی ۹۲۴ عباس حسین کراچی ۹۲۵
حسین شاہ لاہور ۹۲۶ شفیع اللہ کراچی ۹۲۷ سلیم کاکو کراچی ۹۲۸ عزیز احمد لاہور ۹۲۹ عنایت اللہ کراچی ۹۳۰
عبدالرشید کراچی ۹۳۱ تنویر احمد کراچی ۹۳۲ محمد یوسف کراچی ۹۳۳ اے رحمان کراچی ۹۳۴ ہیر بیان کراچی ۹۳۵
محمد علی کراچی ۹۳۶ جمال احسن کراچی ۹۳۷ محمد یامین کراچی ۹۳۸ ممتاز علی کراچی ۹۳۹ نسرین فاطمہ کراچی ۹۴۰
ضیغم حسین کراچی ۹۴۱ رضیہ بیگم بیچہ ۹۴۲ عابد بھائی ناگپور ۹۴۳ کنیز فاطمہ لکھنؤ ۹۴۴ عشرت اولیس
۹۴۵ وید راج گاؤ دہلی ۹۴۶ کشور رام سرینگر ۹۴۷ مسز اے رانی سرینگر ۹۴۸ محمد رجب سرینگر ۹۴۹ رفیق حسین
راولپنڈی ۹۵۰ امینہ خاتون بمبئی ۹۵۱ اے ڈیم کافزی سورت ۹۵۲ اللہ نور بنگلور ۹۵۳ روشن لال جموں
۹۵۴ دھرم چند نرنگ ۹۵۵ برج لال دہرہ ۹۵۶ رام بھروسے فرخ آباد ۹۵۷ اسمٰعیل علی پٹنہ ۹۵۸ نجو اختر
جموں ۹۵۹ بشن سروپ شرما ۹۶۰ لیلی اوکر جی ۹۶۱ حاجی عبداللہ ٹانڈہ ۹۶۲ اشرف یار سندہ ۹۶۳ محمد افضل خوشاب
۹۶۴ اسلم خاں کوہاٹ ۹۶۵ چاند بادشاہ کوئٹہ ۹۶۶ عطا محمد سرگودھا ۹۶۷ شریف حسین میرپور ۹۶۸ محمد علی
جہانگیر ۹۶۹ سادھو رام بلوچستان ۹۷۰ امین الحق رہتاس ۹۷۱ غلام حسین ڈھاکہ ۹۷۲ سردار خاں کوئٹہ ۹۷۳
تجمل حسین پشاور ۹۷۴ عبدالحمید چک لالہ ۹۷۵ محمد حسین کراچی ۹۷۶ عظمت اللہ کوئٹہ ۹۷۷ ملک امین اللہ
۹۷۸ ثریا جہاں کراچی ۹۷۹ عبدالغنی چک لالہ ۹۸۰ نسرین لاہور ۹۸۱ سلطانہ لاہور ۹۸۲ قمر جہاں
راولپنڈی ۹۸۳ چراغ علی کراچی ۹۸۴ ناہید یاز کراچی ۹۸۵ مس ثریا لاہور ۹۸۶ عابد حسین کراچی ۹۸۷
صفیہ بیگم کراچی ۹۸۸ عطاء اللہ لاہور ۹۸۹ محمد سلیمان کراچی ۹۹۰ محمد تقی کراچی ۹۹۱ نواب احمد لاہور ۹۹۲
شکیل اللہ کراچی ۹۹۳ ایس ایم اے موسانی راولپنڈی ۹۹۴ یوسف ابراہیم کراچی ۹۹۵ نصرت وزیرآباد ۹۹۶
محمد نسیم کراچی ۹۹۷ عبدالرحمان کراچی ۹۹۸ بے بھیال لاہور ۹۹۹ شاکرہ لاہور ۱۰۰۰ محمد نوشاد لاہور
۱۰۰۱ محمد عثمان کراچی ۱۰۰۲ منور خاں شاہ پور ۱۰۰۳ عبدالرب عراب پور ۱۰۰۴ محمد اسحٰق گوجری ۱۰۰۵ آغا خلد
پشاور ۱۰۰۶ اے صغیر ۱۰۰۷ دانہ کراچی ۱۰۰۸ ادریس ٹنڈو آدم ۱۰۰۹ مسرت بیگم مردان ۱۰۱۰
عبدالرشید اوکاڑہ ۱۰۱۱ آدم ٹنڈو آدم ۱۰۱۲ شاہین سلطان کراچی ۱۰۱۳ محمد فرید مانسہرہ ۱۰۱۴ الطاف
ملتان ۱۰۱۵ حسین حسین کراچی ۱۰۱۶ منظور حسین کراچی ۱۰۱۷ پرویز نور پشاور ۱۰۱۸ الطاف میرپور خاص ۱۰۱۹
ملکہ خانم کراچی ۱۰۲۰ اے مجید عزیز سکھر ۱۰۲۱ محمد رضا جھنگ ۱۰۲۲ نسیم فاطمہ ۱۰۲۳ عنایت یونس
۱۰۲۴ الطیب غنی کلکتہ ۱۰۲۵ راجندر کور ۱۰۲۶ سوشیل کمار ۱۰۲۷ کرن سنگھ
عبدالعزیز بمبئی ۱۰۲۸ عبدالرزاق کرنول ۱۰۲۹ بے کشوری کول سرینگر ۱۰۳۰ رفیق خاں فیض آباد ۱۰۳۱
مرلی دھر ریوالی ۱۰۳۲ انصار حسین امروہہ ۱۰۳۳ محمد اشفاق ڈیرہ دون ۱۰۳۴ اسد اللہ پور ۱۰۳۵
ویرا اندرکمار جموں توی ۱۰۳۶ عابد حسن حیدرآباد ۱۰۳۷ شمس رام اعظم گڑھ ۱۰۳۸ بدر الدجیٰ ملا گئی ۱۰۳۹
ریحانہ بیگم کلکتہ ۱۰۴۰ کے رحیم کلکتہ ۱۰۴۱ ایاز علی مظفر گڑھ ۱۰۴۲ ابراہیم بھٹی راولپنڈی ۱۰۴۳ پروین اختر
۱۰۴۴ بشیر گوجرانوالہ ۱۰۴۵ ایمان اللہ پشاور ۱۰۴۶ انور خاں میرپور خاص ۱۰۴۷ صادق حسین کوئٹہ
۱۰۴۸ امان اللہ شکار پور ۱۰۴۹ آفتاب احمد کراچی ۱۰۵۰ تصدق اعجاز راولپنڈی ۱۰۵۱ سرور الحسن ملتان ۱۰۵۲
عبدالحکیم کوہاٹ ۱۰۵۳ احمد خان راولپنڈی ۱۰۵۴ اقبال ڈھاکہ ۱۰۵۵ الف الدین پشاور ۱۰۵۶ نفیس ناق
روہڑی ۱۰۵۷ شوکت علی سجاد لپور ۱۰۵۸ علی محمد ٹنڈو ۱۰۵۹ محمود الحسن راولپنڈی ۱۰۶۰ یعقوب حبیب

شمع سے آصف علی روڈ اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا

گوجرخان ۱۰۶۱ حمید الرحمان وزیرآباد ۱۰۶۲ منیر الرحمان ملتان ۱۰۶۳ اختر میر پشاور ۱۰۶۴ عزیز احمد راولپنڈی
۱۰۶۵ یسین حسن بمبئی ۱۰۶۶ اسرار احمد ٹنڈو آدم ۱۰۶۷ حسن رضا رامپور ۱۰۶۸ عبدالرحمان مظفر ورہ ۱۰۶۹ -
غلام حبیب پشاور ۱۰۷۰ محمود مجتبٰی چکوال ۱۰۷۱ انشا رانی بلند شہر ۱۰۷۲ ناصر حسین خانیوال ۱۰۷۳ نصیر احمد
سرگودھا ۱۰۷۴ حمیدہ سلطانہ ملتان ۱۰۷۵ عبدالرحمان کانپور ۱۰۷۶ صادق بٹ کانپور ۱۰۷۷ عبدالقدیر
کوئٹہ ۱۰۷۸ نجیب الرحمن لاہور ۱۰۷۹ محمد حسین گوجرانوالہ ۱۰۸۰ محمد حسین سیالکوٹ ۱۰۸۱ محمد یسین ملتان ۱۰۸۲ -
عبدالشکور بشرٰی ۱۰۸۳ مصطفٰی کراچی ۱۰۸۴ شعیب خاتون گنگوہ ۱۰۸۵ اجراب گل مانسہرہ ۱۰۸۶ اسرار حسین
حیدرآباد ۱۰۸۷ عزیز الرحمن لال شریف ۱۰۸۸ محمد اصغر میانوالی ۱۰۸۹ کاملہ بیگم خانپور ۱۰۹۰ اقبال
قریشی حیدرآباد ۱۰۹۱ حمایت حسین سیالکوٹ ۱۰۹۲ حنیف خان ملتان ۱۰۹۳ عبداللطیف راولپنڈی ۱۰۹۴
نذیر احمد لاہور ۱۰۹۵ فضل احمد لاہور ۱۰۹۶ حبیب الرحمان خان وزیرستان
۱۰۹۷ بشیر حسن راولپنڈی ۱۰۹۸ میران داد ساگری ۱۰۹۹ اجمال رضا پارہ چنار ۱۱۰۰ علی مجتبٰی کراچی -
۱۱۰۱ شیر بٹ گلگت ۱۱۰۲ محمد علی گوجرانوالہ ۱۱۰۳ عبدالسبحان پارہ چنار ۱۱۰۴ محمد رفیع ملتان ۱۱۰۵ غلام رسول اٹک ۱۱۰۶
محمودہ بیگم رسالپور ۱۱۰۷ شہزادی بیگم کراچی ۱۱۰۸ محمد ظریف حیدرآباد ۱۱۰۹ پاپو تھرپارکر سندھ ۱۱۱۰ محمد حسین راولپنڈی
۱۱۱۱ ادریس خان پشاور ۱۱۱۲ صغیرہ نور پشاور ۱۱۱۳ محمد اصغر ایبٹ آباد ۱۱۱۴ غلام محمود لاہور ۱۱۱۵ نبی احمد خان سکھر
۱۱۱۶ نور محمد اجمیر کلاں ۱۱۱۷ اصغر شاہ پشاور ۱۱۱۸ عبدالستار حیدرآباد سندھ ۱۱۱۹ ساجدہ بیگم ازیرپور ۱۱۲۰ سعید اختر
سیالکوٹ ۱۱۲۱ عبدالرشید اوکاڑہ ۱۱۲۲ محمد اصغر چونیاں ۱۱۲۳ حامد حسین راولپنڈی ۱۱۲۴ اخلاق حسنی راولپنڈی
۱۱۲۵ ایم اقبال لاہور ۱۱۲۶ اعجاز الحسن نذیرآباد ۱۱۲۷ خاور لاہور ۱۱۲۸ خان زمان لاہور ۱۱۲۹ الٰہی بخش حیدرآباد -
۱۱۳۰ کالاکوہ مری ۱۱۳۱ ابو عارف حیدرآباد ۱۱۳۲ عزیز فاسن راولپنڈی ۱۱۳۳ گل کوثر کانپور ۱۱۳۴ فیض محمد خان
اسماعیل خیل ۱۱۳۵ لال حسین باغ جیری ۱۱۳۶ محمد امین مل ۱۱۳۷ محمد ایوب کراچی ۱۱۳۸ امیر بخش بستی نل کوٹ ۱۱۳۹ -
کاظم حسین میرپور ۱۱۴۰ محمد سعید لائل پور ۱۱۴۱ صاحب جان کلکتہ ۱۱۴۲ محمد ایوب جہلم ۱۱۴۳ طفیل محمد لاہور ۱۱۴۴ -
کرم علی پشاور ۱۱۴۵ عبدالصمد حیدرآباد ۱۱۴۶ آمنہ خاتون کراچی ۱۱۴۷ غلام محمد جاوید مانسہرہ ۱۱۴۸ زمرد خان اوچڑی
۱۱۴۹ محمد امیر شجاع آباد ۱۱۵۰ منظور الٰہی چونیاں ۱۱۵۱ محمد ارباب دریاہ ۱۱۵۲ محمد شریف راولپنڈی ۱۱۵۳ غلام سرور
پشاور ۱۱۵۴ شیر خان سیالکوٹ ۱۱۵۵ محمد یعقوب چمن ۱۱۵۶ زین العابدین پارہ چنار ۱۱۵۷ میر احمد پشاور ۱۱۵۸
محمد حسین راولپنڈی ۱۱۵۹ ایم قدیر پارہ چنار ۱۱۶۰ ارشد سعید کراچی ۱۱۶۱ عبدالستار کراچی ۱۱۶۲ محمودہ خانم لاہور
۱۱۶۳ نفیر محمد کراچی ۱۱۶۴ محمد صادق لاہور ۱۱۶۵ عبدالرشید کراچی ۱۱۶۶ شاہ محمد کراچی ۱۱۶۷ فضل محمد لاہور ۱۱۶۸ -
ظہور الدین لاہور ۱۱۶۹ عزیز احمد کراچی ۱۱۷۰ شمیم اختر گجرات ۱۱۷۱ جاوید اختر کراچی ۱۱۷۲ نصیر الدین کراچی -
۱۱۷۳ شفیع بیگ گجرات ۱۱۷۴ ملک عبدالرحیم لاہور ۱۱۷۵ شمیم اختر لاہور ۱۱۷۶ محمد یوسف کراچی ۱۱۷۷ عبدالحمید کراچی
۱۱۷۸ بیگم شریفہ کراچی ۱۱۷۹ قادر بخش لاہور ۱۱۸۰ علاؤ الدین لاہور ۱۱۸۱ ابوالحسن کراچی ۱۱۸۲ سردار محمد چارسدہ
۱۱۸۳ منیر احمد ملتان ۱۱۸۴ زبیدہ بیگم بمبئی ۱۱۸۵ ریاض الدین احمد لاہور ۱۱۸۶ فیاض الحسن کومیلا ۱۱۸۷ خورشید
اختر لاہور ۱۱۸۸ مظاہر حسین کراچی ۱۱۸۹ بلقیس بانو کراچی ۱۱۹۰ نثار علی کراچی ۱۱۹۱ خاتون بانو کراچی ۱۱۹۲ -
حسین دین لاہور ۱۱۹۳ محمد حنیف گوجرخان ۱۱۹۴ تسنیم کوثر لاہور ۱۱۹۵ محمد مظفر گجرات ۱۱۹۶ محمد اسماعیل
لاہور ۱۱۹۷ عبدالعزیز اختر مظفرآباد ۱۱۹۸ ظفر اقبال لاہور ۱۱۹۹ عبدالحئی لاہور ۱۲۰۰ منشی راجول راولپنڈی -
۱۲۰۱ رام جی ہزاری باغ ۱۲۰۲ رام داس باندہ ۱۲۰۳ ایم اے شریف اننت پور ۱۲۰۴ محمد یونس شیخوپورہ ۱۲۰۵ عبدالرؤف
برہانپور ۱۲۰۶ نعمان علی رتلام ۱۲۰۷ محمد منور جھنگ ۱۲۰۸ محمد رمضان کالاباغ ۱۲۰۹ محمد ادریس بمبئی - ۱۲۱۰
کمال الدین مرزاپور ۱۲۱۱ گوبندا پاپک نگور ۱۲۱۲ غلام جیلانی سنوالہ ۱۲۱۳ رادھے شیام ہزاری باغ ۱۲۱۴ -
شوکت سلطان ملتان ۱۲۱۵ عبدالحمید کوئٹہ ۱۲۱۶ عبدالکریم لاہور ۱۲۱۷ نثار احمد کوگل ۱۲۱۸ رابعہ خاتون
گڑھ ۱۲۱۹ ربیع النساء رجوئی ۱۲۲۰ بھگت رام جموں توی ۱۲۲۱ کے لے بادشاہ سکندرآباد ۱۲۲۲ دمن پال جہانسی
۱۲۲۳ سائین رام نور کلکتہ ۱۲۲۴ جگدیش رام امیر گول ۱۲۲۵ شمبیر داس جمبل ۱۲۲۶ حسینہ بیگم ناگپور ۱۲۲۷ محمد یسین آرہ
۱۲۲۸ اختر سلطان بنارس ۱۲۲۹ مجید رام گوڑگاؤں ۱۲۳۰ جان عاشق پشاور ۱۲۳۱ غلام جیلانی شکرگڑھ ۱۲۳۲
محمد حسن بلاسپور ۱۲۳۳ سومناتھا امیرکول ۱۲۳۴ عبدالرحمن بیجنگ شریف ۱۲۳۵ وی ایس تندولکر جہانسی ۱۲۳۶ حنیف احمد
ناسک ۱۲۳۷ سردار خان دائرہ ۱۲۳۸ عطا محمد احمد پور شرقیہ ۱۲۳۹ منور علی حیدرآباد ۱۲۴۰ درشن داس دیولالی
۱۲۴۱ محمد حسن کلک ۱۲۴۲ وشوا ناتھ جموں توی ۱۲۴۳ عبدالکریم اودے پور ۱۲۴۴ ظفر علی کانپور ۱۲۴۵ ترلوچن سنگھ لدھیانہ
۱۲۴۶ سندر داس ناتھد وارہ ۱۲۴۷ پریم پرکاش لاڈنوں ۱۲۴۸ محمد اسحاق نوکھر ۱۲۴۹ مقصود الرحمن اکوڑہ خٹک ۱۲۵۰
عبدالحق پشاور ۱۲۵۱ دوست محمد ڈھاکہ ۱۲۵۲ عبدالغفور کنگل ۱۲۵۳ عرفان رضا جالندھر ۱۲۵۴ انوار محمد شیخ ۱۲۵۵
علاء الدین کلکتہ ۱۲۵۶ عبدالقیوم بمبئی ۱۲۵۷ سکندر جہاں آگرہ ۱۲۵۸ عبداللہ کلکتہ ۱۲۵۹ اعجاز علی پشاور
۱۲۶۰ بھگوان سرن سکندرآباد ۱۲۶۱ غیاث الدین ڈھاکہ ۱۲۶۲ بلقیس بیگم راولپنڈی ۱۲۶۳ نور محمد شعار گوجرانوالہ ۱۲۶۴
خلیل الرحمن کراچی ۱۲۶۵ دلبری بیگم کراچی ۱۲۶۶ غلام رضا چکوال ۱۲۶۷ سردار محمد جیانی نواب گنج ۱۲۶۸ بدر خانم
کوئٹہ ۱۲۶۹ محمد جان راولپنڈی ۱۲۷۰ انور اقبال میرپور ساکرو ۱۲۷۱ ذوالفقار ملتان ۱۲۷۲ مجید الدین
لاہور ۱۲۷۳ اشفاق حسین لاہور ۱۲۷۴ شمس دین حافظ آباد ۱۲۷۵ صالح محمد قوالی ۱۲۷۶ محبوب الٰہی لاہور کینٹ
۱۲۷۷ غلام ربانی سرگودھا ۱۲۷۸ شاد محمد ملتان ۱۲۷۹ فتح محمد ملتان ۱۲۸۰ عبدالعزیز ایبٹ آباد ۱۲۸۱ نعیم محمد
نیری ۱۲۸۲ ایم صادق حیدرآباد سندھ ۱۲۸۳ مثل خان آدم خیل ۱۲۸۴ عبدالمجید کراچی ۱۲۸۵ مبارک حمید جہلم -

شمع معمہ آصف علی روڈ اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا

۱۲۸۶ رسالت خاتون ڈیرہ اسماعیل خان ۱۲۸۷ شیخ جان بہادر نگر ۱۲۸۸ معراج دین وزیرآباد ۱۲۸۹ یاسین خان
۱۲۹۰ عبدالعزیز لاہور ۱۲۹۱ راحت سلطان سرگودھا ۱۲۹۲ ریاض احمد کوہ مری ۱۲۹۳ جمال شاہ ملتان ۱۲۹۴
اختر منیر ڈیرہ اسماعیل خان ۱۲۹۵ اشتیاق احمد حیدرآباد سندھ ۱۲۹۶ ایم یوسف ملتان ۱۲۹۷
احمد حسین الیشتر ٹوبی ۱۲۹۸ غلام حسین حسن ابدال ۱۲۹۹ شبیر حسین وزیرآباد ۱۳۰۰ غلام رسول حیدرآباد سندھ
۱۳۰۱ قادر بوی قائم گنج ۱۳۰۲ قاسم علی حیدرآباد ۱۳۰۳ محمد شیخ الزمان دانا پور کینٹ ۱۳۰۴ نور محمد منڈی ۱۳۰۵
وزیر خان جہانسی ۱۳۰۶ فردوس اقبال بمبئی ۱۳۰۷ محمد نعیم بمبئی ۱۳۰۸ شمینہ بانو عابد حسین اندور ۱۳۰۹ محبوب الحق
کراچی ۱۳۱۰ راجہ محمد عنایت خان کراچی ۱۳۱۱ ایس اے عزیز عدن ۱۳۱۲ سندر داس شمس الدین سری نگر
۱۳۱۳ محمد یوسف لاہور ۱۳۱۴ فرحت سلطانہ کراچی ۱۳۱۵ عبدالحق کیوٹ کھالی ۱۳۱۶ محمد انور گوجرانوالہ ۱۳۱۷
سلطان محمد نوشہرہ ۱۳۱۸ شکیلہ بانو عبدالرؤف آرہ ۱۳۱۹ بلقیس خانم ملتان کینٹ ۱۳۲۰ محبوب عالم
حیدرآباد سندھ ۱۳۲۱ بتول بانی کوئٹہ ۱۳۲۲ برکت علی بہار شریف ۱۳۲۳ عباد گورکھپور ۱۳۲۴ خورشید علی
راولپنڈی ۱۳۲۵ مظفر احمد محمد شفیع لاہور ۱۳۲۶ اظہار حسین ڈھاکہ ۱۳۲۷ فیض اللہ ڈیرہ اسماعیل خان
۱۳۲۸ محمد ابراہیم سید پور ۱۳۲۹ نعیم اختر چکوال ۱۳۳۰ شفیق احمد ریاض منڈی بہاؤ الدین ۱۳۳۱ میر علی شاہ
راولپنڈی ۱۳۳۲ محمد اسمعیل نوشہرہ کینٹ ۱۳۳۳ عبدالحئی گوجرانوالہ ۱۳۳۴ سلطان محمود راولپنڈی ۱۳۳۵
زین الملوک خوشگی پایاں ۱۳۳۶ ارشد حسین حضرو ۱۳۳۷ عبدالنبی جبل پور ۱۳۳۸ امیر پاپیٹ ۱۳۳۹
ایم یونس بخشی جیروی ۱۳۴۰ موہن لال بمبئی ۱۳۴۱ رام چندر حیدرآباد ۱۳۴۲ عنایت اللہ ڈیرہ دون ۱۳۴۳
عبدالحئی ٹونک راج ۱۳۴۴ جمال الدین حیدرآباد ۱۳۴۵ این ایم نائیر بمبئی ۱۳۴۶ محمد رفیع چیچرو ۱۳۴۷
منگالال حیدرآباد ۱۳۴۸ جی ایم احمد کلکتہ ۱۳۴۹ کے ایس کوچر کانپور ۱۳۵۰ منظور الاسلام کلکتہ
۱۳۵۱ بیجناتھ پرشاد باپوڑ ۱۳۵۲ شانتا دیوی کانپور ۱۳۵۳ پرمانند لدھیانہ ۱۳۵۴ پریم رازق ہوشنگ آباد
۱۳۵۵ سدرشن لال سری نگر ۱۳۵۶ ہنس راج بنارس ۱۳۵۷ پونیت سنگھ ہنس راج ڈیرہ دون ۱۳۵۸
محمد یوسف رتلام ۱۳۵۹ نثار حسن بمبئی ۱۳۶۰ پریم نرائن ہوشنگ آباد ۱۳۶۱ شیو پرکاش دریاباغ ۱۳۶۲
اے جعفر حسین گوپی ۱۳۶۳ کانتا دیوی رائے پور ۱۳۶۴ موہن کمار جگ منگلور ۱۳۶۵ بہاری لعل بولنہ
۱۳۶۶ محمد رفیق سرگودھا ۱۳۶۷ انوری بیگم علی گنج ۱۳۶۸ محمد عزیز کانپور ۱۳۶۹ اے جے دیو نئی دہلی ۱۳۷۰ -
مہندر سنگھ شاہ آباد ۱۳۷۱ مقبول احمد نرائن پیٹھ ۱۳۷۲ سلطان عزیز بلرام پور ۱۳۷۳ محمد خیر اللہ اورنگ آباد
۱۳۷۴ الف رفیق لاہور ۱۳۷۵ ایم کے چیمبر بمبئی ۱۳۷۶ شرافت حسین موانہ ۱۳۷۷ اندر سنگھ بھیم
۱۳۷۸ شام سندر ہردوار ۱۳۷۹ عابدہ سلطانہ حیدرآباد ۱۳۸۰ مسعود احمد حیدرآباد ۱۳۸۱ عثمان غنی بمبئی
۱۳۸۲ عطا محمد وزیرآباد ۱۳۸۳ قاسم علی نیناوالہ ۱۳۸۴ ممتاز حسین بمبئی ۱۳۸۵ وزیر بیگم بمبئی ۱۳۸۶ -
انعام اللہ راولپنڈی ۱۳۸۷ بیگم امینہ کراچی ۱۳۸۸ روشن لال نجیب آباد ۱۳۸۹ امرناتھ جموں توی -
۱۳۹۰ مہندر لال لدھیانہ ۱۳۹۱ ایم اسلم زتویہ ۱۳۹۲ نیاز محمد ایبٹ آباد ۱۳۹۳ محمد مختار وزیرآباد
۱۳۹۴ منور عباس پشاور کینٹ ۱۳۹۵ عبدالخالق ساگری ۱۳۹۶ نور خان آروکڑی ۱۳۹۷ محمد اسلم
لاہور ۱۳۹۸ سلیم احمد جھنگ ۱۳۹۹ شاہین اختر گوجرانوالہ ۱۴۰۰ مشتاق احمد لاہور -
۱۳۰۱ محمد شریف ننگری ۱۳۰۲ اکبر خان پشاور ۱۳۰۳ محمد عارف راولپنڈی ۱۳۰۴ محمد اسماعیل جہلم ۱۳۰۵ اصغری بیگم
ایبٹ آباد ۱۳۰۶ محمد صفدر حضرو ۱۳۰۷ محمد رفیق لاہور ۱۳۰۸ عبدالرب رشید کوئٹہ ۱۳۰۹ محمد امین جھنگ - ۱۳۱۰
لال خان ایبٹ آباد ۱۳۱۱ بشیر احمد حیدرآباد سندھ ۱۳۱۲ عبداللطیف راولپنڈی ۱۳۱۳ تحسین اختر کراچی ۱۳۱۴ شفقت
علی عمرکوٹ ۱۳۱۵ بشیر حسین کراچی ۱۳۱۶ بی ایچ خان سیالکوٹ ۱۳۱۷ امیر الدین پشاور ۱۳۱۸ خورشید احمد گوجرانوالہ
۱۳۱۹ محمد اقبال لاہور ۱۳۲۰ شمیم اختر چنیوٹ ۱۳۲۱ رحیم النساء ڈیرہ ۱۳۲۲ محمد احمد محمد پور شرقیہ ۱۳۲۳ محمد شاہ
کنڈیاں ۱۳۲۴ عبدالقدیر سیالکوٹ ۱۳۲۵ محمد حسین پنڈی گھیب ۱۳۲۶ محمد سلیمان سید پور ۱۳۲۷ اختر حسین
ٹھٹھہ ۱۳۲۸ محمد منیر کوہاٹ ۱۳۲۹ سراج محمد ڈیرہ اسراتی ۱۳۳۰ فضل الٰہی مردان ۱۳۳۱ محمد صبیح گوجرانوالہ ۱۳۳۲
دلیل خان کوہاٹ ۱۳۳۳ بیگم محمد اصغر ایبٹ آباد ۱۳۳۴ محمد ایاز پشاور ۱۳۳۵ خالد لطیف کوئٹہ ۱۳۳۶ مراد احمد
دیناج پور ۱۳۳۷ محمد شریف بنوں ۱۳۳۸ محبت حسین راولپنڈی ۱۳۳۹ مہتاب گل کوہاٹ ۱۳۴۰ شیر محمد لائل پور ۱۳۴۱
آفتاب احمد ۱۳۴۲ محمد یونس لاہور ۱۳۴۳ عزیز اللہ بنوں ۱۳۴۴ محمد حسین کراچی ۱۳۴۵ محمد اسلم کیمبل پور ۱۳۴۶ -
حبیب الرحمان راولپنڈی ۱۳۴۷ شہناز پروین مری ۱۳۴۸ طاہر نسیم گوجرانوالہ ۱۳۴۹ امیر جان لاہور ۱۳۵۰ -
سردار احمد مری ۱۳۵۱ محمد خالد وزیرآباد ۱۳۵۲ نعیمہ تسنیم کراچی ۱۳۵۳ جی ربانی ڈھاکہ ۱۳۵۴ محمد حنیف ڈھاکہ ۱۳۵۵
محمد اکرام گجرات ۱۳۵۶ غلام ماجد ملتان ۱۳۵۷ بابو خان کوئٹہ ۱۳۵۸ محمود شاہ اکبر پورہ ۱۳۵۹ عبدالرؤف کراچی -
۱۳۶۰ محمد رمضان جھنگ ۱۳۶۱ عبدالرؤف پشاور ۱۳۶۲ عبدالغفور میرپور خاص ۱۳۶۳ نجاح الدین مردان - ۱۳۶۴
انیس الدین کشتگی ۱۳۶۵ محمد حسین وزیرآباد ۱۳۶۶ وحید نقوی ایبٹ آباد ۱۳۶۷ رفعت سلطانہ خانپور ۱۳۶۸ شفیعہ
بیگم ڈورہ بدحال ۱۳۶۹ نیاز احمد ساہیوال ۱۳۷۰ عبدالعزیز میرپور خاص ۱۳۷۱ عبدالجلیل پشاور ۱۳۷۲ -
فتح محمد ۱۳۷۳ بشیر احمد لاہور ۱۳۷۴ عنایت اللہ اسکہ ۱۳۷۵ شمیم بیگم ننگری ۱۳۷۶ میر محمد باندہ پیران - ۱۳۷۷
نوران شاہ نوشہرہ ۱۳۷۸ لقمان دینا پور ۱۳۷۹ محمد صدیق مظفر گڑھ ۱۳۸۰ انیس کریم گجرات ۱۳۸۱ رضائی ناروال
۱۳۸۲ عبدالرزاق ۱۳۸۳ محمد خان حیدرآباد ۱۳۸۴ محمد حسین لاہور ۱۳۸۵ محمد کرم راولپنڈی ۱۳۸۶ فضل کریم قصور
۱۳۸۷ محمد یعقوب سید پور ۱۳۸۸ نور محمد مرزا خیل ۱۳۸۹ محمد شفیع سیالکوٹ ۱۳۹۰ جی ایم حسن ابدال ۱۳۹۱ اے

ارجمند ٹی سی سنگھ ۱۴۹۱ عباس علی ڈسکہ ۱۴۹۲ عبدالغفور گوجرخان ۱۴۹۳ معین الدین سید پور ۱۴۹۵ محمد امین خان کوئٹہ ۱۴۹۶
محمد ابراہیم پسرور ۱۴۹۷ عبدالحمید نوشہرہ ۱۴۹۸ محمد سرور قصور ۱۴۹۹ تصدق حسین باری پور ۱۵۰۰ محمد یعقوب چارسدہ
۱۵۰۱ محمد سلیم وزیرآباد ۱۵۰۲ امان اللہ پشاور ۱۵۰۳ امام زمان راولپنڈی ۱۵۰۴ نصری خان بھوں ۱۵۰۵ باجرہ بیگم
راولپنڈی ۱۵۰۶ شفیق الرحمن لاہور ۱۵۰۷ قاسم شاہ مانسہرہ ۱۵۰۸ پیارا سنگھ ناگپور ۱۵۰۹ محی الدین میسور ۱۵۱۰
زہرہ بیگم کلکتہ ۱۵۱۱ عطا محمد وزیرآباد ۱۵۱۲ محمد شعیب اسلام پورہ ۱۵۱۳ محمد ظہیر اسنسول ۱۵۱۴ علیم الرحمٰن
کانگھیارہ ۱۵۱۵ زین العابدین رام گڑھ ۱۵۱۶ صفدر حسین راولپنڈی ۱۵۱۷ اقبال بہادر بانڈہ ۱۵۱۸
سیتارام جموں ۱۵۱۹ جاوید اختر رمنا ۱۵۲۰ محی الدین اوکاڑہ ۱۵۲۱ منظور الحق کامٹی ۱۵۲۲ عبدالمجید جہلم
۱۵۲۳ مرتضیٰ شاہ پشاور ۱۵۲۴ راجندر ناتھ جالندھر ۱۵۲۵ امتیاز علی میرپور ۱۵۲۶ اے مالک آگرہ
۱۵۲۷ فرید رحیمی حیدرآباد ۱۵۲۸ کریم النسا بھیرہ ۱۵۲۹ بیگم راولپنڈی ۱۵۳۰ نذیر الحق کراچی
۱۵۳۱ تاج محمد خان بانڈہ ۱۵۳۲ ترلوچن کور پٹیالہ ۱۵۳۳ دلیپ چند ہزارہ ۱۵۳۴ منیر بیگ
بانڈہ ۱۵۳۵ عظمت جہاں برہانپور ۱۵۳۶ اللہ دیا اوکاڑہ ۱۵۳۷ شکیلہ خاتون گجرات ۱۵۳۸ سلیم
راولپنڈی ۱۵۳۹ دلیر کرشن رامون چک ۱۵۴۰ بلبیر کرشن رامون چک ۱۵۴۱ رشید مجلسی ڈیرہ دون
۱۵۴۲ محمد یوسف خانیوال ۱۵۴۳ محمد اسمٰعیل ہردہ ۱۵۴۴ نظام خان دھناباد ۱۵۴۵ اے اسلام نصیرآباد
۱۵۴۶ پی ایل منچندہ سنبھل پور ۱۵۴۷ سیتارام ہونڈی ۱۵۴۸ شفیقہ خاتون فتح پور ۱۵۴۹ عظمت اللہ احمدآباد
۱۵۵۰ سعید احمد بمبئی ۱۵۵۱ محی الدین حیدرآباد ۱۵۵۲ عبدالشکور بمبئی ۱۵۵۳ کے احمد اجمیر ۱۵۵۴ عبدالکریم
راولپنڈی ۱۵۵۵ بشیر بٹ سرینگر ۱۵۵۶ ہری شنکر سنبھل پور ۱۵۵۷ مہدی امام ایبٹ آباد ۱۵۵۸ انعام علی
برہانپور ۱۵۵۹ عبدالکریم حیدرآباد ۱۵۶۰ کیدار ناتھ سوانہ ۱۵۶۱ نعیم اختر جہلم ۱۵۶۲ سلطان محمد مانسہرہ ۱۵۶۳
تاج محمد پشاور ۱۵۶۴ محمد الدین میرپور ۱۵۶۵ محمد اسحاق علی پور ۱۵۶۶ محمود ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۵۶۷ محمود کوئٹہ
۱۵۶۸ محمد لطیف سیالکوٹ ۱۵۶۹ ایم یوسف کراچی ۱۵۷۰ چوہدری سلطان جوہرآباد ۱۵۷۱ عالیہ رحمٰن حیدرآباد سندھ
۱۵۷۲ ایس ایم محسن آباد ۱۵۷۳ انور خان جہلم ۱۵۷۴ ثریا جاہ لاہور ۱۵۷۵ عبدالحمید راولپنڈی ۱۵۷۶
شہناز پروین گوجرانوالہ ۱۵۷۷ عبدالغفار ملتان ۱۵۷۸ گلشن لطیف راولپنڈی ۱۵۷۹ عبدالرسول پشاور
۱۵۸۰ سید نصیر کراچی ۱۵۸۱ افضل الدین گوجرانوالہ ۱۵۸۲ مہندی خان گجرات ۱۵۸۳ منظور احمد میرپور ۱۵۸۴
محمد رشید صادق گنج ۱۵۸۵ بی احمد نرائن گنج ڈھاکہ ۱۵۸۶ محمد فاروق سرگودھا ۱۵۸۷ جہاں داد خان ہارون
۱۵۸۸ ولی محمد شیخوپورہ ۱۵۸۹ ضیاء الحق کراچی ۱۵۹۰ عبدالرحیم گوپالپور ۱۵۹۱ عبدالستار بہاولپور ۱۵۹۲ عبدالرزاق
کیمبل پور ۱۵۹۳ فضل کریم ملتان ۱۵۹۴ ناظر شاہ کچا کھوہ ۱۵۹۵ محمد عجب مانسہرہ ۱۵۹۶ احمدی خاتون گوجرانوالہ
۱۵۹۷ خیر النسا بیگم ۱۵۹۸ محبوب علی لاہور ۱۵۹۹ محمد علی منٹگمری ۱۶۰۰ غلام محمد وزیرآباد ۱۶۰۱ محمد فاضل لاہور
۱۶۰۲ عبدالحمید سیالکوٹ ۱۶۰۳ مولا بخش حیدرآباد ۱۶۰۴ گل محمد کوہاٹ ۱۶۰۵ محمد رفیق ملتان ۱۶۰۶ افضل خان
میانوالی ۱۶۰۷ فضل حسین بشندور ۱۶۰۸ فردوس کوثر ملتان ۱۶۰۹ محمد شمیم پشاور ۱۶۱۰ غلام رسول راولپنڈی
۱۶۱۱ محمد صادق ہارون ۱۶۱۲ ظہیر الدین سیالکوٹ ۱۶۱۳ خادم حسین بجاج سینڈ ۱۶۱۴ نور بیگم سرگودھا ۱۶۱۵
نور خان پشاور ۱۶۱۶ حکیما خاتون بوگرا ۱۶۱۷ فتح شیر جھنگ ۱۶۱۸ یعقوب مسیح کراچی ۱۶۱۹ علی مردان نوشہرہ
۱۶۲۰ عاشق حسین ملتان ۱۶۲۱ مسز اختر لاہور ۱۶۲۲ ہردے ناتھ سرینگر ۱۶۲۳ مسرت بانو آگرہ ۱۶۲۴
قیصری بیگم آگرہ ۱۶۲۵ اے فاروقی حیدرآباد ۱۶۲۶ عبداللطیف جوہر چوک ۱۶۲۷ دلیپ چند امرتسر ۱۶۲۸ اندلی
بلاسپور ۱۶۲۹ سنگال کھلانند حیدرآباد ۱۶۳۰ امبکا پرشاد کلکتہ ۱۶۳۱ ظفر اقبال آسنسول ۱۶۳۲
یوسف الدین سکندرآباد ۱۶۳۳ عبدالخالق سرینگر ۱۶۳۴ نثار احمد میانوالی ۱۶۳۵ ایم اے حلیم چٹاگانگ ۱۶۳۶
محمود پشاور ۱۶۳۷ چھٹا لال جمشید پور ۱۶۳۸ شاہدہ خاتون امین ۱۶۳۹ شیو جی سرینگر ۱۶۴۰ محمد عبدالحمید حیدرآباد
۱۶۴۱ ایم حنیف جھنگ ۱۶۴۲ عبدالعزیز ڈیرہ نواب ۱۶۴۳ خلیل الرحمٰن کراچی ۱۶۴۴ بشیر احمد لاڑکانہ ۱۶۴۵ مبارک علی
خیرپور میرس ۱۶۴۶ محمد اکرم فتح جنگ ۱۶۴۷ محمد بشیر قصور ۱۶۴۸ عبدالرحمٰن راولپنڈی ۱۶۴۹ محمود احمد سیالکوٹ
۱۶۵۰ رفیع الدین راولپنڈی ۱۶۵۱ عطاء اللہ راولپنڈی ۱۶۵۲ خدا بخش کوٹ کراچی ۱۶۵۳ محمد علی کراچی ۱۶۵۴
عبداللطیف راولپنڈی ۱۶۵۵ محمد یامین ملتان ۱۶۵۶ محمد بشیر لائل پور ۱۶۵۷ تصدق حسین گجرات ۱۶۵۸ آسیہ بیگم
کراچی ۱۶۵۹ جی ڈی محمود جہلم ۱۶۶۰ محمد اشرف حیدرآباد ۱۶۶۱ مسرت رضا گنج بجا تا ۱۶۶۲ محبت شاہ کوہاٹ
۱۶۶۳ سعید الدین ملتان ۱۶۶۴ شیر اختر خان حسن ابدال ۱۶۶۵ عظیم الدین ملتان ۱۶۶۶ فوزیہ شیروانی لاہور ۱۶۶۷
محمد امجد کوئٹہ ۱۶۶۸ محمد بشیر چک ۱۶۶۹ سراج الدین سبی ۱۶۷۰ قادر بخش سکھر ۱۶۷۱ محمد منیر گوجرانوالہ
۱۶۷۲ صوفی برکت فورٹ سنڈیمن ۱۶۷۳ محمود اکبر کوئٹہ ۱۶۷۴ مختار خان کوہاٹ ۱۶۷۵ مسعود خان پشاور
۱۶۷۶ اللہ دیا ملتان ۱۶۷۷ تنویر محمد پشاور ۱۶۷۸ سعیدہ بیگم رحیم یار خان ۱۶۷۹ محمد مصطفےٰ ٹانکی
۱۶۸۰ کرم حسین رضا شاہ ۱۶۸۱ محمد امین لیہ ۱۶۸۲ عبدالقدوس سبی ۱۶۸۳ ایس اے شاہ اکبرپورہ
۱۶۸۴ ایس ایم اکبر بیدہ ۱۶۸۵ ایم اے صدیقی امیرپور ۱۶۸۶ محمد رمضان کراچی ۱۶۸۷ ناصر علی رسالپور ۱۶۸۸
بادشاہ بابک بانڈہ ۱۶۸۹ عبدالعزیز لاہور ۱۶۹۰ محمد حفیظ ڈیرہ غازی خان ۱۶۹۱ محمد انور کراچی ۱۶۹۲
غلام محمد سیت پور ۱۶۹۳ مقبول احمد سیالکوٹ ۱۶۹۴ واجد علی چنڈال ۱۶۹۵ مشتاق احمد میرپور خاص ۱۶۹۶ غلام محمد

سرگودھا ۱۶۹۷ علی محمد پشاور ۱۶۹۸ محمد جمیل پشاور ۱۶۹۹ محمد اصغر سیالکوٹ ۱۷۰۰ غلام محمد جنجی
۱۷۰۱ صابر محمد کراچی ۱۷۰۲ محمد اسلم لاہور ۱۷۰۳ شفیق احمد کراچی ۱۷۰۴ عبدالاحد لاہور ۱۷۰۵ لیاقت علی
سیالکوٹ ۱۷۰۶ غلام علی کراچی ۱۷۰۷ برکت علی لاہور ۱۷۰۸ ایس ایم آغا کراچی ۱۷۰۹ طارق محمود سیالکوٹ
۱۷۱۰ محمد اشرف کراچی ۱۷۱۱ عائشہ پروین لاہور ۱۷۱۲ محمود حسن لاہور ۱۷۱۳ محمد طاہر لاہور ۱۷۱۴ احمد صدیق
کراچی ۱۷۱۵ نصیر ہمایوں لاہور ۱۷۱۶ محمد علی لاہور ۱۷۱۷ رائی اے لاہور والا کراچی ۱۷۱۸ مس نذیر لطیف
لاہور ۱۷۱۹ غلام حسین کراچی ۱۷۲۰ مہربان علی کراچی ۱۷۲۱ وجیہہ الحسن کراچی ۱۷۲۲ عبدالخالق لاہور
۱۷۲۳ محمد رفیق لاہور ۱۷۲۴ نعمت علی لاہور ۱۷۲۵ بے بی زاہدہ کراچی ۱۷۲۶ شکیلہ خاتون کراچی ۱۷۲۷
قیصر حسین لاہور ۱۷۲۸ ایم نبی بخش کراچی ۱۷۲۹ مسز زبیدہ صمد کراچی ۱۷۳۰ افسر حسین لاہور ۱۷۳۱ محمد صدیق
۱۷۳۲ مسٹر مقبول لاہور ۱۷۳۳ عبدالرحیم ملتان ۱۷۳۴ محمد ابراہیم کراچی ۱۷۳۵ واجد علی کراچی ۱۷۳۶
سعیدہ خاتون کراچی ۱۷۳۷ مسرت آرا ملتان ۱۷۳۸ مسز پی جارج لاہور ۱۷۳۹ محمد حسین لاہور ۱۷۴۰
پرمانند لاہور ۱۷۴۱ محمد ابراہیم منٹگمری ۱۷۴۲ اسلام گل بہاولنگر ۱۷۴۳ بیگم گوہر حبیب خان خانپور
۱۷۴۴ صالح محمد کراچی ۱۷۴۵ اللہ رکھا حافظ آباد ۱۷۴۶ ایس آر چغتائی فولاد کراچی ۱۷۴۷ خلیل احمد راولپنڈی
۱۷۴۸ شیر شاہ مظفر گڑھ ۱۷۴۹ شیر علی اسمٰعیل خیل ۱۷۵۰ گوہر حبیب خانپور ۱۷۵۱ خوشحال خان راولپنڈی
۱۷۵۲ جان محمد گوجرانوالہ ۱۷۵۳ شمیم اللہ سیالکوٹ ۱۷۵۴ انور حامد ننکانہ ۱۷۵۵ ظہور رائے ایبٹ آباد ۱۷۵۶
خورشید بی بی سیالکوٹ ۱۷۵۷ مسز ای ڈی ڈیرہ ۱۷۵۸ مظفر علی ملتان ۱۷۵۹ سراج الدین رحیم یار خان ۱۷۶۰ محمد یوسف
۱۷۶۱ احمد علی اوکاڑہ ۱۷۶۲ مسعود پرویز کراچی ۱۷۶۳ امیر علی حیدرآباد ۱۷۶۴ نذیر احمد میرپور خاص ۱۷۶۵ محمد عبد
ڈی آئی خان ۱۷۶۶ چراغ مسیح ایبٹ آباد ۱۷۶۷ محمد صدیق ایشر ڈی ۱۷۶۸ حافظ علی محمد ۱۷۶۹
محمد حبیب اللہ کلکتہ ۱۷۷۰ نور خان کراچی ۱۷۷۱ عبدالستار وزیری ۱۷۷۲ محمد شفیق کاموکی ۱۷۷۳ شمیم محمد
حیدرآباد ۱۷۷۴ محمد اسحاق خانپور ۱۷۷۵ انگریز حافظ آباد ۱۷۷۶ بے بی قیصر عارف والا ۱۷۷۷ منور خان
حضرو ۱۷۷۸ عبدالباری ڈسکہ ۱۷۷۹ روشن ضمیر کلکتہ ۱۷۸۰ احسن خان مورینہ ۱۷۸۱ مظفر امام چھپرہ ۱۷۸۲
محمد صدیق کوئٹہ ۱۷۸۳ ایس ای قادری بمبئی ۱۷۸۴ محمد مصطفےٰ پٹنہ ۱۷۸۵ سید مسعود راولپنڈی ۱۷۸۶
حافظ بی بی دھاروال ۱۷۸۷ عرفان حسین لیاقت آباد ۱۷۸۸ شیام جی علی گڑھ ۱۷۸۹ غلام حسین کوہاٹ
۱۷۹۰ راج کمار فرید کوٹ ۱۷۹۱ سوہن لال جالندھر ۱۷۹۲ ایس سعید پشاور ۱۷۹۳ امان اللہ بمبئی
۱۷۹۴ پروین اصغر ملکہ ہانس ۱۷۹۵ زہرہ بی بی کراچی ۱۷۹۶ اختر اقبال پشاور ۱۷۹۷ سلیم اختر
کالیہ ۱۷۹۸ مالیہ بیگم اسمٰعیل آباد ۱۷۹۹ سردار محمد کاموں کی ۱۸۰۰ مجرم چیپرو ڈیکہ گرہ
۱۸۰۱ سلطانہ بیگم کوہاٹ ۱۸۰۲ ناصر عباس ملتان ۱۸۰۳ منیر احمد ڈیرہ غازی خان ۱۸۰۴ رخسانہ بیگم بریلی ۱۸۰۵
دھرمپال راجپور ۱۸۰۶ سعید احمد سہارنپور ۱۸۰۷ احمد علی سوار ۱۸۰۸ محمد یونس کانپور ۱۸۰۹ حمیدان کرلی ۱۸۱۰
سردار ی لال انارسی ۱۸۱۱ نواب علی حیدرآباد ۱۸۱۲ فرخندہ سلطانہ لاہور ۱۸۱۳ عبدالحق راولپنڈی ۱۸۱۴ نذیر احمد
ڈھاکہ ۱۸۱۵ تسنیم ڈھاکہ ۱۸۱۶ عبدالسلیم کراچی ۱۸۱۷ مظفر خان گوجرمی حبیب اللہ ۱۸۱۸ ضیاء الحسن بہاولنگر ۱۸۱۹
علمبردار حسین لاہور ۱۸۲۰ ایم گرنبت محمد خان مانسہرہ ۱۸۲۱ خورشید حسین میانوالی ۱۸۲۲ محمد جمیل لیاقت پور ۱۸۲۳ بشارت
بانو راولپنڈی ۱۸۲۴ سید ہوشنگ آباد ۱۸۲۵ ریحان سلطانہ پشاور ۱۸۲۶ سکندر علی راجشاہی ۱۸۲۷ محمد ڈیرہ اسمٰعیل خان
۱۸۲۸ نسیم بانو کراچی ۱۸۲۹ کرم چند کپور تھلہ ۱۸۳۰ عطاء الرحمٰن راولپنڈی ۱۸۳۱ غلام حسین ملتان ۱۸۳۲ عبدالغفار چکانگ
۱۸۳۳ محمد دولت نگر ۱۸۳۴ امجاد احمد گوجرانوالہ ۱۸۳۵ ذاکر علی مرادآباد ۱۸۳۶ عبدالشکور ۱۸۳۷ بی اے سعید
انور ۱۸۳۸ سعید اسلم لاہور ۱۸۳۹ بی آر چند دلی ۱۸۴۰ عزالدین ملتان ۱۸۴۱ عبدالحفیظ ۱۸۴۲ ضمیر الحق
واجد پور ۱۸۴۳ برکت علی لاہور ۱۸۴۴ ظہور الدین بنوں ۱۸۴۵ غلام جیلانی جیوڑی ۱۸۴۶ گوہری شکر ۱۸۴۷
امتیاز بیگم مصطفےٰ پور ۱۸۴۸ ایوب علی حیدرآباد ۱۸۴۹ پی سی جین رڑکی ۱۸۵۰ حاتم علی راولپنڈی ۱۸۵۱ ستارا چند
ڈیرہ دون ۱۸۵۲ رخسانہ حسین کراچی ۱۸۵۳ چاند بی بی بنگلور ۱۸۵۴ محمد سعید کوہاٹ ۱۸۵۵ ایس بیگم ڈھولوپال
۱۸۵۶ مجیدن بیگم لاہور ۱۸۵۷ محمد یوسف کلکتہ ۱۸۵۸ مسز قیوم کرنال

نوٹ

تمام حلوں کی جانچ پڑتال نہایت احتیاط سے کی جاتی ہے پھر بھی اگر کسی صاحب کو شبہ ہو کہ انہیں انعام ملنا چاہیے اور ان کا نام اس فہرست میں نہیں ہے یا ان کی غلطیاں کم ہیں اور اس فہرست میں زیادہ دکھائی گئی ہیں وہ ایک روپیہ دوبارہ جانچ کی فیس منی آرڈر سے شرط نمبر ۱۰ صفحہ ۱۰۲ کے مطابق بھیج کر منی آرڈر رسید بھیجتے ہوئے یقین کر ان کی شکایت کیا ہے اور انہوں نے شمع معمہ نمبر کے کتنے حل کس تاریخ کو بھیجے تھے اور کس ذریعے سے بھیجی تھی۔ اگر ان کی شکایت درست ہوئی تو ان کو انعام میں حصہ دیا جائے گا اور ان کا روپیہ بھی واپس کر دیا جائے گا۔ اگر غلط ہوئی تو جانچ کی فیس واپس نہ کی جائے گی۔ ایسی تمام شکایات ۵ جنوری ۱۹۵۵ تک ہمیں مل جانی چاہئیں تاکہ انتظار کر کے ۱۵ جنوری ۱۹۵۵ تک سب انعام روانہ کر دیے جائیں گے۔

پاکستان میں انعامات شمع ادبی سنٹر پرائیویٹ لمیٹڈ شاہ عالم گیٹ لاہور ادا کریں گے۔

شمع معمہ آصف علی روڈ اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا

کیوں اور کیسے

ایڈیٹر معمہ

شمع معمہ نمبر ۱۰۸ کے کئی اشاروں کے ایک سے زیادہ جواب ممکن ہو سکتے تھے لیکن صرف ایک ہی جواب صحیح تھا۔ ذرا سی دیر اشاروں پر غور کرنے سے صحیح جواب پا جانا کوئی مشکل کام نہ تھا۔ نیچے آپ کو مختصر طور سے بتائیں گے کہ ہم نے ایک جواب کو دوسرے پر کیوں ترجیح دی:

اشارات ۱، ۳، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۰ اور ۲۴ کا ایک ہی ایک جواب ممکن تھا۔

۱۱۔ ہندوستان میں معدنی ذرائع کو وسعت دینے کے لئے زمین کے نیچے تمام قسم کی پوشیدہ کانوں کو ــــ نکالنے کا کام تیزی کے ساتھ جاری رکھنا چاہئے: کھوج (کھود) جن کانوں کا پتہ چل جائے انہیں ہی "کھودنا" شروع کیا جاتا ہے۔ پوشیدہ کانوں کو نہیں کھودا جاتا، ان کا تو "کھوج" ہی نکالا جاتا ہے۔

۱۲۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مغلیہ خاندان کے جتنے بھی بادشاہ گزرے ہیں، ان میں سے ــــ نے ملک میں فرقہ وارانہ میل ملاپ بڑھانے کے لئے بڑا کام انجام دیا ہے: اکبر (اکثر) تاریخ کا ہر سنجیدہ طالب علم جانتا ہے کہ مغلیہ خاندان کے جتنے بھی بادشاہ گزرے ہیں، ان میں سے "اکبر" نے فرقہ وارانہ میل ملاپ بڑھانے کے لئے بڑا کام انجام دیا ہے۔ "اکثر" نے نہیں۔

۱۶۔ آپ جو تیل کھاتے ہیں، وہ ــــ ہی سے تو آتا ہے: تلوں (تلوں) اشارے میں "کھاتا ہے" کی بجائے "آتا ہے" کا استعمال "تلوں" کی طرف صاف اشارہ ہے۔ "تلوں" ہی درست جواب ہے۔

۱۹۔ بعض عورتیں گھر کا کوڑا کرکٹ اس طرح کھڑکیوں سے باہر پھینک دیتی ہیں کہ وہ نہ تو گلی کوچے کی صفائی کا خیال کرتی ہیں، اور نہ ہی ہمسائے کے مکان اور ــــ کا: صحت (صحن) "ہمسائے کے مکان" کی موجودگی میں "صحن" کا خاص طور سے ذکر کرنا بے سود ہے۔ جب کہ "مکان اور صحت" کہنے سے اشارے میں بیان کی گئی لاپروائی کی اہمیت زیادہ واضح ہوتی ہے۔ "صحت" زیادہ موزوں جواب ہے۔

۲۱۔ دن بھر ٹھکے کی برف ــــ بیچنے والا دکان دار شام کو چار روپے بھی کما کر نہ اٹھے تو اس کی محنت کس کام کی؟: توڑ کر (تول کر) تھوڑی تھوڑی ہی برف بیچنے میں زیادہ محنت توڑنے کی ہوتی ہے۔ تولنے کا کچھ زیادہ خیال نہیں رکھا جاتا "توڑ کر" ہی موزوں جواب ہے۔

۲۵۔ غریب اور جوان بیوہ، جب اپنے ننھے بچوں کو بھوک سے بلکتے دیکھتی ہے، تو سوچتی ہے کسی ــــ کے بغیر ساری زندگی کیسے گزرے گی؟: مدد (مرد) اشارے میں زیادہ زور بچوں کی بھوک پر دیا گیا ہے۔ جس کے پیش نظر "مدد" ہی درست جواب ہو سکتا ہے۔

۲۶۔ اسلام نے مسلمانوں کے لئے ــــ کھانا ممنوع قرار دیا ہے: سود (سور) کھانے پینے کی چیزوں کی ممانعت کے سلسلے میں عموماً لفظ "حرام" کا استعمال ہوتا ہے۔ "سور" کا گوشت کھانا حرام ہے۔ جب کہ روزمرہ کی زبان کے لحاظ سے، اسلام نے "سود" کھانا ممنوع قرار دیا ہے۔ "سود" زیادہ موزوں جواب ہے۔

اوپر سے نیچے

اشارات ۱، ۲، ۳، اور ۱۴ کا ایک ہی ایک جواب ممکن تھا۔

۴۔ نہر سویز کے معاملے نے ــــ ممالک کے اتحاد میں پہلے سے زیادہ مضبوطی پیدا کر دی ہے: غربی (عربی) اشارہ ہمیں بتاتا ہے کہ ایک اتحاد جو پہلے سے موجود تھا، پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گیا ہے۔ "عربی" ممالک میں پہلے سے "اتحاد" نہ ہونے کے برابر تھا، اور اب بھی ان میں کوئی اتحاد نظر نہیں آتا: ہر روز شام، عراق اور شرق اردن کو ایک دوسرے کے حملے کا ڈر ہے۔ دوسری طرف غربی ممالک (امریکہ، برطانیہ، فرانس) میں پہلے بھی اتحاد تھا، جو اب اور مضبوط ہو گیا ہے، یہاں تک کہ برطانیہ اور فرانس کے مصر پر حملے میں امریکی ہتھیار، طیارے اور بم استعمال ہوئے، اور اب امریکہ برطانیہ کے ساتھ بغداد کے فوجی معاہدے میں داخل ہونے والا ہے۔ "غربی" ہی درست جواب ہے۔

۵۔ حساس آدمی پر بہت اثر ہوتا ہے جب وہ جسمانی طور سے ناکارہ لیکن جوان ــــ کو در در بھٹکتے دیکھتا ہے: بھکارن (بھکاری) حساس آدمی پر ایک مرد کی عاجزی سے زیادہ اثر ایک عورت کی بے چارگی دیکھ کر ہوگا۔ "بھکارن" ہی درست ہے۔

۹۔ اس ڈاکو کی چالاکی سب کو حیرت میں ڈال دیتی ہے جو پولیس کے نرغے میں آ کر بھی اپنے آپ کو ــــ لینے میں کامیاب ہو جائے: چھڑا (چھپا) پولیس کے نرغے میں آنے کے بعد اپنے آپ کو "چھپا" لینے سے زیادہ سب کو "حیرت میں ڈالنے والی بات" پولیس کے نرغے سے اپنے آپ کو "چھڑا" لینا ہے۔

۱۳۔ اس جھوٹی اور مکار دنیا سے بیزار ہو کر کتنے ہی لوگ اپنا مال، جائداد، بیوی بچے، عزیز و اقارب سب ــــ چھوڑ کر کسی ویرانے میں خدا کی عبادت کرنے لگتے ہیں: کچھ (کل) اشارے کی بناوٹ کے لحاظ سے "کل" فاضل اور بے ضرورت ہے، جب کہ "کچھ" اشارے میں اور وسعت پیدا کرتا ہے۔ "کچھ" بہتر جواب ہے۔

۱۸۔ ایک اچھے ڈاکٹر کے نزدیک وہ شخص ــــ توجہ کا مستحق ہوتا ہے جو کسی پیچیدہ بیماری کے باعث شدید تکلیف میں مبتلا ہو: پوری (فوری) "پیچیدہ بیماری" کا مریض محض "فوری" اور وقتی توجہ کا ہی نہیں، "پوری" توجہ کا مستحق ہوتا ہے۔ "پوری" ہی بہتر جواب ہے۔

۲۰۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ــــ ستارے ہماری روزمرہ زندگی پر بہت اثر انداز ہوتے ہیں: فلکی (فلکی) نجوم اور انسانی زندگی پر آسمان کے ستاروں کا اثر پڑنے پر یقین رکھنے والوں کی تعداد کو "کچھ" سے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ "فلکی" ہی درست جواب ہے۔

چلیپائی اشارے

۲۲۔ سائنس کی اتنی ترقی کے باوجود بھی یہی کہنا پڑتا ہے کہ موت پر فتح پانا ــــ ہی نہیں، ناممکن ہے۔ ۱۷۔ جو لڑکا ــــ ہو اور ساتھ ہی شرمیلا بھی، وہ عموماً کلاس روم میں الگ تھلگ تمام لڑکوں کے پیچھے سر جھکائے بیٹھتا ہے۔ ۲۳۔ بخار کی ــــ میں آدمی کی نبض تیز چلنے لگتی ہے: محال، نیا، حدت (مشکل، نیک، شدت) سائنس کی ترقیوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے والے خوش فہم بھی موت پر فتح پانے کو محض "مشکل" نہیں، بلکہ "محال" (قریب قریب ناممکن) بتاتے ہیں۔ "محال" ہی درست جواب ہے۔ کلاس روم میں پیچھے بیٹھنے کا "نیک" ہونے سے تو کوئی تعلق نہیں۔ "نیا" اور شرمیلا لڑکا ضرور عموماً الگ تھلگ پیچھے بیٹھتا ہے۔ بخار میں "شدت" ہو یا نہ ہو محض اس کی "حدت" (گرمی) میں ہی نبض تیز چلنے لگتی ہے۔

۲۴ ــــ کی حالت میں آدمی کھانا پینا سب کچھ بھول جاتا ہے!

۱۵۔ ریل گاڑی میں تیسرے درجے کے کھچا کھچ بھرے ہوئے ڈبوں میں ــــ کا سفر انتہائی کوفت اور تھکاوٹ پیدا کرتا ہے: درد، رات دن (ورد، راتوں) "درد" کی حالت اختیاری ہوتی ہے۔ اس میں انسان اپنی بنیادی ضروریات نہیں بھولتا، لیکن "درد" کی حالت میں انسان کو اور کسی بات کا ہوش نہیں رہتا۔ "رات دن" کا مسلسل سفر محض "راتوں" کے سفر سے زیادہ تھکاوٹ پیدا کرتا ہے۔

شمع معموں کے اشاروں پر بحث اور ان کے ممکن حل شائع کرنے کے لئے ایڈیٹر معمہ سے اجازت لینا ضروری ہے۔ بلا لائسنس ایسا کرنے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔

شمع معمہ آصف علی روڈ اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا

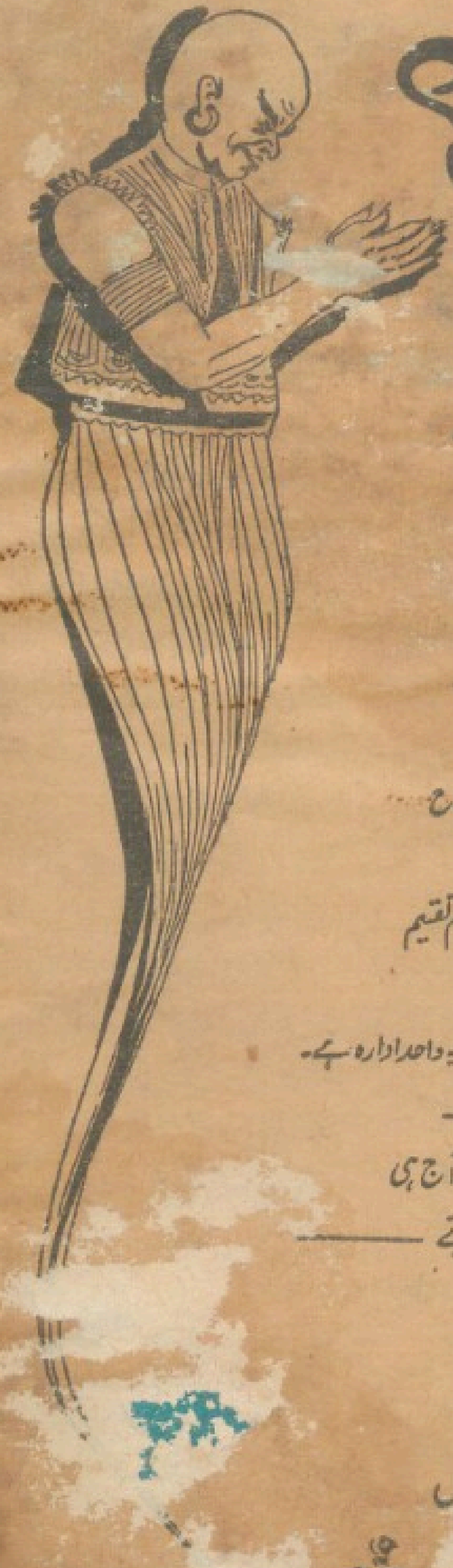

مانگ کیا مانگتا ہے؟

سات دریاؤں اور سات پہاڑوں کو پار کرنے کے بعد
بہادر سیاح کو ایک غار ملا۔ غار میں میلوں نیچے اتر کر اس نے
ایک کھڑکی دیکھی جس سے گزر کر وہ ایک خون کی ندی تک پہنچا۔ ندی کے
دوسری طرف، سات تالوں میں بند الہ دین کا چراغ آخر اس نے پا ہی لیا۔
اس کی عمر بھر کی محنت کا پھل اُسے مل گیا تھا۔

چراغ پاتے ہی اُسے رگڑ کر بہادر سیاح نے جن کو طلب کیا۔
جن نے پوچھا "مانگ کیا مانگتا ہے؟" سیاح نے اسے اپنی ضرورت بتائی۔
"مجھے ایک لاکھ روپے چاہئیں"۔ یہ سُن کر جن پہلے رویا اور پھر ہنسا۔ رویا اس لئے کہ سیاح
نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر بس اتنی سی رقم کا سوال کیا۔ اور ہنسا اس لئے
کہ سیاح کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ شمع معمے ہر ماہ لاکھوں روپے کے انعام تقسیم
کرتے ہیں۔ حکومت ہند کا نیا قانون سپریم کورٹ کے حکم سے ان پر نافذ نہیں ہوا ہے،
اور آسان اشاروں پر ایمان داری سے اتنی بڑی رقم تقسیم کرنے والا یہ واحد ادارہ ہے۔
"جا ——" جن نے کہا "مجھے اتنی سی بات کے لئے پریشان نہ کر ——
شمع معمے حل کر، جن کے ذریعے تو ہر ماہ لاکھوں روپے پا سکتا ہے"۔ آپ بھی آج ہی
تازہ ماہ کا شمع (نئی دہلی) یا شمع (لاہور) ملاحظہ فرمایئے ——
اور شمع معموں کے ذریعے ایک لاکھ روپے میں سے اپنا حصہ حاصل کیجئے۔

شمع معمے نئی دہلی

اب کامیابی اور ایمان داری کے ساتویں سال میں

شمع اردو اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا۔

SMA 66

ROTARY CAMERA TEST CHART

AIIM X113

IN

5 1/2 pt New Gothic a e g m 1 6 8 3 The Observer May Have Astig
5 1/2 pt Chelmsford c b n p 4 7 9 5 In Addition To Identifying The
7 pt New Gothic d r w j 8 0 2 1 Such A System, If No
7 pt Chelmsford t s u q 3 5 7 6 As The Reduction Is
9 pt New Gothic z f k v 8 3 0 5 Legibility
9 pt Chelmsford h i l y 8 3 0 5 The Exact

5 1/2 pt New Gothic a e g m 1 6 8 3 The Observer May Have Astig
5 1/2 pt Chelmsford c b n p 4 7 9 5 In Addition To Identifying The
7 pt New Gothic d r w j 8 0 2 1 Such A System, If No
7 pt Chelmsford t s u q 3 5 7 6 As The Reduction Is
9 pt New Gothic z f k v 8 3 0 5 Legibility
9 pt Chelmsford h i l y 8 3 0 5 The Exact

220 mm

200 mm

7 pt New Gothic d r w j 8 0 2 1 Such A System, If Not Properly Adjusted Or Assembled Or If
7 pt Chelmsford t s u q 3 5 7 6 As The Reduction Is Raised, It Will Become Progressively
9 pt New Gothic z f k v 8 3 0 5 Legibility May Be Judged By Scanning T
9 pt Chelmsford h i l y 8 3 0 5 The Exact Reflectance Of The White Sl
5 1/2 pt New Gothic a e g m 1 6 8 3 The Observer May Have Astigmatism That May Cause Two Equal Groups Of Par
5 1/2 pt Chelmsford c b n p 4 7 9 5 In Addition To Identifying The Condition Of A Particular Rotary Camera, These

AIIM

Association for Information and Image Management

(301) 587-8202

CUT THIS SIDE AT DASHED LINE FOR METRIC A4 DIMENSION

CUT THIS SIDE AT DASHED LINE FOR NORTH AMERICAN 11" DIMENSION